وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ



بہشتی چراغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یا حبیب اللہ ﷺ

ہو تم خلق میں وحدہٗ لاشریک

یہ ﷺ جس دل میں نہ ہوں اس دل کی پھر بے حرمتی اچھی
شریعت میں ادب اچھا طریقت میں لگی اچھی

"بہشتی چراغ"

فہرست

بہشتی چراغ

یا خدا مصطفےٰ کے صدقہ میں | نعت کا ہو قبول یہ دیوان
پڑھنے والوں کے دل میں پیدا ہو | آل و اصحاب و اہلِ بیت کی شان

٭

سر تا بہ قدم خدا کی شان ہیں یہ | ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں | ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

بہشتی چراغ

نعتوں کا یہ مجموعہ جناب مولانا مولوی شہنشاہ سید حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی اعلیٰ محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ کا تصنیف کردہ ہے جو سب سے پہلے ۱۹۲۱ء مطابق ۱۳۳۹ھ میں مصنف جناب حاجی صاحب قبلہ موصوف کی ظاہری حیات میں دو جلدوں میں مطبع نامی واقع بانس بریلی شریف یوپی بھارت میں شائع ہوا۔ پھر مختلف اوقات میں اہل سلسلہ اور عقیدت مندوں نے اسے چھپوایا اور اب پاکستان میں الحاج محمد طاہر حسین قاسمی مصطفائی فضل رحمانی نے اپنے آقا جناب حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے کرم سے اور ان کی خوشنودی کے پیش نظر حسب فرمائش حاجی سید شمشاد حسین ہاشمی قاسمی مصطفائی فضل رحمانی بریلوی و رفیق احمد قاسمی مصطفائی فضل رحمانی بریلوی شائع کرنے کی سعادت حاصل کی

٭

پیش لفظ

میں بھی اسی در کا گدا ہوں جس در کے گدا تمام قاسمی مصطفائی فضلِ رحمانی ہیں۔ مگر مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ میرے والد جناب وزیر احمد قاسمی مصطفائی فضل رحمانی نے مجھے کمسنی میں میرے پیر و مرشد حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا۔ میں رات و دن وہیں رہا اور حاجی صاحب موصوف کی خدمت کی سعادت حاصل کرتا رہا۔ حتیٰ کہ حاجی صاحب کے وصال کے بعد آپ کی والدہ اور پھر آپ کی زوجہ محترمہ کی گھر کے ایک فرد کی طرح خدمت کرتا رہا۔

عرصہ سے میری یہ دلی خواہش تھی کہ حاجی صاحب قبلہ کا نعتیہ کلام جو دو جلدوں پر مشتمل ہے یکجا کر کے شائع کرایا جائے، چنانچہ الحاج محمد طاہر حسین قاسمی مصطفائی فضلِ رحمانی (جو میرے پیر بھائی ہیں) سے میں نے اس خواہش کا اظہار کیا۔ اور انہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ کام سرانجام دیا۔

الحاج محمد طاہر حسین صاحب قاسمی موصوف نے دیوان سے پہلے میرے مشورہ سے حاجی صاحب قبلہ کے حالات زندگی بھی تحریر کیے ہیں جو گو انتہائی مختصر مگر بہت جامع ہیں اور میں پورے وثوق سے یہ کہتا ہوں کہ موصوف نے حاجی صاحب کی حیاتِ طیبہ اور کشف و کرامات کے متعلق جو کچھ تحریر کیا ہے وہ بالکل درست ہے اللہ تعالیٰ حاجی صاحب قبلہ کے کرم سے الحاج محمد طاہر حسین صاحب قاسمی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

رفیق احمد قاسمی مصطفائی فضلِ رحمانی بریلوی

عرضداشت

ایک عرصہ دراز سے میں (راقم الحروف) ارادہ کر رہا تھا کہ میں اپنے آقا حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی کا دیوان پاکستان میں طبع کراؤں تاکہ یہاں بھی مخلوق الہٰی اس کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہو مگر عدیم الفرصتی کی بنا پر میں ایسا کرنے سے قاصر رہا۔ دیوان کی اشاعت میں تاخیر کی وجہ یہ بھی تھی کہ تقسیم ہند کے بعد میں پاکستان آگیا اور حاجی صاحب قبلہ کا بیشتر نعتیہ کلام جو میرے پاس ہندوستان میں موجود تھا شکستہ ہو گیا اب مختلف ذرائع سے اسے حاصل کیا اور طبع کرانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں حاجی صاحب قبلہ کا دیوان ہندوستان میں کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے اور وہاں مخلوق الہٰی اس سے فیضیاب ہو چکی ہے۔

حاجی صاحب قبلہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، ہندوستان اور پاکستان میں آپ کے لاتعداد مرید موجود ہیں، علاوہ ازیں ہند و پاکستان کے بیشتر شہروں میں آپ کے خلفا کے مرید بھی موجود ہیں اس وقت دیوان شائع کرانے کا کچھ اہل سلسلہ اور کچھ حاجی صاحب قبلہ کے عقیدت مندوں نے بھی مجھے مشورہ دیا اور بہ ایں ہمہ اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ آپ کے کچھ مختصر حالات زندگی اس دیوان کے ابتدائی اوراق میں قلمبند کیے جائیں چنانچہ ان کی اس خواہش کے پیش نظر میں آپ کے مختصر حالات زندگی بھی تحریر کر رہا ہوں۔ حاجی صاحب قبلہ کی سوانح عمری جس کا تاریخی نام "خواب شہنشاہ ہفت اقلیم" خود آپ نے تحریر فرمایا ہے اور جو آپ نے اپنے وصال سے چند یوم قبل مکمل فرمائی تھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہو جائے گی۔ موصوف کے مختصر حالات زندگی تحریر کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ناظرین کو آپ کی شخصیت کا پتہ چل سکے۔

حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی کے مختصر حالاتِ زندگی

حاجی صاحب کا خاندان

حضرت پیر و مرشد مولانا مولوی شہنشاہ[1] سید حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی اعلیٰ محبوبِ رسول[2] کا سلسلۂ نسبی ہاشمی اور سلسلۂ نسبتی مصطفائی فضل رحمانی ہے۔ آپ کے مورثِ اعلیٰ حضرت سیدنا و مولانا خاجتہ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عرب شریف سے ہندوستان میں آکر سنبھل ضلع مرادآباد میں مقیم ہوئے۔ موصوف سے ہندوستان میں سلسلۂ عباسیہ جاری ہوا۔ اسی خاندان کے ایک بزرگ سیدنا و مولانا قاضی عبد السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سنبھل سے بریلی شریف تشریف لائے اور یہیں بود و باش اختیار فرمائی۔ موصوف قاضی عبدالسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سیدنا و مولانا محمد احسن خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دربارِ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر میں بعہدۂ قاضی معمور تھے اور انہیں شاہی استاد ہونے کا بھی شرف حاصل تھا جس کے صلہ میں "خان" کا خطاب اور باون گاؤں عطار فرمائے گئے تھے۔ مگر حکومت برطانیہ نے املاکِ مذکورہ ضبط کر کے اس کے عوض کل خاندان کے لیے وسیقہ مقرر کر دیا۔ چنانچہ حاجی میاں رحمتہ اللہ علیہ کو جو اسی خاندان کے چشم و چراغ تھے تاحیات ان کے حصہ کے مطابق مبلغ دو سو بارہ روپے دس آنے دو پائی سکۂ رائج الوقت وسیقہ ملتا رہا۔ حاجی صاحب قبلہ کا خاندان ہمیشہ علم دوست رہا۔ اور آپ کے خاندان میں علمار، فضلا، شعرار، حکمار اور حفاظ پیدا ہوئے آپ کے پردادا مولانا مولوی شاہ شہاب الدین ہاشمی صاحب قدس سرہٗ کے شاگرد جنات بھی تھے اور سکندر نامی کی شرح توان کا خاص حصہ ہے آپ کے دادا مولوی حکیم وہاب الدین ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ متخلص بہ مہر کو حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج

---

[1] حاجی صاحب کا عہدِ طریقت [2] خطاب جو حاجی صاحب کو دربارِ نبوی شریف سے عطار ہوا۔

مرادآبادی قدس سرہ نے خلافت عطا فرمائی تھی اور حکیم وہاب الدین صاحب مہر کا شمار اس وقت کے استاد اشعراء میں ہوتا تھا۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاعری میں اپنے دادا مذکور ہی کے شاگرد تھے۔

حاجی صاحب کا بچپن

حاجی میاں رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے آپ کی والدہ ماجدہ مدظلہا نے مجھ سے (راقم الحروف سے) فرمایا کر "حاجی میاں رحمۃ اللہ علیہ شیرخواری کے زمانہ میں تین بجے رات کو بے چین ہو کر اٹھ جاتے۔ آپ کے رونے کی آواز سنکر آپ کے دادا حکیم وہاب الدین صاحب آپ کو اٹھا کر لے جاتے اور فجر کی اذان کے وقت تک اپنا نعتیہ کلام آپ کو سناتے جسے سنکر آپ کو سکون ہوتا اور فجر کی نماز کو جاتے وقت دادا موصوف آپ کو میرے پاس لٹا جاتے یہ روزانہ ہی کا معمول تھا"

عشق رسول اور یاد الٰہی

حاجی صاحب کو بچپن ہی سے کھیل کود سے کوئی دلچسپی نہ تھی سمجھدار ہو جانے پر اپنے دادا کا نعتیہ کلام پڑھتے رہتے اسی شوق کی بنا پر اپنے ہم عمر لڑکوں کو اپنے گھر بلاتے اور ان کے ساتھ نعت شریف پڑھتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے عشق و محبت کا یہ عالم تھا کہ جو لڑکے نعت شریف پڑھنے آتے ان کی ہر طرح خاطر مدارات کرتے تاکہ وہ روزانہ آتے رہیں اور نعت شریف سناتے رہیں آپ بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور زیادہ وقت یاد الٰہی اور ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف کرتے تھے آپ کا نعتیہ کلام مکمل طور پر دعائیہ ہے اور اس کے مطالعے سے ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حاجی صاحب قبلہ کا انداز بیاں دوسرے نعت گو شعراء سے کس قدر مختلف ہے۔

تعلیم

حاجی صاحب قبلہ نے اردو، فارسی، اور عربی تعلیم اپنے دادا حکیم وہاب الدین صاحب سے حاصل کی جس کا اوپر ذکر کیا گیا۔ شاعری میں بھی اپنے دادا کے شاگرد ہوئے اور نعت گوئی میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ جس کا

بین ثبوت آپ کا دیوان ہے۔ آپ کو انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایک انگریزی اسکول میں داخل کیا گیا۔ اردو، فارسی اور عربی زبان کی طرح آپ کو انگریزی زبان پر بھی دسترس حاصل تھی۔

والد اور دادا کا وصال

دوران تعلیم ہی حاجی صاحب قبلہ کے دادا حکیم سید وہاب الدین صاحب ہاشمی اور والد سید حافظ رونق حسین صاحب ہاشمی کا انتقال ہوگیا جس کی وجہ سے آپ کو تفکرات دنیا سے دوچار ہونا پڑا۔ مگر پائے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔

سرکاری ملازمت

اپنے دادا اور والد کے انتقال کے بعد مجبوراً بریلی تشریف کے کنٹونمنٹ بورڈ میں ملازمت اختیار فرمائی اور اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئے عرصہ دراز تک مذکورہ عہدہ پر فائز رہے۔ آپ ملازمت کے دوران دفتری اوقات کے انتہائی پابند تھے اور وہاں بھی تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ کبھی دفتر کی اسٹیشنری بھی ذاتی تصرف میں نہیں لائے۔

حج پر روانگی اور دربار رسالت سے خلافت کا حصول

دوران ملازمت ہی آپ نے ۱۹۱۹ء میں حج اکبر کی سعادت حاصل فرمائی جہاں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خلافت عطا فرمائی اور فرمایا کہ میرے پیارے دولارے صابر دشاکر اعلیٰ مجوب سید قاسم حسین محبوب الٰہی تمہارے پیر فضل رحمٰن محبوب محبوب الٰہی ہیں اور فرمایا کہ تم جس کو چاہو (خلافت) دے سکتے ہو۔

دربار رسالت سے خلافت کی تصدیق

حاجی صاحب قبلہ کی مذکورہ بالا خلافت کی تصدیق بکثرت اولیاء اللہ نے فرمائی مزید یہ کہ جب گنج مرادآباد تشریف لے گئے حاجی صاحب قبلہ مولانا شاہ حضرت رحمت اللہ میاں نبیرہ جانشین اعظم مولانا شاہ فضل رحمٰن

کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے مذکورہ فرمان مصطفائی شریف کی تصدیق فرماتے ہوئے خود اپنی خلافت بھی عطا فرمائی جیسا کہ ان کی مندرجہ ذیل تحریر سے ظاہر ہے۔

نقل خلافت نامہ از حضرت رحمت اللہ میاں صاحب قدس سرہٗ

بسم اللہ تعالیٰ از رحمت اللہ میاں سجادہ نشین بخدمت مکرمی مولوی شاہ قاسم حسین صاحب مصطفائی فضل رحمانی زاد عرفانہٗ، امّا بعد، الحمدللہ کہ بعافیت اتم وصحت دارین، شما خواہاں شمارا اجازت بیعت است کہ خلق را نیک راہ تعلیم کنند برائے ثواب آخرت ہر کہ باشما صحبت سازد او را اثر شود آمین ثم آمین السلام والدعا ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ

دستخط حضرت مولانا مولوی شاہ رحمت اللہ میاں صاحب قبلہ نبیرہ و جانشیں اعظم مسند فضل رحمانی مدظلہٗ

عطیات از رحمت اللہ میاں

علاوہ مذکورہ خلافت کے حضرت رحمت اللہ میاں نے مندرجہ ذیل عطیات بھی فرمائے جو دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ خلافت اور فرمان مصطفوی کا بیّن ثبوت ہیں

١۔ قاسم معرفت فرمایا۔

٢۔ اہلِ شریعت و طریقت فرمایا۔

٣۔ مولوی شاہ مصطفےٰ احسین مصطفائی رحمانی کا خطاب عطا فرمایا۔

٤۔ دربار نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کی تصدیق جلیلہ فرمائی۔

٥۔ ارشاد فرمایا کہ تو قاسم ہے تیرے پاس کچھ کمی نہیں۔

٦۔ ارشاد فرمایا کہ یا تو حضرت مولانا مولوی شاہ احمد میاں صاحب قبلہ خلف الرشید و سجادہ عالیہ رحمانیہ قدس سرہٗ خلیفہ تھے یا اب قاسم میاں مدظلہٗ ہیں مطلب اس کا یہ ہے کہ جن فیوض و برکات سے مجھے پہنچی ہے۔ ان کو بھی دی گئی ہے۔

گوشہ نشینی و رشد و ہدایت

حج سے واپسی کے چند سال بعد آپ نے ملازمت سے استعفٰے دے دیا۔ اور گوشہ نشینی اختیار فرمائی۔ ضروریاتِ زندگی خاندانی وثیقے سے جو مبلغ دو سو بارہ روپے دس آنے دو پائی تھا پوری کرتے رہے مخلوقِ الٰہی جوق در جوق آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کرنے لگی اور آپ نے رشد و ہدایت اور بیعت کا سلسلہ جاری کر دیا

غسالہ شریف کا عطیہ اور پیغام مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲ رجب المرجب ۱۳۷۳ھ کو عالی جناب شہزادہ جلیل القدر سید شاہ اسمٰعیل صاحب حسنی حسینی مکی، مدنی، عربی، رفاعی مدظلہٗ اپنے سینے سے ایک بوتل شریف لگائے ہوئے جناب مولانا مولوی صوفی شاہ امجد رضا صاحب قادری نوری برکاتی مارہروی مدظلہٗ (جو مصطفٰے رضا خاں صاحب مدظلہٗ کے حقیقی ماموں تھے) کے ہمراہ شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام پاک لے کر خانقاہ مصطفائی شریف بریلی میں تشریف لائے۔ اور حاجی صاحب قبلہ مدظلہٗ کو یہ کہکر بوتل عطا فرمائی کہ اس میں مدینہ منورہ شریف کے روضۂ اقدس کے غسالہ شریف کا خاص پانی ہے جو نسلاً بعد نسلاً ان تک پہنچا ہے اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مقدس سے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ پانی سید قاسم حسین مدظلہٗ کو دیکر ہماری طرف سے یہ مژدہ سنا دو کہ تجھ سے مع مریدین و اولاد و اہل بیعت محشر میں جنت کا وعدہ ہے" اور پھر مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس شریف سے حاجی صاحب قبلہ مدظلہٗ کی مسند نشینی کا واقعہ بیان فرمایا یہ انعام اقدس شریف بذریعہ طبع شدہ اشتہار عام کر دیا گیا تھا اس لیے بکثرت اہل شہر و ساکنان بیرونجات نے آبِ غسالہ شریف نوش فرمایا اور مدنی شہزادے کی مندرجہ بالا تقریر اور زیارت سے مستفیض ہوئے۔

☆

عرسِ مصطفائی شریف کا انعقاد

چونکہ حاجی میاں رحمت اللہ علیہ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی درجہ کا عشق تھا اور ہر وقت حضور کے ذکر مقدس میں محو رہتے تھے۔ لہٰذا آپ اس عشق و محبت میں عرسِ مصطفائی شریف نہایت ادب و احترام کے ساتھ جس کا اعلان ہر سال بذریعہ اشتہارات کیا جاتا ہے۔ ۲۰، ۲۱، ۲۲ مارچ کو موسمی لحاظ سے خانقاہ مُصطفائی شریف صوفی ٹولہ پرانا شہر بانس بریلی ہی کرتے رہے۔ آپ نے فرمایا کہ ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو ۲۱ مارچ اور موسم فصلِ بہار تھی، چونکہ ربیع الاوّل کا مہینہ کبھی سردی کبھی گرمی اور کبھی برسات میں آتا ہے اور ۲۰، ۲۱، ۲۲ مارچ ہمیشہ موسم فصلِ بہار ہی میں ہوتے ہیں، چنانچہ عرس مصطفائی شریف کا سلسلہ خانقاہِ مصطفائی شریف بانس بریلی میں تاایندم جاری وساری ہے آپ نے اپنے تاریخ وصال (۱۳ ربیع الاوّل شریف) کے لیے فرمایا کہ فاتحہ کرلیا کرو مگر عرسِ مصطفائی شریف کبھی بند نہ کیا جائے۔ اسی حکم کے تحت عرسِ مصطفائی شریف مندرجہ بالا تواریخ میں اہل سلسلہ خانقاہ مصطفائی شریف بانس بریلی میں منعقد کرتے ہیں اور پاکستان میں راقم الحروف مذکورہ عرس ۲۱ مارچ کو قاسمی منزل دستگیر فیڈرل بی ایریا کراچی میں نہایت ادب و احترام سے منعقد کرتا ہے جس میں عام مخلوق شریک ہو کر داخل حسنات ہوتی ہے

عرسِ قاسمی اور دعوت میلادِ اقدس شریف کا انعقاد

حاجی میاں رحمتہ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق راقم الحروف عرصۂ دراز تک ہر شب دوشنبہ اقدس شریف کو دعوت میلادِ اقدس شریف بدایوں شریف (یوپی بھارت) میں کرتا رہا اور اب ۱۳ ربیع الاوّل شریف کو ہر سال جس طرح اہل سلسلہ خانقاہ مصطفائی شریف بانس بریلی (بھارت) میں عرس قاسمی منعقد کرتے ہیں اور ہر شب پنجشنبہ اور ہر ماہ قمری کی ۱۳ تاریخ کو (حاجی صاحب کی تاریخ وصال کی نسبت سے) دعوت میلادِ اقدس شریف منعقد کرتے ہیں اسی طرح راقم الحروف بھی ہر سال ۱۳ ربیع الاوّل شریف کو عرس قاسمی ہر ماہ قمری کی

۱۳ تاریخ اور ہر شب دوشنبہ کو ہاشمی منزل دستگیر فیڈرل بی ایریا کراچی میں بعد نماز مغرب عوت میلاد اقدس شریف منعقد کرتا ہے جن میں مخلوق الٰہی شریک ہو کر فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

توکّل

حاجی صاحب قدس سرہ کے توکل کا یہ عالم تھا کہ اپنے لیے مریدین اور عقیدت مندوں سے نذر نہیں لیا کرتے تھے۔ اس ضمن میں ایک واقعہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میں (راقم الحروف) نے اپنی والدہ کے ذریعہ بدایوں سے بریلی شریف ۸ روپے بطور نذر حاجی صاحب قبلہ کی خدمت میں پیش کیے۔ والدہ محترمہ نے بتایا کہ حاجی میاں نے ایک منٹ سوچنے کے بعد نذر قبول فرمائی یہ سنکر مجھے بہت مسرت ہوئی، والدہ کے ذریعہ نذر بھیجنے کی یہ وجہ تھی کہ میں نے کبھی حاجی میاں کو کسی سے نذر لیتے نہیں دیکھا تھا لیکن میرا دل چاہتا تھا کہ میں نذر پیش کردوں۔ نذر تو پیش کردی مگر حاجی میاں اس بات سے ناخوش ہوئے۔ میرا برسوں کا معمول تھا کہ میں ہر آٹھویں دن بدایوں سے بریلی شریف جاکر حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا مگر مذکورہ نذر پیش کرنے کے بعد تین ماہ تک حاضر نہیں ہوسکا۔ آخر پریشان ہوکر دستی خط حاجی صاحب قبلہ کی خدمت میں ارسال کیا، جواب میں آپ نے فرمایا کہ تم جیسے آدمی کی ہمارے یہاں آنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تم ہمارے توکل میں فرق ڈالنے والے ہو۔ لہٰذا میں حاجی صاحب کی خدمتِ اقدس میں بنفسِ نفیس حاضر ہوا اور معذرت چاہی جسے حاجی صاحب نے ازراہِ محبت قبول فرمایا۔ اور معاف فرمایا۔

حاجی میاں رحمتہ اللہ علیہ کے کشف و کرامات

حاجی میاں کے کشف و کرامات کی فہرست تو بہت طویل ہے اور ان کشف و کرامات سے اس وقت بھی برصغیر ہند و پاک میں لوگ واقف ہیں مگر میں یہاں صرف چند اہم کرامات کا مختصراً ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ حاجی میاں کو اکثر نزلہ بخار کی شکایت رہتی تھی چنانچہ حاجی میاں کی والدہ نے ماسٹر ثروت حسین ہاشمی (جو قصبہ آنولہ ضلع بریلی میں گورنمنٹ اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھے

اور حاجی صاحب کے قریبی عزیز تھے) سے فرمایا کہ "میں ننھے (حاجی میاں) کو آونلہ (یوپی بھارت کا ایک قصبہ) بھیجوں گی تم انہیں وہاں کسی اچھے حکیم کو دکھا دینا۔" حاجی میاں کے آونلہ پہنچنے پر آپ کے سینکڑوں مرید آپ کی قدم بوسی کے لیے حاضر ہوئے اور جب تک حاجی میاں وہاں رہے وہ مرید آپ کی خدمت کرتے رہے کچھ عرصہ بعد ماسٹر ثروت حسین صاحب نے حکیم صاحب کو اپنے گھر بلایا اور حاجی صاحب قبلہ کو انہیں دکھایا یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ آونلہ میں بھی لوگ حاجی صاحب کے کشف و کرامات سے واقف تھے۔ چنانچہ جب حاجی صاحب نے ماسٹر ثروت حسین سے فرمایا کہ حکیم صاحب کی فیس ادا کردو، تو حکیم صاحب نے فیس لینے سے انکار کیا اور حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ "آپ میرے اوپر یہ کرم ضرور فرمائیں کہ میرے مرنے سے پہلے مجھے موت کے متعلق مطلع فرما دیں" کچھ عرصہ بعد ماسٹر ثروت حسین آونلہ سے بریلی شریف آئے اور حاجی صاحب قبلہ کی خدمت میں سلام کے لیے حاضر ہوئے حاجی صاحب نے ماسٹر صاحب سے فرمایا۔ "کیا حکیم صاحب کا انتقال ہو گیا"۔ جواب میں ماسٹر صاحب موصوف نے عرض کیا کہ میں انہیں بقید حیات چھوڑ کر آیا ہوں۔ مگر حاجی صاحب کی زبان مبارک سے یہ کلمات سننے کے فوراً بعد ماسٹر صاحب آونلہ واپس چلے گئے وہاں جا کر دیکھا کہ حکیم صاحب بقید حیات ہیں۔ حکیم صاحب نے ماسٹر صاحب سے پوچھا کہ ابھی گئے تھے اور ابھی واپس آگئے کیا معاملہ ہے؟ تو ماسٹر صاحب نے انہیں بتایا کہ حاجی صاحب نے جب مجھ سے یہ فرمایا کہ کیا حکیم صاحب کا انتقال ہو گیا۔ تو میں فکر مند ہو کر واپس آگیا یہ سنکر حکیم صاحب کو اپنی وہ خواہش کہ "مجھے مرنے سے پہلے مطلع فرما دیجیے"۔ یاد آگئی اور سمجھ گئے کہ اب وقت مرگ قریب آپہنچا ہے۔ اور پھر اس کے بعد حکیم صاحب کا انتقال ہو گیا۔

۲۔ حاجی صاحب ایک مرتبہ بدایوں میرے گھر تشریف لائے اور پھر سلیمان بخش قاسمی کے گھر محلہ سوتھہ تشریف لے گئے۔ سلیمان بخش قاسمی نے حاجی میاں سے اپنے خالہ زاد بھائی کی شدید علالت کا تذکرہ کیا اور عرض کیا کہ ان کی صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں، حاجی صاحب

نے فرمایا کہ اُن کا پتا گر چکا ہے۔ چند ہی منٹ بعد سلیمان بخش قاسمی کے ایک عزیز نے آکر اطلاع دی کہ ان کے خالہ زاد بھائی مذکور کا انتقال ہو گیا۔

۳۔ میں اپنے ایک عزیز کے ساتھ حاجی صاحب کی قدم بوسی کے لیے بریلی شریف جا رہا تھا میرے ان عزیز سے میری والدہ نے فرمایا کہ حاجی میاں سے عرض کرنا کہ "طاہر (راقم الحروف) کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے اس کا کیا نام رکھا جائے" جب ہم حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میرے عزیز موصوف نے میری والدہ کا پیغام حاجی صاحب قبلہ کی خدمت میں میری موجودگی میں عرض کیا۔ جواب میں حاجی صاحب نے فرمایا کہ "چھ ۶ ماہ کے مہمان کا کیا نام رکھا جائے" چنانچہ چھٹے ماہ کے آخری ہفتے میں وہ بچی علیل ہو گئی اور سلسلہ علاج شروع ہوا مگر چھٹے ماہ کے آخری دن اس کا انتقال ہو گیا۔

۴۔ حاجی میاں رحمۃ اللہ علیہ وزیر احمد قاسمی بریلوی (جن کو حاجی میاں نے محبوب کا خطاب عطا فرمایا تھا) کے گھر محلہ کنور پور تشریف لے گئے وہاں اہل سلسلہ اور عقیدت مند کثیر تعداد میں جمع ہو گئے حاجی صاحب نے تھوڑی دیر وہاں قیام فرمانے کے بعد واپسی کا ارادہ فرمایا جس پر وزیر احمد صاحب قاسمی مذکور نے ٹھہرنے پر اصرار کیا۔ اور عرض کیا کہ شربت بن رہا ہے نوش فرما کر جائیں۔ حاجی میاں نے فرمایا۔ خدمت کرو، ہم ٹھہریں گے نہیں، جلدی جانا ہے۔ مگر وزیر بھائی نے پھر بھی اصرار کیا۔ اور اندر سے شربت لا کر حاجی صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ حاجی صاحب نے اس شربت کو چکھ کر فرمایا کہ یہ شربت نہیں پانی ہے چنانچہ وزیر احمد نے جب خود اسے چکھا تو حقیقت میں وہ پانی تھا اور وزیر بھائی کو حاضرین کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑی گھر میں جا کر وزیر بھائی نے گھر والوں سے پوچھا کہ شربت کی جگہ پانی کیوں بھجوایا جس پر گھر والوں نے کہا کہ ہم نے خود چینی ڈالی ہے اور شربت بنایا ہے وزیر بھائی نے دوبارہ چینی ڈالنے کو کہا۔ چنانچہ دوبارہ چینی ڈالی گئی اور شربت کا گلاس حاجی صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے پھر اسے چکھا اور فرمایا۔ کہ وزیر احمد یہ پانی ہے شربت کہاں ہے۔ وزیر بھائی کو اس مرتبہ اور زیادہ شرمندگی ہوئی، تیسری مرتبہ وزیر

بھائی نے خود اپنے ہاتھ سے چینی ڈالی اور شربت بنایا۔ مگر جب حاجی صاحب کی خدمت میں پیش کیا تو اس مرتبہ بھی آپ نے اسے چکھ کر فرمایا کہ یہ شربت نہیں پانی ہے اور حاضرین نے خود جب اسے چکھا تو وہ حقیقت میں پانی تھا اس پر وزیر بھائی نے عرض کیا کہ میاں میں سمجھ گیا آپ کو پینا نہیں ہے اس مرتبہ تو میں نے اپنے ہاتھ سے اس میں چینی ڈالی ہے حاجی میاں نے فرمایا کہ وزیر احمد ہر معاملہ میں ضد نہیں کرنا چاہیئے۔ مزید فرمایا کہ اب اس میں تین گھڑے اور پانی ملادو اور سب کو پلادو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور سب نے وہ شربت سیر ہو کر پیا۔

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا کہ حاجی میاں کی لاتعداد کرامتیں ہیں جن کو اگر تفصیل سے بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے مگر یہاں میں نے ان میں سے معدودچند کو اجمالاً بیان کیا ہے تاکہ ناظرین حاجی صاحب قبلہ کی شخصیت سے روشناس ہوں۔

حاجی صاحب قبلہ کے ہزاروں بلکہ لاکھوں مریدین اور عقیدت مند (جن میں غیر مسلم بھی شامل ہیں) جوق درجوق ہندوستان کے گوشے گوشے سے روزانہ آپ کے مزار مقدس واقع صوفی ٹولہ بریلی شریف پر حاضر ہوتے ہیں عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں اور فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں

میں نے حاجی صاحب قبلہ کی حیات طیبہ کے جو مختصر حالات قلمبند کیے ہیں وہ ان تمام اہل سلسلہ، حاجی صاحب کے عقیدت مندوں، دوستوں اور برصغیر ہند وپاکستان کے لوگوں کی تصدیقات پر مبنی ہیں جنہوں نے حاجی صاحب قدس سرہٗ کا دور دیکھا اور جو ان کے کشف وکرامات اور دینی بصیرت سے واقف رہے ہیں نیز یہ کہ میں حاجی صاحب کی ظاہری حیات میں ان کے بہت قریب رہا۔ ان کی کفش برداری کی سعادت حاصل کرتا رہا اور اس طرح حاجی صاحب قبلہ کی زندگی کے متعلق بیان کردہ حقائق کا خود مشاہدہ کیا ہے۔

لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ ہ

آخر میں دست بدعا ہوں کہ میرے آقا قبلہ و کعبہ، معظم و مکرم جناب حاجی صاحب قبلہ، قدس سرہٗ میرے ان گلہائے عقیدت کو اپنی رحمت سے قبول فرمائیں، اور میں، تمام اہلِ سلسلہ قاسمیہ، مصطفائیہ، فضل رحمانیہ عقیدت مند، میرے اہلِ بیت، دوست و احباب جہاں کہیں بھی ہوں ان کے کرمِ بے پناہ سے دین و دنیا میں سرخرو، خوش و خرم اور شاد آباد رہیں۔

اس موقع پر ناظرین کو میں یہ ضرور بتادوں کہ مجھ پر حاجی صوفی محمد عمر قاسمی مصطفائی فضل رحمانی (جو حاجی میاں کے سجادہ نشین تھے) کا یہ بہت بڑا احسان ہے۔ کہ ان کے توسط سے حاجی صاحب قبلہ تک میری رسائی ہوئی، حاجی صاحب موصوف کا میں مُرید ہوا اور اس عظیم سِلسلہ قاسمیہ مصطفائیہ فضلِ رحمانیہ میں داخل ہوا۔ اللہ تعالیٰ حاجی صوفی محمد عمر قاسمی کو غریقِ رحمت کرے، ان کی قبر کو منور کرے اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے

اس کتاب کی تدوین و اشاعت میں اہلِ سلسلہ عالیہ قاسمیہ مصطفائیہ، فضلِ رحمانیہ کا تعاون حاصل رہا ہے اور اس پر زرِ کثیر خرچ کیا گیا ہے جس کا مقصد صرف اور صرف اللہ جلّ جَلالہٗ کی رضا اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور پیر و مرشد سیدنا حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی قدس سرہٗ کی خوشنودی ہے اور یہ کہ موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لیے یہ کتاب شمع ہدایت ہے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین

راقم الحروف

الحاج محمد طاہر حسین قاسمی مصطفائی فضل رحمانی

حمد شریف

میں عاصی ہوں مگر تو ہے بڑا غفار یا اللہ
کرم سے اپنے کر دے میرا بیڑا پار یا اللہ

سما جائیں مرے دل میں محبت کے ترے جلوے
جدھر دیکھوں نظر آئیں ترے انوار یا اللہ

رہوں تیری رضا پر میں ہمیشہ صابر و شاکر
نہ دے دنیا کا کوئی غم مجھے آزار یا اللہ

تمنائے دلی یہ ہے جناب غوث اعظم کا
دکھا دے پیارا پیارا روضۂ پر انوار یا اللہ

تمنا ہے کہ اپنی زندگی میں دیکھ لوں پھر بھی
ترے پیارے ترے محبوب کا دربار یا اللہ

تری رحمت نظر آئے کسی صورت ان آنکھوں کو
مرے بگڑے ہوئے بن جائیں کاروبار یا اللہ

قدم بوسی میسر ہو ترے محبوب کی یارب
رہوں بن کر غلام سیدِ ابرار یا اللہ

فقط اک تیری رحمت ہے مجھے جس کا سہارا ہے
وہ بیکس ہوں نہیں کوئی مرا غمخوار یا اللہ

ترے دریائے رحمت میں ہو طغیانی پئے بخشش
ہو قاسم حشر میں جب حاضرِ دربار یا اللہ

دم بھر میں بے نوا کو سلطان کرنے والا
روشن ہمارا دین و ایمان کرنے والا

روزی کی فکر کیا ہو سلطانِ دوجہاں خود
ہے بے کسوں کا جملہ سامان کرنے والا

اللہ مصطفٰے کے صدقے میں ہے ہمیشہ
بندوں پہ اپنے رحمت ہر آن کرنے والا

پہونچا مجھے الٰہی روضہ پہ مُصطفٰے کے
میں اپنے جان و دل ہوں قربان کرنے والا

آرام کیوں نہ پائے دنیا و آخرت میں!
دل میں تجلیوں کا مہمان کرنے والا

مجرم جو مصطفٰے کے دامن سے بندھ چکے ہیں
ان پر کرم ہے ربِّ سبحان کرنے والا

قاسم کو دوجہاں میں کس بات کا خطر ہو
نام خدا ہے مشکل آسان کرنے والا

نعت شریف

کرم سے غنچۂ دل اک اشارے میں کھلا دینا
مری سوتی ہوئی تقدیر اے آقا جگا دینا

کرم کی چاندنی سے ظلمتِ عصیاں مٹا دینا
چمکتے چاند طیبہ کے مری بگڑی بنا دینا

وہ مجرم ہوں مرے اعمال بد سے کنجِ مرقد میں
اندھیری چھا رہی ہے تم رُخ زیبا دکھا دینا

زمانہ کے حوادث ہاتھ دھوکر پڑ گئے پیچھے
مددگارِ دوعالم یہ پریشانی مٹا دینا
مُقِر ہے خود گناہوں کا تمہارا بندۂ درگاہ
بُرا تو ہے مگر رحمت سے اسکو بخشوا دینا

میں بے زر اور بے پر ہوں تمنا حاضری کی ہے.
ذرا اے قافلے والو مری حالت سُنا دینا
تصدق ہو کے جانِ پُر الم تن سے جُدا ہوگی
گدا کو جاں کنی میں یا نبی صورت دکھا دینا

مثل مشہور ہے روتے ہوئے پر رحم آتا ہے
گناہ گارو ذرا اعمال پر آنسو بہا دینا
گھڑی جب پرسشِ اعمال کی آئے قیامت میں
فرشتو مجھکو دامانِ پیمبر میں چھپا دینا

اگر بد قسمتی سے ہند میں جانِ حزیں نکلے
مدینہ کا کوئی کپڑا کفن ہی میں لگا دینا
مبدل عیش سے کرتے ہیں وہ ادنیٰ اشارے میں
مصیبت جب پڑے قاسم تو آقا کو سنا دینا

میں بندہ ہوں اے میرے آقا تمہارا
بھرا ہے مرے سر میں سودا تمہارا
خجل ہے گناہوں سے بندہ تمہارا
بھروسا ہے اے کُل کے آقا تمہارا

یہ دل کی تمنا ہے یہ آرزو ہے۔
دکھائے خدا روئے زیبا تمہارا

تمہیں چھوڑ کر اے شہنشاہ عالم
کہاں ہاتھ پھیلائے منگتا تمہارا

ملک حور و غلماں بشر جن و انساں
شب و روز پاتے ہیں صدقا تمہارا

فقیرو چلو مانگنے ان کے در پر
اسی در سے ہوگا گزارا تمہارا

اسے ساتھ لے لیجیئے حشر کے دن
یہ قاسم بھی ہے نام لیوا تمہارا

تھا شور زمیں سے تا بہ فلک سرکار ہمارا خوب بنا
معراج کی شب کہتے تھے ملک اللہ کا پیارا خوب بنا

محبوب بنایا حق نے تمہیں دیدار دکھایا اپنا تمہیں
وہ روئے منور صل علیٰ ہے پیارا پیارا خوب بنا

رحمت کی ہو نشاہا اس پہ نظر حاضر ہے سوالی خستہ جگر
حسنین کا صدقہ بہرِ خدا۔ دو کام ہمارا خوب بنا

سرکار کرم سلطان حشم مختار دو عالم شاہ اُمم
اوصاف میں اس کا مثل نہیں کونین کا آقا خوب بنا

ظلمت کی گھٹا برباد ہوئی منگتا کی طبیعت شاد ہوئی
اے ماہِ مدینہ دم سے ترے قسمت کا ستارا خوب بنا

بے خود ہیں ہمارے جان و جگر ہے دل میں تمہارے عشق کا گھر
سرکار تمہارے صدقہ میں ہے کام ہمارا خوب بنا

جب اس نے تصور تیرا کیا صورت میں کسی کی دیکھ لیا
قاسم کے دلِ مضطر میں جھلک آئی تو پکارا خوب بنا

خاص نظر ہے مصطفٰے میری طرف کو دیکھنا
آپ کا ہوں میں بے نوا میری طرف کو دیکھنا

گرچہ سیاہ کار ہوں سخت گناہ گار ہوں
پھر بھی گدا ہوں آپ کا میری طرف کو دیکھنا

آپ ہیں شاہِ ذی وقار اور میں ہوں گناہ گار
اپنی طرف کو دیکھنا میری طرف کو دیکھنا

دفن ہوں جب مزار میں فرق پڑے قرار میں
آل کا اپنی واسطہ میری طرف کو دیکھنا

حشر میں جب حساب ہو حال مرا خراب ہو
زینتِ عرشِ کبریا میری طرف کو دیکھنا

تن پہ یہ سر بھی بار ہے ظلمتِ غم سوار ہے
چاند مدینے کے ذرا میری طرف کو دیکھنا

نزع کا وقت آگیا خوف سے تھر تھرا گیا
ہادی و رہنما ذرا میری طرف کو دیکھنا

یاں تو ہے جان پر بنی نفس کو فکرِ رہزنی
شانِ کرم سے مجتبیٰ میری طرف کو دیکھنا

غم سے بہت تباہ ہوں قاسمِ روسیاہ ہوں
آپ کا بندہ ہوں شہا میری طرف کو دیکھنا

تو نور بہار لم یزلی تری عزت و قدرت کیا کہنا
تو واقف رازِ خفی و جلی تری جاہ و حشمت کیا کہنا

قرآن الٰہی نعت تری بےمثل زمانہ ذات تری
سلطان جہاں مقبول زماں تری جاہ و ثروت کیا کہنا

خورشید بھکاری در کا ترے خادم ہے قمر گھر بھر کا ترے
حسنین کے نانا پیچے نبی ترے تاج کی شوکت کیا کہنا

قبضے میں تمہارے دونوں جہاں اور زیر نگیں سب کون و مکاں
تم حاکم وقت ہو صلِّ علیٰ پھر راج و حکومت کیا کہنا

معراج ہوئی اور راج ملا دیدار ہوا اور تاج ملا
اے فخر عرب سلطان عجم تری عزت و رفعت کیا کہنا

وہ شان ہے تیری صلِّ علیٰ گونگوں کو زباں کر دی ہے عطا
پتھر ترا کلمہ پڑھنے لگے تری شانِ رسالت کیا کہنا

نبیوں نے سنایا نام ترا دیتے ہیں دلی پیغام ترا
بجتی ہے بجیگی بجتی رہے ترے نام کی نوبت کیا کہنا

سرکار کرم ہیں تخت نشیں پہلو میں ہیں چاروں ان کے قریں
بوبکر و عمر عثمان و علی دربار کی شوکت کیا کہنا

گو پاس نہیں کچھ زادِ سفر پھر بھی ہے بندھی ہمت کی کمر
چمکائے خدا تقدیر تری اے شوق زیارت کیا کہنا

کیا عطر ملیں کپڑوں میں گدا ہے نام خدا وہ فیض ترا
دل مہکے ہوئے ہیں خوشبو سے سرکار کی نکہت کیا کہنا

قاسم بھی تمنائی ہے ترا اے شانِ نبوت والی پیارا
جس دل پہ پڑی پر نور کیا ترے نور کی طلعت کیا کہنا

بزمِ خلوت میں بھی امت کا کہاں دھیان گیا
میرا دولہا شبِ معراج جو مہمان گیا

عشق محبوب ہی کافی ہے تسلی کے لیے
خوف کیا ہے جو گدا بے سر و سامان گیا

عالم الغیب نے محبوب بنایا ہے حضور
علم غیب آپ پہ سو جان سے قربان گیا

بحرِ عصیاں کے تلاطم میں پھنسی ہے کشتی
المدد گیسوؤں والے ترے قربان گیا

راہ سے رحمتِ خالق اسے لینے آئی
سبز گنبد کے نبی جو ترا مہمان گیا

انتی مجبوری ہے ہو جائے گی وعدہ شکنی
پوچھ دیتے ابھی منکر سے کہ اب مان گیا

کوئی ہے کوئی ہوا ہے کوئی ہو گا ایسا
دونوں عالم میں ہو جس تاج کا فرمان گیا

طیبہ والے سے کہو لاج ترے ہاتھ میں ہے
آج پالے ہوئے کا مرتبۂ شان گیا

اس کی تعظیم کو سب عرشی و فرشی آئے
قاسم ان کا سگِ در بن کے جو انسان گیا

وردِ زباں ہے جس کے وظیفہ درود کا
روزِ جزا وہ پائے گا سہرا درود کا

محشر میں پیش کر کے کہوں گا قبول ہو
یا شاہِ دیں میں لایا ہوں تحفہ درود کا

دونوں جہاں میں پھولے پھلے گا یقین ہے
سینچا ہوا ہے باغِ تمنا درود کا

محفوظ رنج و فکر سے دونوں جہاں میں ہے
دل سے نبی پہ بھیجنے والا درود کا

تاریک دل نے جان مصیبت میں ڈالی ہے
یا مصطفےٰ اگر دو اجالا درود کا

سرکار تخت و تاج جو تشریف لاتے ہیں
درباریوں میں ہوتا ہے نعرا درود کا

ستر ہزار روضۂ سرکار پر ملک
ہر روز لے کے آتے ہیں تحفا درود کا

مقبول بارگاہ ہے پڑھتا ہے جو اُسے
صلی علیٰ بلند ہے پایا درود کا

ہاتھوں میں تیرے رہتی ہیں روضہ کی جالیاں
قاسم عطار ہوا ہے یہ صدقا درود کا

مخمس بر غزل جناب مولانا شاہ محمد شفیع صاحب ناصر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
مزار در مسجد نو محلہ بریلی شریف

وہ جذب شوق تھا پیارے تمہارے حسن کامل کا
سراسر حال ابتر ہو رہا تھا نیم بسمل کا

جو پروانوں پہ پرتو پڑ رہا تھا شمعِ محفل کا
کسی گُل نے نہ دیکھا رنگ جذبِ الفتِ دل کا
مرے نالوں پہ کیوں دھوکا ہے گلبانگ عنادل کا

کسی پر ناز ہے میں اس لیے نازاں ہوں قسمت پر
مٹا بیٹھا ہوں جان و دل سے میں اسکی ملاحت پر
نہ جاؤ زاہد و مجھ بے نوا کی حسنِ صورت پر
ستم آدر شمع رو پروانہ بن کر شمع تربت پر
مزا ایسا دکھا دوں بعد مردن سوزشِ دل کا

یہ ممکن تھا نہ جلتا پھر کسی کے صبر کا خرمن
وہ آ بیٹھے تماشہ دیکھنے کو جب سرِ جلمن
تو پیدا ہو گیا دل میں خیال آمد و رفتن
کیا پاس نزاکت نے سبک کیا کیا دم کشتن
گراں جانی ہماری بار ہے بازوئے قاتل کا

نظر بھر کر جو دیکھا ان کی شانِ دل ربائی کو
بھلایا دل سے عشاقوں نے رنگ بے وفائی کو
خدا نے ایسی قدرت دی ہے ذاتِ مصطفائی کو
جو دیکھا آئینہ توڑا طلسم خود نمائی کو
تماشا خوب دیکھا آپ نے مدِّ مقابل کا

ذرا گہری نظر سے دیکھ ہے ہر سلسلہ واحد
بھلائی کے لیے کہتا ہوں میں تیری خدا شاہد
در پیر مغاں پر بے خودی میں جا کے ہو ساجد
خیالِ تسبیح و زنّار دل سے دور کر زاہد

ملادے کفر و دیں سے رشتہ قرب و بعد منزل کا

فدا رہ جان و دل سے تاج والے کی شریعت پر
خبرداری ہمیشہ چاہیئے لیکن حقیقت پر
زمانہ کی ہوا کو دیکھ کر گرنا نہ کثرت پر
نقاط دائرہ بن کر تو رہ مرکز کی وحدت پر
کہ جو ہے بُعد منزل کا وہی ہے قرب منزل کا

ہویدا کرتے جاتے ہیں جو کچھ راز نہانی ہے
کچھ اس درجہ کسی کی عاشقوں پر مہربانی ہے
دل و جاں لے چکے پھر بھی ہوائے میہمانی ہے
دہانِ زخم سے پیہم صدائے سرگرانی ہے
پس کشتن بھی باقی ہے تقاضا تیغ قاتل کا

علوم غیب کا اللہ سے بحر رواں پایا
یہ پایا تم نے حق سے اے شہ کون و مکاں پایا
ہوئے جب لاپتہ عشاق اُن کا آستاں پایا
مکاں کو لامکاں پایا نشاں کو بے نشاں پایا
کھلا یہ منزل عرفاں پہ جا کر عقدہ مشکل کا

اب اٹھنا چاہیئے سرکار ان آنکھوں سے پردے کا
کھلے گا اس طرح سے حال ان پردوں میں پردے کا
سمجھنا چاہیئے کامل ہے یہ نکتہ ہے پردے کا
نگاہ یاس ہی اک تار ہے غفلت کے پردے کا
کدورت دل کی زنگ آئینہ ہے روئے قاتل کا

ترا جلوہ نظر کے سامنے ہو پھر تو ہی تو ہے
کہ جیسے سبزۂ قدرت نکل آتا لبِ جو ہے
ترے متلے کو ہر شے میں آجاتی تری بو ہے
وہ جس کو شور کہتے ہیں ترے دیوانوں کی ہو ہے
وہ غوغائے قیامت شور ہے بانگِ سلاسل کا

تمنائی کو تیرے خواہشِ نظارہ باقی ہے
عطا ہو بھیک پیارے در پہ اک بیچارہ باقی ہے
ادھر کو دیکھ اے داتا یہ غم کا مارا باقی ہے
ابھی دل میں بہت کچھ حسرتِ نظارہ باقی ہے
یہ کہتا ہے دم کشتن پھڑکنا چشمِ بسمل کا

دوئی کے رنگ کو پہلے مٹا کر بن دُہ یکتا
تو پھر چشمِ بصیرت کی نظر سے دیکھنا جلوہ
شنا در تجھ کو لازم ہے کہ دھولے قلب کا میلا
انا مجنوں کجا نارِ نفس ہے سن انا لیلے!
تری آنکھوں کا پردہ قیس ہے خود پردہ محمل کا

تھکے پاؤں مسافر اب تو چلنے سے ہوا قاصر
تصدق تم پہ فرماد کہ ہم ہیں حافظ و ناصر
بڑے پرِدے کی قاسم بات کہدی خلق کی خاطر
بچا لوٹِ گنہ سے زندگی کو اپنی اے ناصر
یہ ناقہ بارکش ہے روح کی پاکیزہ محمل کا؟

✲

مسدس تغنیہ بر شعر زیب النساء مخفی

دختر سیدنا مولانا شاہ عالمگیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وہ خستہ دل ہوں چین نہ پایا کبھی ذرا
مرنے کے بعد ساتھ گیا عشقِ مصطفےٰ
تیجے کے روز کان سے احباب نے سُنا
کوئی زبانِ حال سے دیتا ہے یہ صدا
آہستہ برگِ گل بفشاں بر مزارِ ما
بس نازک ست شیشۂ دل در کنارِ مَا

مرنے کے بعد نعت کا پاؤں گا میں صلا
ہوگا ملائکہ کو یہ فرمانِ کبریا
بھر آؤ اس کا پھولوں سے دامانِ مدعا
تب یہ کروں گا عرض فرشتوں سے میں ذرا
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزارِ ما

دربار مصطفےٰ سے ہو صدقہ مجھے عطا
خوشبو حضور پاک کی لے کر چلے ہوا
بارش ہو گل کی، نُور کی ہونے لگے ضیا
اس دم کہوں میں قبر کے اندر سے اے صبا
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزارِ ما

گانے لگے جو طوطئ خوش لہجہ دوں صدا
خاموش باش موت کا میں چکھ چکا مزا
افسوس اس کے صدمہ نے مجروح کر دیا

اے بلبل بہار ابد ساز خوش نوا
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما

پھولوں کے ہار لے کے جو آئیں ملائکہ
ہو قصد ڈالنے کا تو پیدا ہو یہ صدا
تکلیف ہو گی اس کو اگر زور سے چھوا
یہ قبر مثل جسم کے ہے بہر مصطفےٰ
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما

صدمہ سے جاں کنی کے نہیں ہوش ہیں بجا
پڑھتے ہیں پھول جوش میں آ نعت مصطفےٰ
ملحوظ ہے ادب شہ عالی مقام کا
تکلیف کی گھڑی ہے یہ اے میرے اقربا
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما

ابر کرم حضور نبیؐ کریم کا!
قاسم تمہاری قبر پہ جب گھر کے آئے گا
مدحت کے پھول برسیں گے بارش سے جنڈا
اس وقت یہ نہ کہنا کہ لِلّٰہ اے سما
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما

منقبت درشان سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نہیں کوئی بھی ہم پایا ہے فاروقی عدالت کا
جہاں میں آج تک شہرا ہے فاروقی عدالت کا

زمیں نے حکم سے تھرا کے اگلا دودھ دم بھر میں
سمجھتی تھی وہ جو رتبا ہے فاروقی عدالت کا

عمر کی شان اللہ وغنی اک شان عالی ہے
اسی سے مرتبا بالا ہے فاروقی عدالت کا

ابد تک جو کبھی منسوخ ہونے کا نہیں ہرگز
کچھ ایسا فیصلہ بالا ہے فاروقی عدالت کا

وہ منصف حکمراں ہے اس کا جو رکن شریعت ہے
زمانہ چاہنے والا ہے فاروقی عدالت کا

وحی آتی تھی اکثر جس کی مرضی کے مطابق ہی
وہی تو سلطنت والا ہے فاروقی عدالت کا

امیروں سے کہیں بڑھکر رئیسوں سے کہیں اعلیٰ
یہ قاسم مانگنے والا ہے فاروقی عدالت کا

منقبت درشان سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہتے ہیں سخاوت جسے حصہ ہے غنی کا
محبوب خدا مالک و مولا ہے غنی کا

محروم کوئی مانگنے والا نہیں دیکھا
واللہ سدا جوش پہ دریا ہے غنی کا

سرکار مجھے بھیک دو عالم میں عطا ہو
مولیٰ نے لقب آپ کو بخشا ہے غنی کا

محبوب کا ہر دوست محب کو بھی ہے محبوب
اللہ بھی یوں چاہنے والا ہے غنی کا

اس گھر میں کمی کا کبھی ہونا نہیں ممکن
جو مالک دولت ہے وہ آقا ہے غنی کا

پھیلاتا ہے کیوں ہاتھ گدا خلق کے آگے
کیا تو نے ابھی در نہیں دیکھا ہے غنی کا

مدفون ہیں جو بیچ میں سرکار و غنی کے
وہ سارے بہشتی ہیں یہ صدقا ہے غنی کا

یارب میری آنکھیں ہوں دو عالم میں نہ نیچی
ان آنکھوں نے در شوق سے دیکھا ہے غنی کا

کچھ اور نہ سمجھو فقط اتنا ہی سمجھ لو
قاسم جسے کہتے ہیں وہ کتا ہے غنی کا

منقبت در شان سیدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تم آفتاب الاولیاء مولیٰ علی مشکل کشا
تم تاج تاج الاصفیا مولیٰ علی مشکل کشا

تم بحر غم کے ناخدا مولیٰ علی مشکل کشا
تم باب مقبول الدعا مولیٰ علی مشکل کشا

تم ہادیٔ راہِ یقیں اور تم امام الواصلین
تم مظہرِ نورِ خدا مولیٰ علی مشکل کشا

تم پیشوائے اولیا تم تاجِ جملہ اتقیاء
تم سالکِ راہِ بقا مولیٰ علی مشکل کشا

تم جانشینِ مصطفیٰ جدِّ شہِ غوث الوراء
تم جانِ جملہ اولیا مولیٰ علی مشکل کشا

زینہ درِ محبوب کے مقصود ہر مطلوب کے
حاجت روائے ہر گدا مولیٰ علی مشکل کشا

سردار اپنے وقت کے حاکم ہو تاج و تخت کے
سرتاج خاصانِ خدا مولیٰ علی مشکل کشا

للہ دید کیجئے اماں سر پر ہے فوجِ دشمناں
فریاد یا شیرِ خدا مولیٰ علی مشکل کشا

تم ہو وہی جس کا نکاح تھا عرش پر باندھا گیا
دامادِ ختم الانبیاء مولیٰ علی مشکل کشا

جو آپ کا قائل نہیں جو آپ پر مائل نہیں
ہرگز نہیں وہ با خدا مولیٰ علی مشکل کشا

دشمن ہے وہ اللہ کا منکر رسول اللہ کا
جو کوئی تم سے پھر گیا مولیٰ علی مشکل کشا

شاہا تمہارا راج ہے دشمن کا گھر تاراج ہے
ہو نائبِ خیر الوریٰ مولیٰ علی مشکل کشا

صدیق پر فاروق پر عثمان پر اور آپ پر
قاسم ہے چاروں پر فدا مولیٰ علی مشکل کشا

پرسشِ اعمال پر ہوں لاجواب
لو خبر اب بن نہیں پڑتا حساب

کچھ نہ لے مجرم سے محشر میں حساب
بخش دے اے شانِ رحمت بے حساب

انبیا پر آپ کا سایہ ہے یوں
جس طرح تاروں پہ عکسِ آفتاب

منتشر کرتی ہے استقلال کو
حبِّ دنیا ہو ترا خانہ خراب

اے جھلکتے چاند دِل پرُ نور ہو
نفس دکھلائے نہ راہِ ناصواب

عفو فرما دیجئے جُرم و قصور
کوئی بھی اپنوں سے لیتا ہے حساب

مرتے دم تک محوِ نظارہ رہیں
دور کردو دِل کی آنکھوں سے حجاب

ناخدائے حشر استمداد ہو!
بحرِ عصیاں میں ہے اونچا سر سے آب

جاکے روضہ پر یہ کہہ دیتا کوئی!
ہجر میں قاسم کی حالت ہے خراب

یا نبی شاہِ دوسرا ہیں آپ
اور محبوبِ کبریا ہیں آپ

اس سے آنکھیں نہ کیسے روشن ہوں
سبز گنبد کی جب فضا ہیں آپ

پیاری پیاری نظر سے دل پہ نظر
کیجیئے بر سرِ عطا ہیں آپ

دونوں عالم پہ آپ کا قبضہ
بزمِ کونین کی بنا ہیں آپ

کیجیئے موتیوں سے پُر دامن
بحرِ وحدت کے آشنا ہیں آپ

اندھی آنکھوں کو کیا نظر آتے
انبیا جانتے ہیں کیا ہیں آپ

ہم کو خلدِ بریں سے کیا مطلب
ہم فقیروں کا مدعا ہیں آپ

قصد کر دلِ عرب کے چلنے کا
بھولے بھٹکوں کے رہنما ہیں آپ

حشر کے غم سے ہے نڈر قاسم
جانتا ہے کہ پیشوا ہیں آپ۔

آنے والا ہے مدینہ کا قمر آج کی رات
رشکِ فردوس نہ کیوں ہو مرا گھر آج کی رات

ہے ادھر آمدِ سرور کی خبر آج کی رات
کھل گیا میری دعاؤں کا اثر آج کی رات

دھو دیا دفترِ عصیاں مرا دم بھر میں تمام
کیا ہی برسات ہے دیدۂ تر آج کی رات

عاصیو خلد کا مژدہ ہو مبارک تم کو
باندھتے ہیں وہ شفاعت پہ کمر آج کی رات

حق تعالیٰ بھی ہے آقا بھی ہیں معراج کی شب
مل ہی جائے گا جو مانگے گا اگر آج کی رات

آنکھ روتی ہے جو دیدار پیمبر کے لیے
اشک کی جا پہ نکلتے ہیں گہر آج کی رات

مجھ گنہ گار کی مرقد میں نہ سختی سے کٹے
رحمتِ شاہ تو ہو میری سپر آج کی رات

قصد رضواں نے کیا ہے کہ میں تحفہ بھیجوں
کلیاں کھل کھل کے بنی ہیں گل تر آج کی رات

بعد مدت کے حضوری میں گیا ہے قاسم
یا الٰہی نہ بنے جلد سحر آج کی رات

مانگنے سے پہلے مل جاتا ہے کیوں ہو دل اچاٹ
دینے والے ہو نہیں سکتا ترا سائل اچاٹ

تیرے گھر سے فیض پاتے ہیں سدا حسن و جمال
حسن والے ہو تو کیسے ہو ترا مائل اچاٹ

طالب دنیا کا کم دیکھا گیا صدق مقال
پڑھتے پڑھتے ہو گئے ہیں سیکڑوں عامل اچاٹ

چلتے چلتے راہ کا اک دن پتا لگ جائے گا
تو طبیعت کو نہ اپنی رہرو منزل اوچاٹ

اس گل خوبی کی آمد میں جو عرصہ لگ گیا
ہو گئی ہے آج تو محفل کی سب محفل اوچاٹ

آج شاید اس رخ زیبا سے پردہ اُٹھ گیا
بھاگتا پھرتا ہے کیوں ہو کر مہ کامل اوچاٹ

اپنے منہ سے کچھ کہو قاسم تمہیں کیا ہو گیا
کیوں طبیعت آج کل بیکل ہے کیوں ہے دل اوچاٹ

الغیاث اے شاہ والا الغیاث
اے حبیب حق تعالیٰ الغیاث

دشمنوں کے خوب حملے ہو چکے
اے مدینے والے آقا الغیاث

عفو کر دو میرے جرموں کو شہا
بندۂ در ہوں تمہارا الغیاث

میں اکیلا اور دشمن بے شمار
ہے مدد کا وقت آقا الغیاث

ہو کے پانی جس سے بہہ جائیں گناہ
جوش پر آئے وہ دریا الغیاث

جس سے ہو سرسبز نخل مدعا
ہاں برس جائے وہ جھالا الغیاث

آپ کے قاسم کا دِل بے چین ہے
بے کسوں کے چارہ فرما الغیاث

بھول جائے ابھی دم بھر میں چمکنا سُورج
دیکھ پائے جو مرے شاہ کا تلوا سُورج

آج تو دیجئے کچھ حُسن کی اپنی خیرات
کیجئے دِل کو مرے شاہ مدینا سورج

ذات میں تیری حقیقت کا تماشا دیکھا
دم قدم سے ترے اسلام کا چمکا سُورج

عکس پڑتا ہے تو پھولوں میں مہک آتی ہے
پا گیا ہے رُخِ زیبا کا پسینا سُورج

ہو گئی ان کی ضیا اس کے چمکنے سے غزدب
انبیا سب ہیں ستارے مرے دولہا سورج

طیبہ والے کی چمک سے مرا گھر ہے روشن
مجھ کو درکار نہیں تیرا اُجالا سُورج

حسن والے جو ترے رخ پہ نظر پڑتی ہے
نظر آتا ہے اسے دور کا تارا سورج

ہو چکا ہو جو ازل سے رخِ جاناں پہ فدا
کیا بچے اس کی نظر میں یہ چمکتا سورج

دِل کا مالک ہے وہی جس کے قدم سے قاسم
شبِ معراج بنا عرش معلےٰ سُورج

دِل کو بھاتے ہیں کسی زلف گرہ گیر کے پینچ
سر میں سودا ہے مرے پاؤں میں زنجیر کے پینچ

ناصحا تیری نصیحت ہو مبارک تجھ کو
کون سمجھے ترے الجھی ہوئی تقریر کے پینچ

روضۂ شاہ پہ کہنا میری جانب سے صبا
آکے سلجھایئے الجھے ہوئے تقدیر کے پینچ

ہوگئی روضۂ مولیٰ پہ رسائی میری
کھل گئے خوبیٔ تقدیر سے تقدیر کے پینچ

سفر راہِ مدینہ مجھے پھر پیش آئے
پھر کھلیں جلد الٰہی مری تقدیر کے پینچ

نفس نے اس کو کسی کام کا رکھا ہی نہیں
جس پہ بھولے سے پڑے اس بت بے پیر کے پینچ

اس میں پھنس کر رہ دیں بھول گئے ہیں لاکھوں
قاسمؔ اچھے نہیں یہ دولت دنیا گیر کے پینچ

پھر بھی درِ نبی پہ گزر ہو کسی طرح
شام فراق جلد سحر ہو کسی طرح

جلوے بسیں تمہارے وہ سینہ فراخ ہو
دیکھا کروں تمہیں وہ نظر ہو کسی طرح

جو لطف دِل کو راہِ عرب میں نصیب تھا
مولیٰ وہ پھر بھی پیش نظر ہو کسی طرح

دل کی یہ آرزو ہے وہ مہمان ہوں کبھی
آنکھیں بچھاؤں ان کا گزر ہو کسی طرح

ہاتھوں سے اس کے جان مصیبت میں پڑ گئی
شاہا یہ نفس شہر بدر ہو کسی طرح

طیبہ میں یاد آئے وطن کی نہ بھول کر
پتھر کا یا نبی یہ جگر ہو کسی طرح

مدفن بنے بقیع تمہارے غلام کا
سرکار اس دعا میں اثر ہو کسی طرح

یا رب تجھے نبی کے نواسوں کا واسطہ
ایمان سے گدا کا سفر ہو کسی طرح

دولہا ہیں شاہ خلد دلہن امتی برات
قاسم یہ عاصیوں کو خبر ہو کسی طرح

ہوا دہر کو جو مصطفٰی کا رُخ
پھرے بگڑی ہوئی ہوا کا رُخ

ان کے گیسو مری مدد پر ہیں
کیا کرے گا کسی بلا کا رُخ

جاں کنی میں تمہارے در کی طرف
پھر گیا کشتۂ ادا کا رُخ

دونوں عالم ہیں اس کے پروانے
شمع ہے میرے مصطفٰی کا رُخ

ان کی آمد کی اڑ رہی ہے خبر
اوج پر ہے مری دعا کا رُخ

جو کوئی مانگتا ہے دیتے ہیں
وہ نہیں دیکھتے گدا کا رُخ

ساقیا لا شرابِ خاص کا جام
نظر آتا ہے کچھ گھٹا کا رُخ

حشر میں عاصیوں کو عید ہوئی
دیکھ کر رحمتِ خدا کا رُخ

وہ جدھر چاہیں پھیر دیں قاسمؔ
ان کے قبضہ میں ہے ہوا کا رُخ

ہیں دین کے پیشوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
گمراہوں کے رہنما محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے کہ تمہارے در کو پایا
اللہ سے وہ ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مقبولِ دعا ہو جو تمہارا
لائے کوئی واسطا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محشر میں نہ ہوں ذلیل و رسوا
یہ ہے مری التجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مختار ہے تو خدا کے گھر کا
عالم ہے ترا گدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہر وقت نصیب ہو حضوری
مقبول ہو یہ دعا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میں کیا ہوں تمام انبیاء کو
ہے آپ کا آسرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھو تو تمہیں پکارتا ہے
مشکل میں کوئی گدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دشمن کو ہو اس کے حشر کا ڈر
قاسم کے ہیں پیشوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مشکل کشا ہے نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دِل کی جلا ہے نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نارِ سقر سے آزاد ہے وہ
جس نے لیا ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس دل میں کوئی کیسے سمائے
جس میں بسا ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مومن کے دل میں عرشِ بریں پر
لکھا ہوا ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

غرقاب کیوں ہو میرا سفینہ
جب ناخدا ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خادم کے سر پر دونوں جہاں میں
سایہ ترا ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قاسم کو خطرہ محشر کا کیا ہو
جب پیشوا ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زاہدوں کو زہد و طاعت پر گھمنڈ
ہے گدا کو ان کی رحمت پر گھمنڈ

حشر کے دن منہ سے ماری جائے گی
ہو گیا جس کو عبادت پر گھمنڈ

دم جو نکلے روضۂ سرکار پر
ہو مجھے پھر اپنی قسمت پر گھمنڈ

دیکھ لو قارون و کسریٰ کیا ہوئے
رائیگاں ہے شان و شوکت پر گھمنڈ

چل بسا دارا، اٹھا دنیا سے جم
چار دن کی کیا حکومت پر گھمنڈ

خاک میں مل جائیں گے حسن و شباب
حسن والو کیوں ہے صورت پر گھمنڈ

قاسم ان کے دم پہ نازاں ہے فقط
ہوگا جس کو ہوگا طاعت پر گھمنڈ

گزرے جس راہ سے وہ سیدِ ذیشان ہو کر
قدمِ پاک سے مہکی وہ گلستاں ہو کر

خود بخود آئیں گے تسکین کے ساماں ہو کر
ان کے کوچے میں گزر اے دلِ نالاں ہو کر

آمدِ سرورِ ذی جاہ سے شاداں ہو کر
رہ گیا خانۂ غم بزمِ چراغاں ہو کر

دیکھئے کب میں زیارت کو چلوں آقا کی
چاک دِل، چاک جگر، چاک گریباں ہوکر

غم کی گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی ہے ہر سُو
کونسی راہ سے نکلیں مرے ارماں ہوکر

میں گناہ گار ہوں اور تم ہو شفیع محشر
مجھکو اور خوف سقر تم سا نگہباں ہوکر

قاسمِ خستہ حضور آئے اگر نزع کے وقت
جان نکلے گی مری آپ پہ قرباں ہوکر

تیرا رتبہ ہے نبیوں سے برتر میرے سرکار محبوب داور
تجھ سے شمس و قمر ہیں منوّر میرے سرکار محبوب داور

ساری خلقت سے رتبہ میں بالا خاص درگاہ باری تعالیٰ
تیرے جلوے سے عالم منور میرے سرکار محبوب داور

باوضو باادب نعت عالی پڑھتی ہیں بلبلیں ڈالی ڈالی
باغ وحدت کے تم ہو گل تر میرے محبوب سرکار داور

پرتو افگن ہے شانِ جمالی دونوں عالم کی تم سے اجالی
عرش حق کے ہو تم مہر انور میرے سرکار محبوب داور

غم کا مارا ہے در پر سوالی دید دو مولیٰ خدارا اجالی
جز تمہارے نہیں کوئی یاور میرے سرکار محبوب داور

نام والا کا پاکر سہارا ڈوبتے اچھلے پایا کنارا
کشتیٔ نوح طوفاں سے ابتر میرے سرکار محبوب داور

تونے ہر وقت بگڑی بنائی تیرے صدقہ میں منہ مانگی پائی
تجھ پہ قربان عالم کے سرور میرے سرکار محبوب داور

یہ تو مانا کہ سب سے بُرا ہوں پھر بھی میں تیرے در کا گدا ہوں
ناز ہے مجھکو تیرے کرم پر میرے سرکار محبوب داور
حشر میں ہو نہ خفت اٹھانی پھیرنا اپنی رحمت کا پانی
جب کھلے میرے عصیاں کا دفتر میرے سرکار محبوب داور
موت کا ہے جبیں پر پسینہ دل میں شوق لقائے مدینہ
روح جلوے سے کر دو معطر میرے سرکار محبوب داور
فرد عصیاں جو قاسم دکھائے حکم دینا کہ جنت کو جائے
ہو نہ ذلت اسے روز محشر میرے سرکار محبوب داور

مخمس بر غزل مجدد اعظم واقدس اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مدظلہ العالی

جز تیرے ہے نہ کوئی ہوا خواہ لے خبر
نفس لعیں ہے دشمن و بدخواہ لے خبر
آفت میں ہے ترا سگ درگاہ لے خبر
اے شافع امم شہ ذیجاہ لے خبر
للہ لے خبر مری للہ لے خبر
کہنا خدا کے واسطے طیبہ میں کوئی جا
آنکھوں میں پھر رہا ہے مصیبت کا سامنا
نیرنگیاں دکھاتی ہے بدلی ہوئی ہوا
دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا تو کہاں ہے مرے شاہ لے خبر

اس بے کسی کے وقت میں درکار ہے مدد
مانا زمانے بھر میں نہیں کوئی مجھسا بد
مرقد کا خوف اور نہ عصیاں کی کوئی حد
منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نابلد
اے خضرِ بے خبر مری اے ماہ لے خبر
اللہ رے اضطراب کہ دم ہے گھٹا ہوا
پیغام بر بناتا ہوں میں تجھ کو اے صبا
کرنا یہ میری عرض درِ مصطفےٰ پہ جا
پہونچے پہنچنے والے تو منزل مگر شہا
ان کی جو تھک کے بیٹھے سرِ راہ لے خبر
شیطاں اِدھر بدی پہ اُدھر نفس میں غریب
دونوں کے بیچ میں ہے مرا حالِ دل عجیب
ڈر ہے کہ سو نہ جائے چمکتا ہوا نصیب
جنگل درندوں کا ہے میں بے یار شب قریب
گھیرے ہیں چار سمت سے بدخواہ لے خبر
مجرم ہوں مجھکو اپنے گناہوں سے ہے ہراس
شرمندگی سے چور ہوں ٹوٹی ہوئی ہے آس
پہلو میں دل کہاں ہیں مرے باختہ حواس
منزل نئی عزیز جدا لوگ ناشناس
ٹوٹا ہے کوہِ غم میں پرِ کاہ لے خبر
مرقد میں رہ گیا ہے اکیلا کوئی غریب
بارِ گناہ لاد کے لایا ہے بدنصیب

منکر نکیر کی گھڑی آپہونچی ہے قریب
وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب
اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر

محبوب حق ہے تو نے مراتب وہ پائے ہیں
ہاں تیرے در پہ شاہ و گدا سر جھکائے ہیں
شان کرم نے سیکڑوں جلتے بجھائے ہیں
مجرم کو بارگاہ عدالت میں لائے ہیں
تکتا ہے بے کسی میں تری راہ لے خبر

پیارے تم ہی کو غم کی کہانی سنائیں گے
سو بار مانگنے درِ اقدس پہ آئیں گے
بگڑی ہوئی حضور کرم سے بنائیں گے
اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

بادِ صبا خیال رہے یہ تجھے ضرور
سرکار دوجہاں سے یہ کہنا کہ اے حضور
پاؤں میں کانٹے سوکھی زباں دل ہے ناصبور
پُر خار راہ برہنہ پا تشنہ آب دور
مولیٰ پڑی ہے آفت جاں گاہ لے خبر

قاسم زباں کو روک کہ ہے یہ ادب کی جا
دنیا میں آج جس کا ہے جھنڈا اگڑا ہوا
کرغور ایسا شخص یہ کہتا ہے برملا
مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضاؔ
تیرا ہی تو ہے بندہ درگاہ لے خبر

سالک راہِ طریقت راستہ سیدھا نہ چھوڑ
پار ہو جائے گا بیڑا دامن مولیٰ نہ چھوڑ

ان سے پایا جس نے پایا جو مِلا ان سے مِلا
مالکِ کونین ہیں یہ ان کا دروازہ نہ چھوڑ

شوق دل سے چھانتا رہ خاک ان گلیوں کی رُز
خلد مِل جائے گی اس سے دیکھ یہ کوچا نہ چھوڑ

جس کے دینے پر کُھلے گھر نعمتوں سے بھر دیا
رحم آئے گا کبھی دربار شاہانہ نہ چھوڑ

ہوش میں آئے تو رکھ ان کی شریعت کا لحاظ
بے خودی میں اے دلِ ناداں کوئی سجدا نہ چھوڑ

ان کی الفت جب نہیں باطل ہیں سب روزہ نماز
جس پہ کعبہ ہے تصدق دیکھ وہ قبلا نہ چھوڑ

جرم ان کے ہیں شفاعت انکی خالق ان کا ہے
ناخدائے حشر ہیں وہ آسرا ان کا نہ چھوڑ

اصل ان کی ذات ہے باقی ہیں سب کے سب فروع
جس کے چشمے ہیں ولی اے دل تو وہ دریا نہ چھوڑ

قاسم ان کے سامنے روضہ پہ دم نکلے ترا
وقت آخر آ لگا ہے اب در والا نہ چھوڑ

روضۂ شاہ کا بازو پہ ہے نقشا تعویذ
جگمگا جائے نہ کیوں میری لحد کا تعویذ

عشق کے جن پہ کبھی اس کا اثر ہی نہ پڑا
عاملوں نے کیا دل کھول کے گنڈا تعویذ

سبز گنبد کے نبی جو ترا پرتو پڑ جائے
ابھی ہو جائے مرے دل کا سنہرا تعویذ

وجد میں آن کے سجدے میں گرے لوح و قلم
عرش پر نام محمد کا جو لکھا تعویذ

مجھ سے مجرم کو شفاعت کی سند مل جائے
ہاتھ سے کر دے اگر فخر مسیحا تعویذ

ساتھ میں اپنے اڑا کر مجھے طیبہ لے جائے
کوئی لکھ دے مجھے اس شان کا سچا تعویذ

انبیاء چومتے تھے عرش کو معراج کی شب
قدم شہ سے بنا تھا وہ جھلکتا تعویذ

دونوں عالم میں مصیبت سے بچانے کے لیے
میری گردن میں محبت کا ہے گنڈا تعویذ

کوئی نقصان دو عالم میں نہ پہنچے قاسم
دل پہ کندا ہو اگر نام نبی کا تعویذ

پہلے پڑھو درود کہ پائے جلا نماز
کیوں کر قبول پھر نہ ہو پیش خدا نماز

عشاق میں تو حاضر و غائب کی ہے صفت
کعبہ میں جا کے روز بچھاتے ہیں جانماز

ہوتی ہے محویت انہیں کچھ سوجھتا نہیں
پڑھتے ہیں جب کسی کے شہید ادا نماز

معراج مصطفےٰ میں نہ ہوتی اگر یہ فرض
معراج مومنیں نہ بناتا خدا نماز

وسواس آرہے ہیں نمازوں میں روز و شب
احساں ہے جو قبول کرو میری کیا نماز

جس کا سرا ہو عرش بریں سے ملا ہوا
مولیٰ مری لحد میں بچھی ہو وہ جا نماز

ہوتی ہے اولیاء کو حضوری نماز میں
واللہ راہ دین کی ہے پیشوا نماز

یہ اپنے پڑھنے والے کو رکھتی ہے پاک صاف
بیشک بنی ہے مخزن صدق و صفا نماز

نکلے جو دم مزار مقدس کے سامنے
قاسم پڑھا ہی تیری حبیب خدا نماز

کرتا ہے عرض حال جو خیر الورا کے پاس
جاتے ہیں اس کو لے کے ملائک خدا کے پاس

اعمال کوئی نیک نہیں مجھ گدا کے پاس
مدفن بنا ہو میرا شیر خدا کے پاس

مجرم کی لاج آپ کے ہاتھوں میں ہے حضور
جا کر کہوں گا شافع روز جزا کے پاس

دنیا کی دلفریب اداؤں میں مکر ہے۔
آتے نہیں بزرگ تو اس کی ہوا کے پاس

شاہا تمہارے مونھ سے نکلنے کی دیر تھی
باندھے کھڑی تھی ہاتھ اجابت دعا کے پاس

مجھ کو یقین ہے کہ اسی در پہ آئے گی
پہونچا ہوا ہے حکم الہٰی قضا کے پاس

کوئی خدا کے واسطے بیمار ہجر کو
ڈال آئیو مدینہ کے دار الشفا کے پاس

عالم کے واقعات سے ہر دم ہیں باخبر
جاتی ہے روز و شب کی خبر مصطفیٰ کے پاس

قاسم زمانہ دیکھے گا جو فیصلہ ہوا
نالش پہنچ چکی ہے یہ غوث الورا کے پاس

نہ غم کے ہوش ہیں باقی نہ ہیں خوشی کے ہوش
کسی کے ہجر نے کھوئے ہیں زندگی کے ہوش

تمہارے نام سے شیطاں کا دل لرزتا ہے
تمہارے خوف سے اڑتے ہیں بے کسی کے ہوش

کوئی کسی کی تجلی کی تاب لا نہ سکا
سنبھل سکے نہ سر طور پھر کسی کے ہوش

کچھ ایسی تیری محبت میں غرق ہو جاؤں
ہو تیرے غم کا الم ہوں تری خوشی کے ہوش

کسی کو عشق میں مدہوش کیجیے ایسا
وہ بے خودی ہو کہ اڑنے لگیں خودی کے ہوش
پکڑ کے دامنِ اقدس مراد مانگے گا
بجا رہیں گے اگر حشر میں کسی کے ہوش
خبر لگی ہے وہ تشریف لا رہے ہیں ادھر
بگڑتے جاتے ہیں قاسم کی بے کلی کے ہوش

دونوں عالم میں مزا دے گی محبت خالص
اے خدا دے مجھے محبوب کی الفت خالص
بزمِ ناسوت کا آنکھوں سے اٹھے دل کے حجاب
دنیوی کاموں سے ہو جائے جو نفرت خالص
فائدہ کچھ نہیں طاعت کا ریا کاری کی
دیکھی جاتی ہے خدا کے یہاں نیت خالص
پھر چلا آئے گدا در پہ زیارت کے لیے
پھر نکالو جو شہِ دیں کوئی صورت خالص
دو ہوا چاند پلٹ آیا فلک پر سورج
دو جہاں مانتے ہیں تیری رسالت خالص
شبِ معراج ملائک نے یہ خوش ہو کے کہا
لو مبارک تمہیں اللہ کی قربت خالص
جس کے باعث سے ترقی پہ رہے صدقِ مقال
چاہیئے بندہ کو سرکار وہ دولت خالص

میرا دعویٰ ہے کہ محبوب کی صورت دیکھے
چاہنے والے کو ہو جائے جو چاہت خالص

نہ مٹی ہے نہ مٹائے سے مٹے گی قائم
نائب حاکم مطلق کی حکومت خالص

کرتا ہے صدقِ دل سے جو خیرالوریٰ سے عرض
ہوتی ہے اس کی عرض وہ بے شک خدا سے عرض

تن سے جدا ہو روح پیمبر کے سامنے
ہے کشتۂ فراق کی اتنی قضا سے عرض

بحرِ الم میں باد مخالف کا زور ہے
بہر خدا کرو یہ کوئی ناخدا سے عرض

منکر نکیر اپنے سوالوں کا لو جواب
پہلے مرا سلام کرو مصطفیٰ سے عرض

میرا سلام روضۂ مولیٰ پہ جا کے کہہ
اللہ واسطے ہے یہ بادِ صبا سے عرض

یا غوث اپنے جد کے نواسوں کا واسطہ
منگتا کا عرض حال کرو کبریا سے عرض

امداد کرنے آتے ہیں اس کی ملائکہ
کرتا ہے بے کسی میں جو نورِ خدا سے عرض

محشر کے روز ساتھ ہیں لے لیجیے حضور
اتنی سی ہے غلام کی شیرِ خدا سے عرض

قاسم ہیں ان کے دل پہ دو عالم کھلے ہوئے
معلوم ہے کرو نہ کرو مصطفےٰ سے عرض

آقا تمہارے ساتھ ہیں ہو پار پُل صراط
محشر میں ہو گدا کو نہ دشوار پُل صراط
جبریل حسب وعدہ ذرا پر بچھایئے
کس طرح پار اتریں یہ بیمار پل صراط
نام حضور جس کے کبھی وردِ زباں ہوا
پہونچائے گی اسے نہ کچھ آزار پل صراط
صدقہ بتول کا مری امداد کیجیئے
مولیٰ ہیں ننگے پاؤں ہوں پر خار پل صراط
ہر ہر قدم پہ جان نکلتی ہے جسم سے
تم طے کرا دو یا شہ ابرار پُل صراط
سرکار پاؤں تھک گئے دل بیٹھ سا گیا
ہمت بندھایئے آپ تو ہو پار پُل صراط
قاسم نے مات کر دیا بجلی کی چال کو
پاؤں چلا کہ اُڑ کے کرے پار پل صراط

تمنا لئے دل ہے ہوں ابد تک مصطفےٰ حافظ
نہ ہو جس کی طرف محبوب کب اس کا خدا حافظ

کسی کے رو کئے سے جانے والے رک نہیں سکتے
چلیں لمبے بنیں احباب اپنا ہے خدا حافظ

امام الواصلیں ہیں شان ان کی ارفع و اعلیٰ
ولایت کے لیے مانے گئے شیر خدا حافظ

گناہوں کی ندامت سے مرا دل بیٹھا جاتا ہے
بلاؤں سے بچالے آکے اس مجرم کو یا حافظ

عدو کا کہنا سننا سب تمہارے دل پہ روشن ہے
تمہیں کو سونپتا ہوں ہو علی مرتضےٰ حافظ

خدایا بھولے بھٹکوں کی ٹھکانے سے لگے محنت
قیامت میں ترے پیارے کا جو ہو نقش پا حافظ

بڑا بد بخت ہے ایسوں پہ لعنت بھیجنے والا
ابھی تختہ الٹ جائے نہ ہوں جو اولیا حافظ

حضوری میں شہ کونین کی پہونچا دیا تم کو
ملی شاخ نبات اچھی تمہیں واللہ یا حافظ

تمہارے دم پہ نازاں ہو کے مونہہ سے بات نکلی ہے
حفاظت کیجیئے قاسم کی اپنے جلد یا حافظ

پائے ہوئے ہے در سے ترے افتخار شمع
پروانہ وار ہوتی ہے تجھ پر نثار شمع

مولیٰ علی بتول کے بچوں کا واسطہ
روشن ہو میرے دل میں کوئی نور بار شمع

داغِ فراق شاہ بڑے گل کھلائیں گے
یہ داغ بن کے چمکیں گے زیرِ مزار شمع

پروانہ وار جس پہ دو عالم نثار ہیں
پیارے تمہاری ذات ہے وہ نو بہار شمع

آئینۂ خدا ترا بے شک وہ حُسن ہے
ہلکی جھلک کے سامنے ہے شرمسار شمع

انوارِ حسن سے ترے اے نورِ کبریا
جلتی ہیں جل چکی ہیں جلیں گی ہزار شمع

اے شمعِ خدا جو توجہ کریں حضور
قاسم جلا کے چھوڑ دے ستر ہزار شمع

آگیا بجھنے پر اب اسلام کا روشن چراغ
ٹمٹماتا ہے چھپا لیجئے تہہِ دامن چراغ

جب دکھایا جائے گا اس میں جمالِ مُصطفےٰ
پرتوِ رخسار سے بن جائے گا مدفن چراغ

کچھ منافق ہو گئے ہیں بھیس میں اسلام کے
گل کئے دیتے ہیں اے سرکار وہ رہزن چراغ

روشنی ایمان کی ہمراہ لے چل قبر میں
کون آئے گا جلانے کو پسِ مردن چراغ

خلق والے ہیں چلے آئیں گے دعوت میں حضور
ان کی مہمانی کو گھر ہو جائے گا آنگن چراغ

مسندِ بزمِ چراغاں کے بھی وہ نوشاہ ہیں
جلوہ گر جس بن میں ہوں ہوجائے بن کا بن چراغ

دم نہ گھٹ جائے اندھیری میں سگِ در کا حضور
پرتوِ رُخ سے بنے ہر گوشۂ مدفن چراغ

مصطفیٰ و غوث کا قاسم پہ سایا ہے اگر
اب کوئی دم میں بجھا جاتا ہے اے دشمن چراغ

جو بھی پہنچ جائے دوبارہ کوئے جاناں کی طرف
کون آئے لوٹ کر اجڑے بیاباں کی طرف

جاں کنی میں طالبِ مولیٰ کو یوں آئے قضا
مونہہ ہو قبلے کی طرف دِل کوئے جاناں کی طرف

پرسشِ اعمال کی ساعت قریب آئے گی جب
مجرموں کی آنکھ ہوگی اُن کے داماں کی طرف

دیکھتے جاتے ہیں پھر پھر کر کسی کا راستہ
مجرموں کے غول جاتے ہیں جو زنداں کی طرف

اے گلِ وحدت جو مائل ہیں ترے رخسار پر
آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں گے گلستاں کی طرف

اُن کے، اُن کے چاہنے والوں کے دشمن حشر میں
کون سا منہ لے کے جائیں ربِ سبحاں کی طرف

وہ عظیم الخلق ہیں کافر بلا کر مکر سے
پتھروں کی کرتے تھے بوچھاڑ مہماں کی طرف

پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے نکلنے کے نہیں،
ہو گئی جو رحمت سرکار ارماں کی طرف

قاسم ان کے عشق میں یوں جائیں یہ عقل و ہوش
بے خودی لے جائے طیبہ کے بیاباں کی طرف

اللہ پھر کبھی نہ دکھائے شبِ فراق
ہے جان کو وبال بلائے شبِ فراق

طیبہ کی حاضری کا ارادہ تو کر لیا
ڈرتا ہوں کوئی رنگ نہ لائے شبِ فراق

یارب وہ دن بھی ہوگا کہ اس در کے سامنے
شامِ وصال ہوگی بجائے شبِ فراق

طیبہ کے جانے والے اِدھر لوٹ کر نہ آئیں
اللہ تیرا مونھ نہ دکھائے شبِ فراق

یا غوث جلد اس کی درازی تمام ہو
اک طول ہو گئی ہے بلائے شبِ فراق

بیمارِ ہجر کو ترے نسخوں سے کیا غرض
درکار ہے طبیب دوائے شبِ فراق

مولیٰ بجز تمہارے مصیبت کی داستاں
قاسم تمہارا کس کو سنائے شبِ فراق

منقبت در شان سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سب صحابہ کی جان ہیں صدیق
نورِ ایماں کی کان ہیں صدیق

افضل الخلق انبیا کے بعد
اہل سنت کی جان ہیں صدیق

مال و اولاد کر دیئے قرباں
جاں نثاری کی شان ہیں صدیق

بعد نبیوں کے جن کا رتبہ ہے
وہ صداقت کی کان ہیں صدیق

ہم غلاموں کی کیجیئے امداد
ہم بہت ناتوان ہیں صدیق

ذکر محبوب شغل ہے اُن کا
جان جانِ جہان ہیں صدیق

جس سے اسلام کا ہے سر اونچا
قاسم ایسا نشان ہیں صدیق

قبول ہو مرا یا مصطفےٰ سلام وعلیک
تمہاری شان میں ہے والضحیٰ سلام وعلیک

میری طرف سے بھی کہنا صبا سلام علیک
نبی کے روضہ اقدس پہ جا سلام وعلیک

حبیب خالق ارض و سما سلام وعلیک
شفیع حشر شہِ دوسرا سلام وعلیک

یہ کرنا عرض وہاں جا کے قافلے والو
کہ کہہ رہا تھا کوئی بینوا سلام وعلیک

الٰہی پھر میں مدینہ میں جا کے پڑھ لیتا
حضور شافع روز جزا سلام وعلیک

نہ کیوں ثواب ہو اس کو جو دل سے کرتا ہے
سمجھ کے سنت حنیہ الورا سلام وعلیک

جواب عالم رویا میں مل گیا جو کبھی
کسی غلام نے دل سے پڑھا سلام وعلیک

یہ جان جسم میں جب تک رہے پڑھے جاؤں
درود آپ پہ ہر دم سدا سلام وعلیک

یہ آرزو یہ تمنا ہے دل کی اے قاسمؔ
سناؤں پڑھ کے میں زیرِ لوا سلام وعلیک

★

مصطفےٰ تشریف لائے الصلوٰۃ والسلام
محفل اب شادی منائے الصلوٰۃ والسلام

ایسے رتبے کس نے پائے الصلوٰۃ والسلام
تم نے لاکھوں بخشوائے الصلوٰۃ والسلام

جس کسی کے دل میں ہو نارِ جہنم کا خطر
آپ پر ایمان لائے الصلوٰۃ والسلام

مومنو لازم ہے پڑھنا صدق دل سے شوق سے
آپ کا جب نام آئے الصلوٰۃ والسلام

آپ کے صدقے میں کیا کیا مرتبے روزِ جزا
امتِ عاصی نے پائے الصلوٰۃ والسلام

حق تو یہ ہے یا نبی خالق نے افلاک و زمیں
آپ کی خاطر بنائے الصلوٰۃ والسلام

کیسی کیسی مشکلیں آسان کی ہیں یا نبی
آپ نے جب لب ہلائے الصلوٰۃ والسلام

آپ کا کہنا ہی کیا یا رحمۃ اللعالمیں
سیکڑوں مردے جلائے الصلوٰۃ والسلام

یہ تمنائے دلی ہے یا نبی روزِ حساب
خلد یہ قاسم بھی پائے الصلوٰۃ والسلام

منقبت در شان غوث الصمدانی قطب ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سنتے ہو بے کسوں کی فریاد غوثِ اعظم
مظلوم تم سے پاتے ہیں داد غوثِ اعظم

جلوے سے اپنے کر کے آباد غوثِ اعظم
خادم کا دل بنا دو بغداد غوثِ اعظم

ہندوستاں سے مجھکو بغداد میں بلا کر
بندِ الم سے کردو آزاد غوثِ اعظم

اپنے غلام کا گھر روشن کرو قدم سے
چمکا تمہارے دم سے بغداد غوث اعظم

بھدو زباں سے جو کچھ مانگے گا وہ ملے گا
کردو گدا کا اپنے دل شاد غوث اعظم

دل سے پکارتے ہی تشریف لائے فوراً
خادم کے پاس بہر امداد غوث اعظم

آتے ہیں دل کے اندر عیش و طرب کے ساماں
جس دم تمہاری آتی ہے یاد غوثِ اعظم

تعمیل حکم کو سر جھکتے ہیں اولیا کے
ہونا ہے جو تمہارا ارشاد غوثِ اعظم

خوف سگان دنیا خدام کو ہو کیوں کر
شیر خدا کے ہو تم اولاد غوث اعظم

بحر الم میں میرے بیڑے پہ ہے تباہی
ڈوبا مجھے بچالو فریاد غوث اعظم

لِلّٰہ اب خبر لو قدموں سے دور رہ کر
قاسم کی زندگی ہے برباد غوث اعظم

کیا بتاؤں میں مصطفیٰ کا رنگ
نور ہیں نور ہے ضیا کا رنگ

سب پہونچتے ہیں ایک منزل پر
جداگانہ ہے اولیا کا رنگ

میری صورت میں نور کی ہو نمود
میرے پیارے مجھے وہ خاص رنگ

آرزو ہے چلوں قدم بہ قدم
مجھے درکار ہے وہ گہرا رنگ

گیسوؤں والے تیرے بندوں پر
کیا چڑھے گا کسی بلا کا رنگ

تیری صورت ہو جلوہ گر جس میں
رنگنے والے وہ دل کا شیشا رنگ

جس میں تیری جھلک نظر آئے۔
صاف شفاف ایسا ستھرا رنگ

پہلے اس دل کو صاف کر غافل
زنگ ہے اس پہ کیا چڑھے گا رنگ

عشق کس کا ہوا ہے تجھے قاسم
پڑتا جاتا ہے روز پیلا رنگ

روشنی عالم میں پھیلی ہے تمہاری یا رسول
بزم دنیا ہے تمہارے دم سے جاری یا رسول

تم سے ظاہر ہے جہاں میں شان باری یا رسول
کس کی طاقت جو کرے مدحت تمہاری یا رسول

ہو خدا کے واسطے مطلب براری یا رسول
منتظر ہے دیر سے در پر بھکاری یا رسول

لو خبر آئے ہوئے ہیں قبر میں منکر نکیر
میرے دِل پر خوف ہے عصیاں کا طاری یا رسول

یہ تمنّا ہے مری روضہ پہ جاؤں اس طرح
یاد دل میں اشک ہوں آنکھوں سے جاری یا رسول

دے دیا بیمار کو سارے اطبا نے جواب
آسرا ہے صرف رحمت پر تمہاری یا رسول

باغ دِل سرسبز ہو کلیاں کھلیں گلشن بنے
ایسی چل جائے کوئی بادِ بہاری یا رسول

کیا بشر کی جان ہے جو لب کشائی کر سکے
آیۂ قرآں ثناخواں ہیں تمہاری یا رسول

آرزو یہ ہے کہ جس دم آئے وقت جاں کنی
ہو زباں پر قاسم بے کس کی جاری یا رسول

خستہ دلوں کے یار و ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم
نورِ الٰہی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

جانب طیبہ یوں ہوں رواں ہم صلی اللہ علیہ وسلم
دل میں تصور آنکھ ہو پُرنم صلی اللہ علیہ وسلم

سب کی خبر تم لینے والے کل کی مرادیں دینے والے
کانِ عطا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

دِل میں بھرا ہو عشق الٰہی لب پہ ہو جاری نام محمد
جب تک میرے دم میں ہے دم صلی اللہ علیہ وسلم

روح نہ پھر قالب میں سماتی نور جو تیرا اس میں نہ پاتی
تجھ سے منور جسم آدم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک نظر میں سیدوالا دور ہو پردہ دل سے دوئی کا
صدقے کروں میں دونوں عالم صلی اللہ علیہ وسلم

جلوہ نور ذاتِ الٰہی مرتبہ اعلیٰ لامتناہی
شانِ معظم جانِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

دل کو ہے فکر بخشش امت اب یہ ثنائے حضرت عزت
سر پر تمہارے بار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نقص ہے منکر آنکھ کا تیری دونوں جہاں کیا کون و مکاں میں
چمکی ہوئی ہے شانِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ہیں مالک ارض و سما کے ارض و سماں کیا دونوں جہاں کے
آپ کا پیارا خالق عالم صلی اللہ علیہ وسلم

حشر میں جب تکلیف اٹھا کے قاسم خستہ تم کو پکارے
لینا خبر اے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ہجر میں لگتی کوئی دل کو خوشی اچھی نہیں
ہو جدا محبوب ایسی زندگی اچھی نہیں

کس کو سمجھاتا ہے ناصح کون مانے گا تری
سوجھتی مدہوش کو کوئی بری اچھی نہیں

میرا دل کہتا ہے میں کہتا ہوں محبوب خدا
ہاں بجز تیرے کسی کی بندگی اچھی نہیں

جلوۂ جاناں سے دل آئینہ خانہ ہے مرا
اے قمر رکھ چھوڑ تیری چاندنی اچھی نہیں

نفس میں تو ہو چکا مولیٰ کا میرے ساتھ میں
تجھ سے جو کچھ ہو سکے کر لے گئی اچھی نہیں

میرا لاشہ سونپ کر کہہ دیں یہ ان سے اقربا
آپ جانیں ظاہری صورت کوئی اچھی نہیں

زاہدا اپنا ہاتھ تو بھنوروں کے چھتہ میں نہ ڈال
ہوش میں آ دل جلوں سے دل لگی اچھی نہیں

صدمۂ فرقت سے قاسم کے لبوں پر جان ہے
لو خبر مولیٰ جدائی آپ کی اچھی نہیں

جلوہ بسا ہوا ہے آقا کا جان و تن میں
خوشبو مہک رہی ہے یوں دل کی انجمن میں

نکہت بسی ہے ان کی ہر گل کے پیرہن میں
بیلے میں موتیا میں رابیل میں سمن میں

نعتِ نبی سنائے جو کوئی بعد مردن
جائے عجب نہیں جو میں جی اٹھوں کفن میں

اعجاز مصطفیٰ ہے مردے کو جان دینا
مولیٰ نے لب ہلائے جاں آ گئی بدن میں

اللہ رے شانِ اقدس صبح شب ولادت
نعرہ تھا مصطفیٰ کا ہر پھول سے چمن میں

آ میرے ساتھ زاہد خلد بریں دکھا دوں
وہ آگے بس گئی ہے سرکار کے وطن میں

گزرے گی کیا سواری اس گلستانِ دیں کی
پھولے نہیں سماتے کیوں پھول پیرہن میں

سولی تمہارے ٹکڑے کھا کر پلا ہوا ہے
زنگت کا یہ سبب ہے مداح کے سخن میں

مرقد میں مونھ جو کھولیں آواز غیب آئے
قاسم مدینے پہونچا رکھا ہے کیا کفن میں

دیکھیے اس طرف ذرا نورِ خدا میں کیا کروں
ظلمت غم کی چھائی ہے سر پہ گھٹا میں کیا کروں

چلنے سے پاؤں رہ گئے ہائے تھکا میں کیا کروں
راہِ مدینہ دور ہے میرے خدا میں کیا کروں

دیتا نہیں ہے راہ کا کوئی پتا میں کیا کروں
آپ سفر میں ہوں مرے راہ نما میں کیا کروں

ہند میں ہائے آگئی مجھ کو قضا میں کیا کروں
دل میں بھرا ہوا رہا شوق لقا میں کیا کروں

گھیرے ہوئے ہیں بے طرح رنج و بلا میں کیا کروں
آپ خبر تو لیں ذرا نورِ خدا میں کیا کروں

پاؤں میں بل نہیں مرے ہاتھ میں زر نہیں مرے
روضہ پہ آؤں کس طرح میرے نبی میں کیا کروں

قطع ہو راہ کس طرح پر بھی نہیں جو اڑ چلوں
جذبۂ شوق کچھ مجھے تو ہی بتا میں کیا کروں

جینا مجھے وبال ہے ہجر میں غیر حال ہے
میری طرف سے پوچھنا بادِ صبا میں کیا کروں

مجھ سے گناہ کار کو آتا ہے خوف یا نبی
ہو نہ کہیں مواخذہ روزِ جزا میں کیا کروں

ان کا خیال جب بندھا ہوش نہ تھے مرے بجا
نکلی نہ موتھ سے اس گھڑی کوئی دعا میں کیا کروں

کہتے ہیں مصطفےٰ کہ سن تیری مدد پہ میں تو ہوں
قاسم قادری بتا کیسے کہا میں کیا کروں

آپ کی ذات سے بنی خوب سجا چمن چمن
آپ کے دم سے مصطفےٰ پھولا پھلا چمن چمن

آئے تھے گل سلام کو شاہ کے اہتمام کو
بلبلیں مدح کرتی تھیں وجد میں تھا چمن چمن

آپ ہوں اس میں جلوہ گر محو ہوں جان اور جگر
دل کو مرے بنایئے نورِ خدا چمن چمن

اہلِ نظر کی عید ہے روز جھلک کی دید ہے
چمکی ہوئی ہے یا نبی تیری ضیا چمن چمن

کچھ تو سبب ضرور ہے چار طرف جو نور ہے
تختۂ گل کھلا ہوا مہکا ہوا چمن چمن

روضۂ شاہ کی طرف میرا سلام لے کے جا
کیسی بھٹکتی پھرتی ہے بادِ صبا چمن چمن

ان کا جمال پر ضیا پاس ہے دور کب ہوا
قاسمِ بے نوا کسے ڈھونڈ پھرا چمن چمن

مولیٰ کہوں حضور ہیں آقا کہوں تمہیں
نبیوں کا تاج خلق کا دولہا کہوں تمہیں

میں اپنی زندگی کا سہارا کہوں تمہیں
آقا میں اپنے دل کا اجالا کہوں تمہیں

سرکار بے کسوں کا سہارا کہوں تمہیں
مولیٰ علوم غیب کا دریا کہوں تمہیں

رازق نے دے دیا جسے چاہو عطا کرو
پھر کیوں نہ رزق بانٹنے والا کہوں تمہیں

مجھ کو تمہارے دم سے حیاتِ ابد ملی
ہاں ہاں میں کیوں نہ فخر مسیحا کہوں تمہیں

ایمان کو میں ذکر مقدس سے دوں جلا
بنیاد دو جہاں کا ذریعہ کہوں تمہیں

سایہ تمہارے جسم کا پڑتا نہ تھا کہیں
مولیٰ خدا کے نور کا جلوہ کہوں تمہیں

جو کچھ بھی میں کہوں گا تم اس سے سوا بنے
رب کے چمکتے چاند میں کیا کیا کہوں تمہیں

کہنا عدو جو حشر میں اس کے خلاف ہو
قاسم کہو کہ آج میں کیا کیا کہوں تمہیں

وہ جب تشریف لائے عالم ہستی کے دامن میں
سلامی دینے آئے دونوں عالم بزم گلشن میں

تصور میں خیالوں کا وہ تانتا بندھ چلا جس سے
گرہ پڑتی چلی جاتی ہے میرے دل کی الجھن میں

سوا نیزے پہ ہے خورشید محشر دم لبوں پر ہے
چھپا کر لے چلو مولیٰ مجھے رحمت کے دامن میں

صبا احسان ہو تیرا جو گزار مدینہ سے
کبھی پھولوں کی پتیں لے کے آئے میرے مدفن میں

کوئی میری طرف سے دست بستہ عرض کر دینا
کرم ہوگا اگر تشریف لائیں میرے مدفن میں

تمہارا حسن یکتا ہے تم ایسے حسن والے ہو
اجالا ہے تمہارے حسن کا ہر چشم روشن میں

الٰہی اپنے پیارے گیسوؤں والے کے صدقے میں
مرے عیبوں کا پردہ ڈھانک لے محشر کے دامن میں

کسی کے فیض سے ہر دم جو رہتا ہے ترو تازہ
بہاروں کا وہ اک اعلیٰ سماں ہے دل کے گلشن میں

لگا ہے سلسلہ جس کا نبی و غوث و خواجہ سے
خدا رکھے وہ ڈورا ہے حمائل میری گردن میں

فدائی اس گل وحدت کا ہے سچ بولنے والا
کھٹکتا رہتا ہے کانٹا سا ہر دم چشم دشمن میں

محب محبوب دونوں جلوہ فرمائیں اگر قاسم
دوبالا چاندنی ہو جائے تیرے گھر کے آنگن میں

منقبت درشان سیدنا خواجہ معین الدین چشتی
سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عاشقوں کی دوا معین الدین
لاپتوں کا پتا معین الدین

تم سے اسلام کی ہوئی زینت
نام نامی ہوا معین الدین

اس کو کیا غم ہوا بنی بگڑی کا
جس کے ہوں پیشوا معین الدین

در سے کوئی نہ نامراد پھرا
ہو وہ بافیض یا معین الدین

جان من تم ہو بحر وحدت کے
گوہر بے بہا معین الدین

تم سے جو کچھ گدا کو نسبت ہے
تم پہ روشن ہے یا معین الدین

جس سے روشن ہے سہرۂ اسلام
تم وہ دولہا ہو یا معین الدین

جس کو چاہو جو بخش دو تم ہو
ہند کے بادشاہ معین الدین

تم سے سائل ہے فیض باطن کا
قاسم بے نوا معین الدین

چشم عشاق پیمبر سے جو نکلا آنسو
بن گیا گوہر فردوس معلّا آنسو

روح کے حق میں ہوا کرتے ہیں درما آنسو
میری میّت پہ عزیزو نہ بہانا آنسو

شوق سے دوڑ کے پلکوں سے اٹھاتے تھے ملک
جب بہاتے تھے شہنشاہِ مدینا آنسو

حشر میں آتش دوزخ کے دھوئیں اڑ جائیں
کوئی پڑ جائے جو خاصانِ خدا کا آنسو

حشر میں خلد کو لے جائے گی ہمراہ مجھے
دیکھ پائیں گے جو بہتے ہوئے مولا آنسو

روتے روتے یہی اسی فکر میں سو جاتا ہوں
پھر دکھائیں مجھے سرکار کا روضا آنسو

یہ وہی ہیں کہ ہمارے لیے روتے ہیں سدا
کہیں دیکھا ہے بہاتے ہوئے دولہا آنسو

الفت شاہ میں رونے کا ملے گا یہ صلا
بن کر آئیں گے گل خلد کا سہرا آنسو

اس کی توصیف بھی کس موںھ سے بیاں ہو قاسم
بزمِ حیرت میں جو کرتے ہیں تماشا آنسو

درکار ہے سرکار محبت تری مجھکو
کونین کی نعمت ہے یہ الفت تری مجھکو

عاصی ہوں مگر مجھکو گنا ہوں کا نہیں ڈر
دوزخ سے بچائے گی شفاعت تری مجھکو

موسےٰ کی تمنا یہ ہوئی دیکھ کے رتبہ
اللہ بنا دے کہیں امت تری مجھکو

کھل جائے کلی دل کی تمنا مری نکلے
ہو جائے اگر خواب میں رویت تری مجھکو

روضہ پہ بلالے مجھے پھر شاہِ مدینہ
بے چین بہت رکھتی ہے فرقت تری مجھکو

رضواں میں جمال شہِ والا پہ فدا ہوں
درکار نہیں حشر میں جنت تری مجھکو

قاسم کا عقیدہ ہے شہنشاہِ دوعالم
پہونچائے گی منزل پہ عقیدت تری مجھکو

کل کے مختار محبوب داور میرے بیڑے کو پار لگا دو
آسرا ہے تمہارے کرم پر میرے بیڑے کو پار لگادو

بحرِ عصیاں میں کشتی پھنسی ہے تاج والے مدد کی گھڑی ہے
توڑا بادِ مخالف نے لنگر میرے بیڑے کو پار لگا دو

خلق میں گو میں سب سے بُرا ہوں پر تمہارے ہی در کا گدا ہوں
کس لیے کھاؤں غیروں کی ٹھوکر میرے بیڑے کو پار لگا دو

بارِ عصیاں سے ہے حال ابتر آشکارا ہیں سب راز تم پر
شرم آتی ہے کہتے بھی سرور میرے بیڑے کو پار لگا دو

کوئی بیکس کا یا در نہیں ہے اب کوئی میرے سر پر نہیں ہے
ہاں نواسوں کا صدقہ پیمبر میرے بیڑے کو پار لگا دو

جاں لبوں پر تفکر سے آئی سیجے آقا تمہاری دہائی
روشنی کر کے اس دل کے اندر میرے بیڑے کو پار لگا دو

عرش والے تمہارے فدائی فرش والوں کو حاصل گدائی
دونوں عالم ہیں قبضہ کے اندر میرے بیڑے کو پار لگا دو

ہو چکا ہے نہ ہے اور نہ ہوگا دونوں عالم میں کوئی بھی پیدا
تا ابد تم سے رتبے میں برتر میرے بیڑے کو پار لگا دو

ہوں خجل اپنے عصیاں سے سرور ہاتھ رکھ کر ذرا میرے سر پر
ہوں میں قاسم تمہارا سگِ در میرے بیڑے کو پار لگا دو

مخمس بر غزل مجدد اعظم و اقدس اعلیٰحضرت عظیم البرکت مدظلہ العالی

مرتے دم ایمان کی پیاری فضا کا ساتھ ہو
شمعِ لولاک نورِ کبریا کا ساتھ ہو
قبر میں اور حشر میں تیری رضا کا ساتھ ہو
یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

بھول جاؤں تیری الفت میں ہر اک تکلیف کو
جھیل جاؤں تیری رحمت سے ہر اک تکلیف کو
جیتے جی آرام سمجھوں میں ہر اک تکلیف کو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو

شادیٔ دیدار حسن مصطفےٰ کا ساتھ ہو

جز گناہوں کے نہیں اعمال میں کچھ کائنات
سن لیا ہے نام تیرا میں نے حل المشکلات
میں وہ مجرم ہوں کہ مجھکو کچھ نہ بن آئے گی بات
یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات

ان کے پیارے منھ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

کیسی طاعت ہے یہ دنیا کی محبت میں اسیر
خاک پڑ جائے ذرا جرموں پہ اے روشن ضمیر
لو لگائے ہے کسی کی شان رحمت پر فقیر
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دار وگیر

امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

حشر میں مجرم ترے تسکین پائیں پیاس سے
مخزن جود وعطا گھبرا نہ جائیں پیاس سے
تشنگی غالب ہو جب وہ منھ بنائیں پیاس سے
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے

صاحب کوثر شہ جود وعطا کا ساتھ ہو

دلِ کو پہونچائے نہ گرمی بے سبب خورشید حشر
اور اونچا چمکے میرے سر سے رب خورشید حشر
اے خدا آئے سوا نیزے پہ جب خورشید حشر
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو

روح ٹھنڈک پائے اور دل کو نہ ہو رنج و محن
تیری رحمت آڑے آئے اس جگہ اے ذوالمنن
آتش عصیاں سے جب جلنے لگیں یہ جان و تن
یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

روز محشر جب عمل میزان میں تلنے لگیں
پردۂ رحمت کے پردے جس گھڑی کھلنے لگیں
سارے افراد معاصی فیض سے دُھلنے لگیں
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو

سر بسر مجرم ہوں کس کو تنک ہے اپنے جرم میں
پھنس گیا ہوں بے طرح اے شانِ رحمت جرم میں
واسطہ پیارے کا رسوا ہوں نہیں اس جرم میں
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

نامۂ اعمال عصیاں جب مجھے آنکھیں دکھائے
یا الٰہی تیری ستاری مری بگڑی بنائے

دست گیری کے لیے شانِ کرم اس وقت آئے
یاالٰہی جب حبابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

خودسری میں سر اٹھائیں جب مری بے باکیاں
صدقۂ محبوب دب جائیں مری بے باکیاں
عفو کے پانی سے دھل جائیں مری بے باکیاں
یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

روزِ محشر جب کہ ہو نزدیک راہِ پلِ صراط
آپ کے صدقہ میں طے ہو ٹھیک راہِ پلِ صراط
دھار سے تلوار کی باریک راہِ پلِ صراط
یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پلِ صراط
آفتابِ ہاشمی نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

نفس رہزن کی نہ ہر تدبیر پر چلنا پڑے
اس سے بہتر ہے کسی شمشیر پر چلنا پڑے
صبر کا حصّہ ملے تقدیر پر چلنا پڑے
یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

جب دنیا چھوڑ کر میں تیرے در پر آ پڑوں
روز افزوں ہو ترقی ہو عطا صبر و سکوں
خوبیٔ تقدیر سے مولیٰ نہ میں خالی پھروں
یاالٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں

قدسیوں کے لب سے آمیں ربنا کا ساتھ ہو
بارِ عصیاں سے نہ دب کر یہ کوئی سختی اٹھائے
مدحتِ محبوب کا اتنا صلہ محشر میں پاتے
اُس کے دامن سے بندھا قاسم نہ پیچھے چھوٹ جائے
یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

شمس و قمر تیری ذات سے روشن تو سرکار رسول اللہ
دونوں جہاں ترے دم سے ہوئے ہیں پُر انوار رسول اللہ
نیا مری منجدھار میں آئی بابا بتول کے تیری دُہائی
صدقہ نواسوں کا جلد خبر لے کر دے پار رسول اللہ
اس کو لباؤ یا نہ لباؤ اس کی بناؤ یا نہ بناؤ
کچھ بھی کرو اب سونپ چکا ہے سب گھر بار رسول اللہ
بڑھنے لگی عصیاں کی سیاہی نیرّ تاباں نورِ الٰہی
مفلس دیے کس در پہ کھڑا ہے ہو زردار رسول اللہ
آپ کی وہ ہے سندِ شاہی پتھر دکن کرنے دی گواہی
حکم سنا تو دوڑتے آئے ہیں اشجار رسول اللہ
اہلِ نظر سب تیرے فدائی تو ہے عکسِ ذاتِ الٰہی
تیری سلامی دینے جھکے ہیں در و دیوار رسول اللہ
رحمتِ عالم تم کو بنایا خلق کا سارا عیب چھپایا
پردہ رہا ہے تمہارے دم سے ہو سردار رسول اللہ

مولیٰ! گہری توجہ کردو دِل کو مرے انوار سے بھر دو
پوچھنے والا کون ہے تم سے ہو مختار رسول اللہ

موت کا کھٹکا قبر کی دہشت تازہ مصیبت اور قیامت
قاسم زار کا کوئی نہیں ہے ہو مختار رسول اللہ

لگا ہے گھات میں شیطان یا رسول اللہ
بچائیے مرا ایمان یا رسول اللہ

یہ مدعا ہے کہ ہر آن یا رسول اللہ
فدا ہوں تم پہ دل و جان یا رسول اللہ

بسوائے ذات مقدس کے کچھ نہ آئے نظر
وہ بے خودی کے ہوں سامان یا رسول اللہ

سلام میرا ہر اک پل حضور پر پہونچے
درود آپ پر ہر آن یا رسول اللہ

تمہیں سے ہے مرے ایمان کی بنا قائم
تمہیں تو ہو مرا ایمان یا رسول اللہ

حضورِ قلب سے پڑھتے ہوئے درود و سلام
رواں ہو تن سے مرے جان یا رسول اللہ

جو بڑھتی جاتی ہے الفت تمہاری قاسم کو
چمکتا جاتا ہے ایمان یا رسول اللہ

ہے عاصیوں کا حشر شفیع الامم کے ساتھ
پہلو خوشی کے خوب یہ نکلے ہیں غم کے ساتھ

اسباب ظاہری میں سبب بھی ضرور ہے
قدرت نے یوں ہے لوح بنائی قلم کے ساتھ

ہم اپنے داغِ دل کا تماشا دکھائیں گے
اے آفتابِ حشر اگر وہ بھی چمکے ساتھ

اس پر ہی مجرموں کی سبیل نجات ہے
جانچیں حضور فردِ معاصی کرم کے ساتھ

وہ تو وہی ہیں شہر کی ان کے وہ شان ہے
اس کو خدا نے یاد کیا ہے قسم کے ساتھ

طیبہ کے جانے والوں کے ہمراہ ہیں ملک
جانیں نثار کرتے ہیں ہر ہر قدم کے ساتھ

محشر میں وہ جدھر کو چلے سب اُدھر چلیں
مجمع براتیوں کا ہے دولہا کے دم کے ساتھ

پردے پڑے ہیں روضہ پہ پردے کی بات ہے
پردے کی راز داری ہے پردوں کے دم کے ساتھ

مرنے سے پہلے ان کی محبت میں مر مٹو
قاسم اٹھو گے حشر میں جاہ و حشم کے ساتھ

دل میرا فدا جان ہے قربانِ مدینہ
ہے خلد سے خوبی میں فزوں شانِ مدینہ

روضہ ہے اسی جا پہ شہ جن و بشر کا
اس واسطے مکہ سے بڑھی شانِ مدینہ

آقا کی محبت میں ہے ہر وقت وہ سرشار
طالب ہے نہیں خلد کا مہمانِ مدینہ

تیرا ہی کرم ہے یہ سب اے سرورِ رسالت
پھولا ہے ترے دم سے گلستانِ مدینہ

ہے اس میں تجلّیٔ خدا جائے ادب ہے
مدہوش نظر میں رہیں ارکانِ مدینہ

دل پر مرے چھائی ہے گھٹا رنج و الم کی
للّٰہ کرم اے شہِ ذیشانِ مدینہ

اے ختمِ رسل آپ کے الطاف و کرم سے
شاہوں پہ شرف پا گئے دربانِ مدینہ

اے شاہِ عرب لے کے ترا نامِ مبارک
مُردوں کو جلاتے ہیں غلامانِ مدینہ

ہے شرط ارادہ ترا پھر دیکھ تو غافل
کر دے گا خدا غیب سے سامانِ مدینہ

ملتا ہے شب و روز انہیں صدقۂ مولیٰ
شاہوں سے بھی افضل ہیں گدایانِ مدینہ

وہ دن بھی پھر آئے جو سنائے یہ مجھے کوئی
بلواتے ہیں قاسم تجھے سلطانِ مدینہ

انبیا میں جو ہے سب سے بالا نبی
ہے وہ کس کا نبی وہ ہمارا نبی

ہم فقیروں کو کیوں ہو نہ پیارا نبی
ہے خدائی کا مالک ہمارا نبی

عشق میں پارہ پارہ اگر جسم ہو
تم پہ صدقہ کروں پارا پارا نبی

جس پہ سب انبیاء ہو چکے ہیں فدا
بہ نکیں حسن ہے وہ تمہارا نبی

خلق دیکھے گی جب عرصۂ حشر میں
انبیا مونھ تکیں گے تمہارا نبی

بے خودی نے یہ کہکر کرایا طواف
کہیں کعبہ سے افضل ہے پیارا نبی

محویت ہوگئی تو دکھانے لگے
سارے دیوار و در تیرا جلوہ نبی

کہہ چکا ہوں مرے دم میں جب تک ہے دم
دم بھرے جاؤں گا میں تمہارا نبی

حیف دنیا کے کتوں کو پیارا نہ ہو
اپنے اللہ کا پیارا پیارا نبی

کیوں نہ کعبہ کرے تیرے در کا طواف
جب محب ہے ترا کعبہ والا نبی

حج ہو روزہ ہو یا ہو نماز و زکوٰۃ
جانتے ہیں تجھے اپنا قبلہ نبی

سیکڑوں کوس سے جس کے انوار ہیں
حشر والو وہ آتا ہے دولہا نبی
دونوں عالم میں قاسم اُسے خوف کیا
جس کا حامی ہو خالق کا پیارا نبی

فرقت سے جاں بلب ہیں اب گور کے کنارے
کٹتی ہیں غم کی راتیں گنتے ہوئے ستارے
برتر ہو بعد حق کے رتبہ میں سب سے پیارے
حاکم ہو انبیاء تک محکوم ہیں تمہارے
در پر کھڑا ہوا ہے دامن کوئی پسارے
دونوں جہاں کی شاہی شایاں ہے تم کو پیارے
آئینۂ جمال ذاتِ خدا ہو پیارے
طیبہ کے چاند تم پر قربان چاند تارے
محبوب ہو تم ایسے اللہ نے اتارے
تم پر درود پڑھتے قرآں کے تیس پارے
جب قبر میں احبا رکھیں مرا جنازہ
اے رحمتِ دو عالم رحمت کے ہوں اشارے
روضہ پہ میرا سر ہو جس وقت جان نکلے
جلوے ہوں دل میں لب پر اوصاف ہوں تمہارے
عصیاں جو ہو چکے ہوں آئندہ ہوں جو سرزد
شاہا کریم ہو تم بخشو کرم سے سارے

سرکار تم پہ قرباں محشر میں عاصیوں کو
ہمراہ لیتے جاؤ دیتے ہوئے سہارے
دنیا کو دے کے زینت سرکار نے قدم سے
خوشیاں منائیں عاصی غم کر دیئے کنارے
ڈرتے رہیں منافق جس دم زباں کھلے گی
قاسم وہ صاف گو ہیں دل پر چلیں گے آرے

وہ مرتبہ ہے تمہارا محمد عربی
خدا ہے آپ کا پیارا محمد عربی
تمہارے در کا گدا پڑ گیا مصیبت میں
مدد کو آؤ خدا را محمد عربی
ملے گدا کو اسی وقت نعمت کونین
کریں جو آپ اشارا محمد عربی
غلام آپ کے دونوں جہاں میں رکھتے ہیں
حضور کا ہی سہارا محمد عربی
بجز تمہارے قیامت کے دن حضور خدا
نہیں کسی کا گزارا محمد عربی
بہارِ خلد تو کیا بلکہ دونوں عالم کو
تمہیں سے حق نے سنوارا محمد عربی
خبر لو اس کی خدا را کہ قاسم بیکس
غلامِ در ہے تمہارا محمد عربی

خبر خدا کے لیے لو گنا ہگاروں کی
ہمہیں تو دجہ تسلی ہو بے قراروں کی

گدا کا ذکر ہی کیا ہے وہ پھر گدا ٹھہرا
لگی ہے لو ترے کوچہ سے تاجداروں کی

انہیں کے دم سے چمک ہے چراغ ایماں میں
جہاں میں دھوم ہے مولیٰ کے چار یاروں کی

قلم نے نام لکھا پہلے آپ کا صدیق
جب انتخاب ہوئی فرد جاں نثاروں کی

عطا کیے اونھیں جنت سے سرخ و سبز لباس
خدا نے شان دکھائی تمہارے پیاروں کی

کرم کا وقت ہے آقا مدد کی ساعت ہے
ہے پوچھ گچھ سر محشر سیاہ کاروں کی

الٰہی بہر پیمبر عطا ہو قاسم کو
وہ دل کہ جس میں محبت ہو خاکساروں کی

لکھی اس میں در آقا کی گدائی ہوتی
حق نے ایسی مری تقدیر بنائی ہوتی

جس کے باعث سے مدینہ میں رسائی ہوتی
اے خضر وہ رہِ مقصود بنائی ہوتی

وصل محبوب میسر مجھے ہو ہی جاتا
آگ اے عشق مرے دل میں لگائی ہوتی

نظرِ لطف وکرم مجھ پہ جو کرتے آقا
میری قسمت کی برائی بھی بھلائی ہوتی

کچھ بھی ہوتا میں مدینہ کو چلا ہی جاتا
شوق تو نے ہی مری آس بندھائی ہوتی

میں بھی چلتا ترے ہمراہ زیارت کے لیے
اے صبا کچھ مری ہمت تو بڑھائی ہوتی

لاج رکھ لی شہِ والا نے یہی کیا کم ہے
ورنہ قاسم تری محشر میں ہنسائی ہوتی

سہرا آیا مرے آقا کے بندھانے کے لیے
بدھیاں نور کے پھولوں کی سجانے کے لیے

لے کے جبریل براق آئے بلانے کے لیے
مژدۂ وصل محمد کو سنانے کے لیے

کون جاتا ہے ذرا غور سے دیکھو تو سہی
کس نے بلوایا ہے کون آیا بلانے کے لیے

حور و غلماں کی زباں پر یہ صدا تھی پیہم
اب وہ آتے ہیں جو رحمت ہیں زمانے کے لیے

ہے تمنا درِ اقدس پہ دوبارہ جاؤں
جالیاں روضہ کی آنکھوں سے لگانے کے لیے

جس قدر قرب میں بڑھتے گئے محبوبِ خدا
پردے اٹھتے گئے حسن اور دکھانے کے لیے

کب گئے کب ہوئے واپس یہ خدا ہی جانے
خامہ بے حس ہے عروج ان کا دکھانے کے لیے

در بدر پھرتے ہو کیوں خوار و ذلیل و رسوا
بے ٹھکانوں در والا ہے ٹھکانے کے لیے

تیرے ہی در کے تو منگتا ہیں شہنشاہ و گدا
فیض جاری ہے ترا سارے زمانے کے لیے

خوف ہے پرششِ اعمال کا روزِ محشر
آؤ آقا مجھے دامن میں چھپانے کے لیئے

دین و دنیا میں جو ہیں تیرا سہارا قاسم
آتے ہیں وہ تری تقدیر جگانے کے لیے

وہ دِل بیکار ہے جس میں نہیں الفت محمد کی
وہ شیشے کِس کام کی جو ہو نہیں حضرت محمد کی

تمہارا نامۂ اعمال عصیاں کون پوچھے گا
گنہگارو جو چھائی حشر میں رحمت محمد کی

خداوندِ دو عالم خود بنا کر ہو گیا پیارا
کہوں کیا کیسی نورانی ہے وہ صورت محمد کی

گدایانِ زمانہ جھولیاں بھر بھر کے لاتے ہیں
کسی کو پھیرنا خالی نہیں عادت محمد کی

وہ رب العالمیں ہے رحمۃ اللعالمیں ہیں یہ
صفت ہے وہ خدا کی یہ صفت حضرت محمد کی

تیرے سینہ پہ منکر کیسے اس دم سانپ لوٹیں گے
دکھائی جائے گی محشر میں جب شوکت محمد کی

ہمیشہ دین اور دنیا میں بے عزت رہے گا وہ
نہیں ہے جس کے دل میں عزت و حرمت محمد کی

عقیدہ ہے یہی دل سے تمامی اہلِ ایماں کا
خدا سے کم۔ زیادہ سب سے ہے عظمت محمد کی

فدا ہیں انبیاء اس آفتاب حسن پر قاسم
یہ خواہش کرتے آئے ہیں کہ ہوں امت محمّد کی

مصطفےٰ کا حکم مانوں غوث کا ارشاد بھی
جلوہ گر دل میں مدینہ بھی رہے بغداد بھی

تم کرم فرما ہو بن جائے ابھی بگڑی ہوئی
حسرتِ دیدار بھی ہے وقت استمداد بھی

جاں کنی میں میری بالیں پر جو آجائیں حضور
جان بھی قربان ہو گی اور دلِ ناشاد بھی

حشر کے دن مرتبے پائیں گے جو اس دہر میں
تم پہ قربان کر چکے ہیں مال بھی اولاد بھی

حق تعالیٰ سے جو وعدہ کر چکا روزِ ازل
کیوں دلِ مضطر رہی اس کی تجھے کچھ یاد بھی

یاالٰہی اس گدا کی یہ دعا مقبول ہو
دیکھ لے آنکھوں سے شہر مصطفےٰ آباد بھی

دشمنوں نے پا کے تنہا ناک میں دم کر دیا
آپ سے فریاد بھی ہے چاہتا ہوں داد بھی

مال و دولت جاہ و ثروت دیکھ لو سب ہیچ ہے
ہاتھ خالی لے گئے فرعون بھی شداد بھی

یا نبی قاسم کو اپنے ساتھ لیجے حشر میں
آپ کا مداح بھی ہے اور خانہ زاد بھی

کروں آقا میں تم پر اپنے جان و دل کی قربانی
تمنا مدتوں سے ہے ادا ہو رسم مہمانی

بلائیں دیکھئے کب تک ہمیں آقا مدینہ میں
اٹھے کب ہند سے دیکھیں ہمارا دانہ و پانی

الٰہی وہ گھڑی آئے کہ با صد آرزو و شوق
میں دیکھوں اپنی ان آنکھوں سے جا کر بزم سلطانی

بیاں کیا مرتبہ ہو ان کے عزّ و جاہ و تمکیں کا
ملک کرتے ہوں جن کے روضۂ اقدس کی دربانی

مزے لوٹیں گے خادم اور جو منکر ہیں آقا کے
جلیں گے دیکھ کر محشر میں ان کی شان سلطانی

خبر اس کو نہیں کچھ بھی رہی پھر بزم دنیا کی
تمہارا ہو گیا جس نے تمہاری شان پہچانی

خدا کے بعد رتبہ میں تمہیں ہو سیدِ والا
شہادت دے رہی ہیں صاف یہ آیات قرآنی

تمہیں سب اولیں و آخریں کا علم ہے آقا
نہیں رکھا گیا کوئی بھی تم سے راز پنہانی

یہ منزل سخت ہے اس میں سنبھل کر تو قدم رکھنا
دلِ مضطر بہت دشوار ہے ان کی ثنا خوانی

قدم کو ان کے لغزش ہو یہ بالکل غیر ممکن ہے
کیا کرتے ہیں وہ اپنے غلاموں کی نگہبانی

خدا ہی جانتا ہے ان کا رتبہ خوب اے قاسمؔ
لکھے اوصاف مولیٰ یہ نہیں ہے شان انسانی

اسلام کی عالم میں جب تم نے بنا ڈالی
کفار کی شوکت کی دوکان ٹرھا ڈالی

خاک اپنے قدم سے ہے اکسیر بنا ڈالی
جس راہ چلے مولیٰ خوشبو سے بسا ڈالی

ہر وقت سلامی کو آتے ہیں ملک در پر
لاتے ہیں درودوں کی ہمراہ سجا ڈالی

آمد کی خبر سن کر جامے سے ہوا باہر
مولیٰ دلِ مضطر نے ہے دھوم مچا ڈالی

گلزار مدینہ میں روضہ پہ شہ دیں کے
بن بن کے اترتے ہیں انوار خدا ڈالی

گلشن میں ہر اک پتا پڑھتا ہے ترا کلمہ
اے پھول نبوت کے ہے تجھ پہ فدا ڈالی

معراج میں جب پہونچے سرکار مدینے کے
لائے تھے ملک ان کی خاطر کو سجا ڈالی

آقا مری حالت پر رحمت کی نظر کر دو
مولیٰ مرے عصیاں نے ہے دھول اڑا ڈالی

گجرا ہے درودوں کا کلیاں ہیں سلاموں کی
مقبول کرو مولیٰ لایا ہے گدا ڈالی

سرکار یہ کہتے ہوں جا ہم نے تجھے بخشا
بس پڑھ کے سناتا ہوں یہ روزِ جزا ڈالی

قاسم کی تمنا ہے وہ مونھ سے یہ فرمادیں
جا ہم نے تری بگڑی رحمت سے بنا ڈالی

منزل عرفاں میں جان و دل کی قربانی ہوئی
سبز گنبد والے دولھا تیری مہمانی ہوئی

کون سے مونھ سے کہوں گا حشر میں پرسش کے وقت
بخشئے سرکار اب تو مجھ سے نادانی ہوئی

یوں تو سب نبیوں کو حسن بے بہا حق سے ملا
اے مدینہ والے تیری شکل لاثانی ہوئی

اپنے در کے بینوا سے آپ فرمادیں کہ جا
دل کو آئینہ بنایا شکل نورانی ہوئی

یا نبی کہتے ہی سر پر ابر رحمت چھا گیا
نام لیوا پر اگر کوئی پریشانی ہوئی

دیکھئے ہاتھوں میں کب روضہ کی آئیں جالیاں
دیکھئے کس دن ہوں پوری منتیں مانی ہوئی

بے خودی ہو کنج خلوت ہو خیالِ شاہ ہو
مدتوں سے اپنے دل میں ہے یہی ٹھانی ہوئی

نرخ بازارِ شفاعت خوب سستا ہو گیا
لامکاں والے تمہارے دم سے ارزانی ہوئی

کیا کمی ہے دیجئے منگتا کو اپنے فضل سے
آپ محبوبِ خدا ہیں بات ہے مانی ہوئی

حشر کے دن یوں گدا کا بول بالا ہو گیا
آتشِ عصیاں تمہارے نام سے پانی ہوئی

حبِ دنیا چھوڑ عشقِ مصطفےٰ سے دل لگا
کیا ہوا قاسم جو محشر میں پشیمانی ہوئی

دونوں عالم کے تم ہو اُجالی دولھا ہریالے گنبد کے والی
عام کردی ہے شانِ جمالی دولھا ہریالے گنبد کے والی

شانِ اقدس ہے عالم میں روشن در پر آیا جو پھیلائے دامن
بھر دیا فیض حسرت نکالی دولھا ہریالے گنبد کے والی

غمزدوں کا ہے تم سے سہارا بے نواؤں کا در سے گذارا
بے کسوں کے تمہیں تو ہو والی دولھا ہریالے گنبد کے والی

مانگتا ہے تمہارا فدائی دیجیے اپنے در کی گدائی
آج لیکر ٹلے گا سوالی دولھا ہریالے گنبد کے والی

جانکنی میں تصور بندھا ہو محو دیدار ہوں جب مزا ہو
دیکھتا ہوں میں دربار عالی دولھا ہریالے گنبد کے والی

یہ تمنا ہے تیرا ثنا گر تیری مدحت کرے روزِ محشر
تھام کر تیرا دامانِ عالی دولھا ہریالے گنبد کے والی

بحرِ رحمت میں آیا بہاؤ بارہویں سال دریا سے ناؤ
لاڈلے نے تمہارے نکالی دولھا ہریالے گنبد کے والی

آپ پر تو نگن ہوں جو سرور چاندنی چمکے اس دل کے اندر
اصل ہو جائے بزمِ خیالی دولھا ہریالے گنبد کے والی

سنکر آئے ہیں در پر بھکاری منتظر ہیں کہ نکلے سواری
آ دبھر دو فقیروں کی تھالی دولھا ہریالے گنبد کے والی

ڈوبی کشتی کنارے لگائی آگ گلشن کا تختہ بنائی
تم نے کس کی مصیبت نہ ٹالی دولھا ہریالے گنبد کے والی

غوثِ اعظم کا صدقہ خدارا ابرِ رحمت سے کر کے اشارا
دھو دو قاسم کی آشفتہ حالی دولھا ہریالے گنبد کے والی

مرے سینہ و دل کو بھر جائے گی
نگاہ کرم کام کر جائے گی

تصور نہ دے دلِ کو داغِ فراق
کسی کی طبیعت بکھر جائے گی

گدا شاد ہو جائیں گے حشر میں
عدو ہر بلا تیرے سر جائے گی

نظر آگیا جو جمالِ حضور
تو اس دل کی رنگت نکھر جائے گی

وہ آئیں گے اس شان سے حشر میں
کہ عالم کی ان پر نظر جائے گی

پڑھے گا جو دل سے درود و سلام
مدینہ کو اس کی خبر جائے گی

نہیں کچھ بھی امت کو خوفِ صراط
ترا نام لے کر اتر جائے گی

فدائے رخ مصطفےٰ شاد ہو
تری عمر اچھی گذر جائے گی

مدینہ میں قاسم اگر بیتے جی
نہ پہونچا تو اس کی خبر جائے گی

تم سے کونین کی بستی ہوئی گلزار نبیؐ ہو وہ سردار نبیؐ
شان ہے چہرۂ اقدس سے نمودار نبیؐ ہیچ سرکار نبیؐ

روبرو ہو مرے گلزار مدینہ کا کنولؐ جب مجھے آئے اجل
جانکنی میں نہ ہوں کچھ خوف کے آثار نبیؐ ہوں گنہگار نبیؐ

لو خبر ہجر میں اب عشق کا گھر بار لٹا دامنِ صبر چھٹا
اپنے جلوے سے مجھے کیجئے سرشار نبیؐ ہوں طلبگار نبیؐ

پھنس گئی بحر الم میں مری کشتی آقا میں پرارمان چلا
گو میں کیسا ہی سہی ہوں سگ دربار نبیؐ کیجئے پار نبیؐ

روضہ پاک کی جالی نہ کبھی ہاتھ لگیؐ دل کی دل میں ہی رہی
آج دنیا سے چلا طالب دیدار نبیؐ حال ہے زار نبیؐ

گلشنِ دہر میں دل کا کبھی غنچہ نہ کھلا میں نہ پھولا نہ پھلا
ہو کہاں لو تو خبر احمد مختار نبیؐ ہجر ہے بار نبی

الفتِ غیر سمانے کی نہیں اس میں کبھی بادشاہِ عربی
میرا دل آپ کے جلوے سے ہے سرشار نبیؐ ہے پُر انوار نبی

کر دیا ہے مجھے مدہوش نہیں ہوش بجا، بیخودی کا ہو بھلا
سونپتا ہوں میں تمہیں آج سے گھر بار نبیؐ تم ہو مختار نبی

دونوں عالم میں نہ ہوگا کبھی قاسم کو الم حق تعالیٰ کی قسم
اس کو کیا غم ہو کہ ہوں جس کے طرفدار نبیؐ کل کے مختارِ نبی

جسم سے جب جاں نکالی جائے گی
جائے گی وہ بابِ عالی جائے گی

منتقل ہو ما نگنے والا کوئی
کب ٹلی ہے اب جو ٹالی جائے گی

روضۂ اقدس پہ کس دن جاؤں گا
کب مری حسرت نکالی جائے گی

ساتھ میں جائے گا عشقِ مصطفیٰؐ
روح دنیا سے نہ خالی جائے گی

چشمِ ظاہر اور دیدارِ نبی
دیکھ لینا صاف خالی جائے گی

وسعتِ داماں خدا رکھے تجھے
فردِ عصیاں کی چھپالی جائے گی۔

عاقبت کی خیر مانگو عاصیو
سختیٔ دنیا اٹھالی جائے گی۔

ان کا منگتا ہوں پس مردن ضرور
میری صورت بھی سوالی جائے گی

ہوش میں آئے سقر آتش تری
ایک نعرہ میں بجھالی جائے گی

اپنا ہونا دیکھ لے گا حشر میں
جو یہاں ہستی مٹالی جائے گی

قاسم ان کا دم سلامت چاہیئے
ہر جگہ بگڑی بنالی جائے گی۔

جان قربان شہا سیکڑوں ارمانوں سے
روز آتے ہیں نظر میں نئے سامانوں سے

اللہ اللہ محب نے تمہیں معراج کی رات
پیارے محبوب بلایا بڑے سامانوں سے

چاہنے والے تو سب سے تجھے رکھتے ہیں عزیز
جان سے مال سے اولاد سے ایمانوں سے

تو مری آنکھ کی ٹھنڈک ہے خیال محبوب
کیوں نہ سینے سے لگاؤں تجھے ارمانوں سے

ان کی صورت کوئی عشاق کے دل سے پوچھے
شمع کے حسن کو پوچھے کوئی پروانوں سے

کوئی نا اہل سمجھ لے کبھی ممکن ہی نہیں
ان کا جلوہ نظر آتا ہے نئی شانوں سے

میں یہ مانوں گا وہ کمبخت خدا کا بھی نہیں
جس نے منہ پھیر لیا آپ کے فرمانوں سے

کوئی معصوم نہیں دہر میں نبیوں کے سوا
غلطی ہوتی ہی چلی آئی ہے انسانوں سے

عرش والے ترے مائل ہیں زمیں والے فدا
دیکھتے رہتے ہیں دونوں تجھے ارمانوں سے

دور رکھتا ہے خدا اس سے عنایت کی نظر
جو الجھتا ہے ترے چاک گریبانوں سے

کبھی رخ کا ہے تصور کبھی گیسو کا خیال
گھر بھرا رہتا ہے قاسم ترا مہمانوں سے

جب سے دل اس شہ والا سے ملا رکھا ہے
ہاتھ ہر شے کی محبت سے اٹھا رکھا ہے

آسرا جس نے شہ دیں سے لگا رکھا ہے
اس کا کونین میں ہر کام بنا رکھا ہے

کیوں نہ بخشے گا خدا اس کو کرم سے جس نے
آسرا رحمت آقا پہ لگا رکھا ہے

لاکھ کوشش کرے کوئی نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
تیرا رتبہ ترے مولا نے بڑھا رکھا ہے

ہے مدد کی یہ گھڑی اے شہ مکی مدنی
بارِ عصیاں نے غلاموں کو دبا رکھا ہے

جس نے تعظیم نبی شرک سمجھ لی دل سے
اس کے حصے کا بھلا حشر میں کیا رکھا ہے

گل کھلیں گے جو قیامت میں نظر آئے گا
ہم نے یوں داغ محبت کو چھپا رکھا ہے

منکرِ شانِ نبی اب بھی تو تو توبہ کرلے
تو نے کیوں آپ کو شیطان بنا رکھا ہے

قاسم خستہ یہ دنیا ہے سرائے فانی
چل مدینہ کو کہ اس ہند میں کیا رکھا ہے

وہ سرکار نورِ خدا بن کے آئے
شہنشاہِ ارض و سما بن کے آئے

زمانے کے حاجت روا بن کے آئے
دو عالم کے عقدہ کشا بن کے آئے

گناہوں کا یوں سب کے پردا ڈھکا ہے
کہ وہ رحمتِ دوسرا بن کے آئے

شریعت طریقت کی منزل ہو آساں
تصور ترا پیشوا بن کے آئے

ہوا نور پہلے ظہور اس کا آخر
وہی ابتداء انتہا بن کے آئے

خدا کہہ چکا باغ جنت کا طالب
فدائے درِ مصطفیٰ بن کے آئے

کلیم اللہ کوئی ہے روح اللہ کوئی
محمد حبیبِ خدا بن کے آئے

نبوت ہوئی ختم جب مصطفیٰ پر
ہدایت کو تب اولیا بن کے آئے

ترے سامنے حشر کے دن یہ قاسمؔ
ترے در کا سچا گدا بن کے آئے

رنج و غم آفت سے مصیبت سے چھڑا کے
آزاد نکالو مرے روضہ پہ بلا کے

ہر وقت جمالِ شہ والا ہے نظر میں
واللہ وہ رہتے ہیں شہیدانِ ادا کے

کچھ اور ٹھہر جا کہ میں دلشاد تو کرلوں
جاتا ہے تصور تو کہاں مجھ کو رولا کے

واعظ مرے عصیاں سے فزوں رحمتِ حق ہے
تڑپایا ابھی سے مجھے کیوں یاد دلا کے

قدسی شب معراج زیارت کو کھڑے ہیں
سنکر کہ ادھر آتے ہیں محبوب خدا کے

شاہانِ جہاں نے نہ کبھی خواب میں دیکھے
مولیٰ وہ مراتب ہیں ترے در کے گدا کے

اک بندۂ ہندی نے سلام عرض کیا ہے
کہنا یہ صبا روضۂ سرکار پہ جا کے
اڑتی ہوئی جنت کو گئی امتِ عاصی
جھونکے جو چلے ان کی شفاعت کی ہوا کے
یاد آئے شہنشاہ کی جس وقت دلوں میں
قاسمؔ وہی اوقات اجابت ہیں دعا کے

آقا تمہیں تو ٹھیرے سردار انس و جاں کے
محبوب کبریا کے مختار دو جہاں کے
ہیں ویسے نام لیوا ہم ایسے گلستاں کے
چلتے نہیں ہیں جس میں جھونکے کبھی خزاں کے
اس میم کے تصدق جو اسمِ پاک میں ہے
مقصد بر آرہے ہیں ہر ایک انس و جاں کے
ہے دید کی تمنا آنکھوں کو۔ سر میں سودا
بے تاب کر دیا ہے یہ شوق ہیں کہاں کے
مولیٰ تمہارے بندے مدت سے منتظر ہیں
چشم کرم ادھر بھی سرکار دو جہاں کے
اس آنکھ کے تصدق جس نے کہ تم کو دیکھا
واصف ہے جو تمہاری قربان اس زباں کے
روضہ پہ اپنے مجھ کو سرکار نے بلایا
یہ حوصلے کہاں تھے مجھ زار و ناتواں کے

شمس و قمر کو ان سے یہ روشنی ملی ہے
پرتو ہے جن کے جلوے چمکے ہیں لامکاں کے

دیدار مصطفیٰ کا محشر میں آئے گا لطف
جلوے دکھائی دیں گے واں حسن دلستاں کے

واللہ ان کا رتبہ جیسا کہ ہے رہے گا
بدلیں گے تاقیامت سو رنگ آسماں کے

مولیٰ وہ دن پھر آئے احباب پھر یہ پوچھیں
قاسم کیئے ارادے بتلاؤ تو کہاں کے

روشن ہے دو عالم میں جو شان محمد ہے
جو صاحب ایماں ہے قربان محمد ہے

جو کچھ بھی کہا مونھ سے ویسا ہی ہوا فوراً
وہ حکم خدا ہے جو فرمان محمد ہے

رحمت ہے ہر اک شئے پر سرکار دو عالم کی
وہ کون نہیں جس پر احسان محمد ہے

زائر ترے روضہ کا آزاد سقر سے ہے
تقدیر سکندر ہے مہمان محمد ہے

افضل ہیں دو عالم سے محبوب الٰہی ہیں
جو کچھ بھی کہا جائے شایان محمد ہے

پھرتا ہے گدا ان کا منہ مانگی ہوئی لے کر
وہ کیا ہے نہیں جس پر امکان محمد ہے

کچھ خوف نہیں عصیاں زائد ہیں اگر حد سے
سر پر ترے اے قاسم دامانِ محمد ہے

حبیب حق کے بنے کُل کے تاجدار بنے
حضور امتِ عاصی کے غمگسار بنے

جو بے وقار ہو دم بھر میں باوقار بنے
گدا تمھارے اشارے میں شہریار بنے

یہ بے قرار کی اب صورت قرار بنے
حضور راہِ مدینہ مرا مزار بنے

ہے اِس سے اچھی کوئی صورتِ عروج نہیں
گدا کو پہلے یہ لازم ہے خاکسار بنے

فقط حضور ہی محبوب کردگار ہوئے
نبی تو اور بھی دنیا میں بے شمار بنے

چمکتے چاند مدینہ کے جو کرم ہو ترا
خزاں کا دور ابھی گلشن بہار بنے

مرا شمار ہی کیا ہے میں کس شمار میں ہوں
کرم سے آپ کے لاکھوں شباہ کار بنے

کسی طرح تو گزر ہو دیارِ اقدس میں
میں مر بھی جاؤں تو لاشہ مرا غبار بنے

ہو اس میں جلوہ کناں جو جمال شہ کی ضیا
تو کیوں نہ قاسم مضطر کا دل بہار بنے

دل اس طرح چلا شہِ والا کے سامنے
جیسے غلام جاتا ہے آقا کے سامنے

خورشید کیا دکھائے گا منہ آ کے سامنے
چمکے گا کیا نبی کے کفِ پا کے سامنے

جس وقت ہوئی یہ روضۂ مولیٰ کے سامنے
آنکھیں ہماری رہ گئیں پتھرا کے سامنے

قاروں کا مال و زر ہو کہ شداد کی بہشت
سب ہیچ ہیں حضور کے منگتا کے سامنے

ملتی ہیں غیب سے مجھے موٗنھ مانگی نعمتیں
ہے دیر ہاتھ اٹھانے کی آقا کے سامنے

قسمت میں ہے اگر تو مدینے کو جاؤں گا
پڑھتا ہوا درود میں آقا کے سامنے

خواہش یہ ہے امید یہ ہے آرزو یہ ہے
ہو میری قبر روضۂ مولا کے سامنے

فیض ثنائے احمدِ مرسل سے ہو گیا
دل کو فروغ عرشِ معلّا کے سامنے

جو کچھ رسولِ پاک سے میں نے طلب کیا
رکھا مرے نصیب نے وہ لا کے سامنے

آ جا خیالِ پاک طبیعت ہے جوش پر
نعتِ نبی لکھوں تجھے بٹھلا کے سامنے

رحم آئے گا حضور کو قاسم کے حال پر
لے تو چلے کوئی اسے کفنا کے سامنے

*

نہ کیوں قربان ہوں میں بادِ صبا کے
پھری ہے کوچۂ مولا سے جا کے

کھلے ہیں در وہاں جود و عطا کے
کبھی مانگا تو ہوتا ہاتھ اٹھا کے

صبا کہنا مری حالت بھی جا کے
ملے موقع جو عرضِ مدعا کے

یہ کر دیتے ہیں جو کچھ چاہتے ہیں
ہیں نائب مالکِ ارض و سما کے

مدینے کی طرف پہونچا خدا را
نسیم صبح تو مجھ کو اڑا کے

تمہارے ہجر میں بے چین ہے دل
کوئی کہدے مدینے میں یہ جا کے

تر و تازہ ہو میرا غنچۂ دل
صبا خوشبو سنگھا دے مجھکو لا کے

نہ لوٹا وہ درِ مولا سے خالی
مقاصد مل گئے ان کے گدا کے

مجھے مل جائے صحرائے مدینہ
کروں گا میں بھی کیا جنت میں جا کے

سہارا ہے فقط مولیٰ تمہارا
کوئی سر پر نہیں مجھ بے نوا کے

بہت بے چین ہے فرقت میں قاسم
بلا لیجے اسے بندہ بنا کے

ہے نزول رحمتِ حق جہاں وہ مرے نبی کا مزار ہے
وہ فضا ہے گنبد پاک کی کہ بہار خلد نثار ہے

نہ لگاؤں آنکھ سے کس طرح کہ ہے میرے حق میں وہ کیمیا
نہ ہو اس کا مرتبہ کیوں سوا کہ تمہاری خاک غبار ہے

مجھے بار ہجر ہے اب گراں مرے دل کا حال نہ پوچھیے
مرے ہوش تو ہیں اڑے ہوئے نہ سکون ہے نہ قرار ہے

مجھے چھوڑ دے مرے حال پر کہ ہوں اُنکی یاد میں بے خبر
مجھے عشق کا وہ خمار ہے نہیں جس کا کوئی اتار ہے

کوئی جاکے کہدے طبیب سے کہ وہ طب کو نہ اس میں دخل دے
وہ کسی کا جلوہ نشین ہے مرے دل میں جس کا بخار ہے

جو مزا ہے آج مجھے ملا وہ میں کس زباں سے بیاں کروں
مرے دل میں تم جو ہو جلوہ گر مجھے عید کی سی بہار ہے

میں غلام ہو کے حضور کا کہوں اپنا حال کسی سے کیا
اسے دور کیجئے یا نبی مرے دل پہ غم کا غبار ہے

تپ غم سے اشک تھے جو رواں تو کسی نے آ کے کیا بیاں
کہ مدد کو تیری وہ آئے ہیں ابھی بحر غم سے تو پار ہے

یہ مصیبتوں میں ہے مبتلا یہ مدد کا وقت ہے مصطفیٰؐ
ہو ادھر کرم کی کوئی نظر یہ تمہارا قاسم زار ہے

٭

مجھ بے نوا کو حق نے بخشا تمہارے موںھ سے
ہاں میں نے خلد پائی شاہا تمہارے موںھ سے

عصیاں کا ڈھک گیا ہے پردہ تمہارے موںھ سے
بن آئی مجرموں کی مولا تمہارے موںھ سے

جرموں کا خوف مجھ کو محشر میں کچھ نہیں ہے
اللہ بخش دے گا آقا تمہارے موںھ سے

دنیا کی ابتدا سے یا شاہِ دیں ابد تک
جو کچھ بھی جس نے پایا پایا تمہارے موںھ سے

فوراً دیا خدا نے جو جس کو تم نے بخشا
مقبول ہو گیا جو نکلا تمہارے موںھ سے

اتنا دیا خدا نے شاہوں کو رشک آیا ..
رتبہ ہوا گدا کا بالا تمہارے موںھ سے

دیکھے نہ جرم میرے جنت خدا نے بخشی
چمکا دیا نصیبہ مولا تمہارے موںھ سے

یا مصطفٰے میں کیا ہوں کیا میری مدح خوانی
قطرہ بنا ہوا ہے دریا تمہارے موںھ سے

پایا جو میں نے پایا صدقے میں مصطفٰے کے
قاسم کبھی نہ نکلا اتنا تمہارے موںھ سے

*

امسال حج کا دل میں ارمان رہ نہ جائے
مولا کیا کرایا سامان رہ نہ جائے۔

شاہوں سے یوں بڑھایا رتبہ خدا نے اُس کا
گھٹ کر کسی سے ان کا دربان رہ نہ جائے

مانگے ہوئے سے زائد دیتے ہیں شاہِ والا
منگتا کی کیوں تمنا حیران رہ نہ جائے

اللہ نے طپانچہ موقوف کر دیا یوں
رحمت سے ان کی خالی شیطان رہ نہ جائے

خالق سے التجا ہے صدقہ میں مصطفےٰ کے
دل میں کوئی تمنا مہمان رہ نہ جائے

بے شک ملے گی جنت محشر میں شرط یہ ہے
ہاتھوں سے دور ان کا دامان رہ نہ جائے

مختارِ دو جہاں کے گھر کا غلام ہوں میں
کیوں ہو کے میری مشکل آسان رہ نہ جائے

انوارِ باطنی سے دل میں فیوض بھر دو
بھو کا تمھارے در کا مہمان رہ نہ جائے

فرمانِ مصطفےٰ ہے جو چاہیے وہ مانگو
قاسم تمہارے دل کا ارمان رہ نہ جائے

جس کو سلطانِ مدینہ رنگ دے
کیوں نہ اُس کو حق تعالیٰ رنگ دے

معرفت کا خوب گاڑھا رنگ دے
اپنی رنگت میں سراپا رنگ دے

جس سے کھل جائے مرے دل کی نظر
چاند طیبہ کے وہ ستھرا رنگ دے

ہے سگِ در کو تو رنگت سے غرض
جیسا اچھا سمجھے ویسا رنگ دے

آنکھ محوِ دید دل بے داد ہو
بے خودی کا ایسا گہرا رنگ دے

ڈوب کر جس میں مزا ملنے لگے
تیرے صدقے وہ چمکتا رنگ دے

رنگنے والے تیری قدرت پر فدا
دم میں جیسا چاہے ویسا رنگ دے

معرفت کے چاند میں تجھ پر نثار
مجھ کو اچھا سا جھلکتا رنگ دے

جس میں ہر دم تو ہی تو آئے نظر
اپنے تبسم کو تو ویسا رنگ دے

طیبہ کے والی لو خبر یہ وقت استمداد ہے
اس نفس بدکردار کی سرکار سے فریاد ہے

کہہ دیجیے جانِ کرم تو میرا خانہ زاد ہے
دن ڈھلنے آیا یا نبی نیکی کا گھر برباد ہے

دم ان کے قدموں پر فنا ہو جائے پھر کبریا
اٹھنا قیامت تک نہ ہو وہ شان کی افتاد ہے

وحشت میں ہو جب جاں پھنسی مرقد میں یہ کہدے کوئی
تشریف لاتے ہیں نبی شورِ مبارکباد ہے

ہر دم لگی ہے لو مری کب آئے رحمت کی گھڑی
تم شاد کر دو یا نبی بندہ ابھی ناشاد ہے

نعرہ ہے دو جگ میں ترا چلاتی ہے خلقِ خدا
دولہا براتی لیتے ہیں بیداد ہے فریاد ہے

بستی دل ویران ہے بس جائے یہ ارمان ہے
مسکن بنا لو تم اگر پیارے تو گھر آباد ہے

بلوائیں محبوبِ خدا جینے کا مل جائے مزا
ورنہ سب اپنی زندگی بیکار ہے برباد ہے

فرمایا جو سرکار نے قاسمؔ ملے اور پھر ملے
ہے کوئی جو روکے اسے دینے کا جب ارشاد ہے

چلدیئے آپ تو کب پھر کے ادھر دیکھیں گے
راہ سرکار کی ہم آٹھ پہر دیکھیں گے

کوئی آکر یہ کہے گا کہ بلایا ہے تجھے
اپنی آہوں کا کبھی دن تو اثر دیکھیں گے

رحم کھائیں گے مدینے مجھے پہنچائیں گے
قافلے والے اگر خاک بسر دیکھیں گے

آرزو دل کی اپنی کبھی پوری ہوگی
شام فرقت کی کبھی ہم بھی سحر دیکھیں گے

ہم شب قدر میں صرف اتنی دعا مانگیں گے
یاالہٰی ترے محبوب کا در دیکھیں گے

قبر تیرہ میں نکیرین سے پہلے آنا
آپ کی راہ شہ جن و بشر دیکھیں گے

اپنے خالق سے قیامت میں کہیں گے تو بھی
تیرے محبوب کو ہم ایک نظر دیکھیں گے

ہم بھی خاموش ہیں یہ دیکھ رہے ہیں اے شیخ
کس پہ پڑتا ہے ترا تیر نظر دیکھیں گے

آخرت بھی تو ہے دنیا کا نمونہ قائم
واں بھی دیدار فقط اہلِ نظر دیکھیں گے

دین و دنیا میں نہ کوئی سامنا مشکل کا ہے
دوجہاں میں موتھ اجالا آپ کے سائل کا ہے

دونوں عالم میں گدائے در کی ہر بگڑی ہوئی
اس کے صدقے میں بنا جو عکس تیرے ظل کا ہے

پیش آتا ہے محبت سے گدا کے ساتھ میں
دیکھ لیتا ہے نظر والا کہ کس منزل کا ہے

موتھ سے کیا کہنے کی حاجت واقف اسرار غیب
آپ پر روشن ہے جو مقصد کسی کے دل کا ہے

جاں کنی میں آتا ہے ابلیس بہر رہزنی
المدد سرکار خطرہ پہلی ہی منزل کا ہے

وحدت وکثرت کے جلوے عام باتیں تو نہیں
اس پہ روشن ہیں جو کوئی نسبتی کامل کا ہے

آنے والے ہیں کسی کی قبر میں منکر نکیر
منتظر بیٹھا کوئی سرکار دریا دِل کا ہے

دم گھٹا ہے جاں رُکی ہے بارِ عصیاں کے سبب
ٹکڑے ٹکڑے کیجیے سینہ پہ ٹکڑا اسل کا ہے

مصطفےٰ حامی ہیں اس کے غوث کی امداد ہے
شاد ہے قاسم اسے ڈر کیا کسی مشکل کا ہے

میرے سرکار عظمت والے میرے آقا مدینے والے
میرے مولیٰ نبوت والے میرے آقا مدینے والے

تجھ سے روشن خدا کی خدائی اک اشارے میں ہو رہنمائی
بھولے بھٹکوں کو رستے پہ ڈالے میرے آقا مدینے والے

ہے تجھے بزم امکاں کی شاہی سر پہ چتر رسالت پناہی
دونوں عالم ہیں تیرے حوالے میرے آقا مدینے والے

تجھ کو سب اختیار عطائی میرے سرکار تیری دہائی
دونوں عالم میں عزت بچالے میرے آقا مدینے والے

ہو کرم ہم پہ ایسا پیمبر سارے عصیاں کے دُھل جائیں دفتر
ایسی رحمت کے برسیں وہ جھالے میرے آقا مدینے والے

دور کر دل سے زنگ دوئی کو بھول جاؤں میں اب ہر کسی کو
تیری الفت ہی اس دل میں جالے میرے آقا مدینے والے

چل دیا ہے وطن سے مسافر ہے ارادہ ہو روضہ پہ حاضر
مضطرب ہے یہ جلدی بلالے میرے آقا مدینے والے

روز محشر نہ ہو فاش پردہ یہ سمجھ کر کہ ہے میرا پردہ
مجھکو دامن میں اپنے چھپالے میرے آقا مدینے والے

جز ترے کوئی یاور نہیں ہے کوئی بیکس کے سر پر نہیں ہے
میری بگڑی خدارا بنالے میرے آقا مدینے والے

تیرا منگتا اگر خالی آئے جھولیاں بھر کے مقصد کی جائے
در سے ہرگز بلا کر نہ ٹالے میرے آقا مدینے والے

مانگا منگتا نے جو چشم نم سے دے دیا تونے اپنے کرم سے
دور ہیں تجھ سے جیلے حوالے میرے آقا مدینے والے

لشکر غم نے ڈالا ہے ڈیرا ہوتا ہے آرزو کا سویرا
اپنے قاسم کو غم سے چھڑالے میرے آقا مدینے والے

ان کے انوار مدینے سے بلانے آئے
جانے والوں کو مبارک وہ زمانے آئے

مژدہ معراج کا مولیٰ کو سنانے آئے
حق کے بھیجے ہوئے جبریل بلانے آئے

دم نکل جائے اسی وقت تصدق ہو کر
نزع میں جب مرا محبوب سرہانے آئے

بعد حج کے در سرکار پہ جانے کے لیے
اف رے کم بخت تجھے حیلے بہانے آئے

طیبہ والے ترے عشاق ترے روضہ سے
نہیں ٹلنے کے جو رضواں بھی بلانے آئے

انبیا شمع لیے حشر میں آ گئے آ گئے
اے شہنشاہ تری شان دکھانے آئے
دونوں عالم میں ہے مولیٰ کی حکومت قائم
کس میں دم ہے جو تجھے کوئی ستانے آئے

*

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ؕ

شجرۃٌ طیبۃٌ اصلھا ثابتٌ و فرعھا فی السماءِ ؕ

شجرۂ قاسمی مصطفائی فضلِ رحمانی بریلوی

سلسلہ عالیہ قادریہ

یا الٰہی کر کرم شمس الضحیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ رحمت ہو خدا کے واسطے

نزع میں مرقد میں محشر میں دو عالم میں مجھے
شاد فرما مرتضیٰ شیر خدا کے واسطے

مصطفیٰ کے لاڈلے پیارے حسن کا واسطہ
موت با ایمان آئے اس گدا کے واسطے

واسطہ ثانی حسن اور سید عبد اللہ کا
رزق میں وسعت عطا ہو بے نوا کے واسطے

فیض سے نعمت سے موسیٰ اور عبد اللہ کی
موسیٰ و داؤد پیچے رہنما کے واسطے

حضرت یحییٰ کا صدقہ راستہ سیدھا چلا
شاہ عبد اللہ موسٰی رہنما کے واسطے

شہ ابی صالح کے گھر کی معرفت سے فیض دے
صابر و شاکر بنا اپنی رضا کے واسطے

شیخ عبدالقادر غوثِ جہاں کا واسطہ
قبر میں رحمت کی کھڑکی ہو ہوا کے واسطے

برسے وہ رزاق و شرف الدّین کا بارانِ کرم
معرفت لائے مرے دل کی ضیا کے واسطے

فتح مندی دے برائے سید عبدالوہاب
ہر عدو پر دونوں عالم میں گدا کے واسطے

شہ بہاؤ الدین کا صدقہ کھلے باطن کی آنکھ
زنگ دِل کا دور ہو اِس پیشوا کے واسطے

شہ عقیل و شمس کے صدقہ میں دلِ پُر نور کر
بھیک دے بندہ کو تو ان کی ولا کے واسطے

شہ گدا رحمٰن شمس الدیں کا دامن حشر میں
ہاتھ آجائے مرے خیر الوریٰ کے واسطے

شہ گدا کے در کا اِک ادنیٰ گدا کر دے مجھے
فضل ہو جائے فضیلِ باخدا کے واسطے

شہ کمال و شاہ اسکندر کی نعمت سے مجھے
سر بسر پُر نور کر ہر اولیا کے واسطے

اس مجدد شیخ احمد کی طریقت پر چلا
شاہ معصوم و محمد پیشوا کے واسطے

شہ زبیر و شہ ضیاء کے در کا صدقہ اے خدا
دونوں عالم میں مِلے ان کے گدا کے واسطے

خواجہ آفاق شاہِ فضل رحمٰن کی ضیاء
کھول دے چشم بصیرت اس گدا کے واسطے

دولت عز و عملِ دے علم و عفو و عافیت
بخشش عرفاں قاسم اہلِ سلسلہ کے واسطے

زندگی میں باخبر کر دے نظر ایمان و وصل
نسبت کامل حضوری اس گدا کے واسطے

آل و اصحاب اہل بیت پاک کی نوری ضیاء
علم سینہ دے شہید کربلا کے واسطے

چہار پیروں اور چودہ خانوادوں کا کرم
عشق و الفت دے اماماں صفا کے واسطے

نقشبندی، سہروردی، قادری چشتی فیوض
دل کی آنکھیں کھول دیں کل اولیا کے واسطے

رکھ مجھے پابند شرع صادق اسلام کر
منزلیں طے فقر کی ہوں مصطفٰے کے واسطے

یہ تمنا ہے جمیع المومنین و مسلمین
ہوں دعا گو کل رسل اور انبیاء کے واسطے

فکر و فاقہ قرض و غصہ رنج و غم حق العباد
دور رکھ دنیا میں مجھ سے اتقیا کے واسطے

برکتیں دے تندرستی رکھ بلائیں دور کر
فارغ البالی ملے زین العبا کے واسطے

شجرۂ طیب پہ توفیق عمل صدق مقال
ساتھ رزق پاک کے دے اصفیا کے واسطے

حضرت قاسم میاں کے رنگ میں رنگ جائیں مرید
ہو دعا مقبول طاہر اولیاء کے واسطے

جن کے دامن سے بندھا ہوں آج تا روز قیام
یا نبی یکس ساتھ ہوں ان کے خدا کے واسطے

جَلّ و علا وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیرِ خلقہٖ سیدنا و مولانا محمدٍ وّ علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ و اہلبیتہٖ وَ ذریاتہٖ و اولیاءِ اُمّتہٖ اجمعین ۰ اِلیٰ یومِ الدین برحمتک یا ارحم الرّاحمین

آمین - آمین ثم آمین ۰

حاضریِ کعبہ معظمہ

برائے حج اکبر سنہ ۱۳۳۷ھ

و

مدینہ طیبہ

سنہ ۱۳۳۸ھ مطابق سنہ ۱۹۱۹ء

ابتدائے سفر مبارک

از ۳، شوال سنہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۳، جولائی سنہ ۱۹۱۹ء

تا ۲۳، صفر سنہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۵، نومبر سنہ ۱۹۱۹ء

سلام حاضری

بدرگاہ بیکس پناہ حضور سید الانبیاء

محبوب کبریا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ

وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین

حاضر گدائے در ہے شہنشاہ السلام
مولیٰ سلام سرورِ ذیجاہ السلام
لا اقسم بلد کے سزاوار السلام
اے والضحیٰ کے مطلعِ انوار السلام
دونوں جہاں کے قبلہ حاجات السلام
اے ہاشمی و قبلہ سادات السلام
لاکھوں درود تم پر کروڑوں سلام ہوں
مولیٰ مرے ازل سے ابد تک مدام ہوں
ظاہر نظر تو سبزئے گنبد سے شاد ہے
ہاں باطنی نظر کی ابھی تک مُراد ہے
رہ جائے یہ کہیں نہ تمنا سے اپنی دُور
اس کو بھی شاد کیجیے دیدار سے حضور
واللہ رازدار ہیں طیبہ کی باب کے
بکھرے ہوئے ورق مرے دِل کی کتاب کے
آہوش میں کہیں بھی رہا کب جدا رہے
بہتر ہے بابِ راز پہ پردہ پڑا رہے
بدلی سیاہ غم کی مرے سر پہ چھائی ہے
طیبہ کے چاند گیسوؤں والے دہائی ہے

ہونٹوں پہ جان ہے دمِ مشکل کشائی ہے
مانا گدا بُرا ہی سہی مُصطفائی ہے

دیتا ہوں اپنی نسبت کامل کا یہ نشاں
مولیٰ شہاب کا ہوں میں اک ننگ خانداں

پھرتا ہوں ٹھوکروں پہ کوئی پوچھتا نہیں
پردے پڑے ہیں دل پہ مجھے سوجھتا نہیں

جی چاہتا نہیں کہ میں غیروں سے چاہوں داد
رخصت کریں حضور مجھے در سے بامراد

دونوں جہاں میں جب ہو مصیبت کا سامنا
مولیٰ نصیب ہو ترے دامن کا تھامنا

قسمت کا باب روضۂ اقدس پہ وا ہوا
بھاگ اے شبِ فراق ترا خاتمہ ہوا

پھر آدں جلد ختم ہوں دنِ اشتیاق کے
سہنا پڑیں نہ اب مجھے صدمے فراق کے

جیسے کہ پہلے حکم دیا تھا بلائیں گے
فرمایئے کہ پھر تجھے مہماں بنائیں گے

مولیٰ فراق میں لہو آنکھوں سے جاری ہے
صورت دکھایئے کہ یہاں دم شماری ہے

صدقہ میں اہلبیت کے اصحاب و آل کے
دن بھول کر گدا پہ نہ آئیں ملال کے

مولیٰ جو لاکھ جاں بھی میں تم پر فدا کروں
کیا چیز ہوں جو حق غلامی ادا کروں

شاہا تمہارا دامن رحمت کفیل ہو
روزِ جزا ذلیل نہ عبد ذلیل ہو
محشر کے دن خجل ہمیں نہ آگے خدا کے ہوں
مولیٰ ہیں خود مقر ہوں کہ قابل سزا کے ہوں
اقراری مجرموں کو نہیں حاجت گواہ
شانِ کرم سے بخشیے حاضر ہے روسیاہ
دامن تمہارا تھام کے گرتا سنبھل گیا
بیڑہ مرا تباہی سے باہر نکل گیا
آنکھیں ترس رہی ہیں زیارت کے واسطے
اے افضل البشر تری صورت کے واسطے
جس کو عطا حضور کے در کی گدائی ہو
قبضہ میں اس کے کیوں نہ خدا کی خدائی ہو
دیکھا نہیں ہے راہ میں تکلیف تک کا نام
آرام ہی سے لائے مجھے سرورِ انام
مولیٰ قبول اور یہ عرض غلام ہو
مرنے کے بعد اس کا مدینہ مقام ہو
آقا تمہارے در پہ پڑا رہتا یہ غلام
مجبور ہے کہ چاہیے مادر کا اہتمام
واللہ دو جہاں کا اسی دم پہ زور ہے
دربار انبیاء میں سلامی کا شور ہے
آتے ملک ہیں عرش سے خدمت کے واسطے
ستر ہزار روز زیارت کے واسطے

حاضر ہے در پہ آج تو مقصد حصول ہو
سرکار اس گدا کی سلامی قبول ہو

دیکھے مری نظر سے کوئی آکے سامنے
کعبہ جھکا ہوا درِ والا کے سامنے

پرتو سے اپنے دل مرا چمکا دیتے حضور
تسکین دیجئے کہ ہوا قلب ناصبور

جھولی بھرو مراد سے اس نامراد کی
سب کچھ دیا ہے صرف تمنا ہے صاد کی

مولیٰ نجات کا مجھے پروانہ دیجئے
دونوں جہاں میں دولت شاہانہ دیجئے

احباب شاد اور عدو بامراد ہوں
مولیٰ کرم سے آپ کے دونوں ہی شاد ہوں

میں کس شمار میں ہوں مرا کیا شمار ہے
قدموں پہ تیرے جان ملائک نثار ہے

پیارے ادھر بھی اور کرم کی کوئی نظر
اجڑے ہوئے لبائے ہیں لاکھوں کے تم نے گھر

ڈوبی سی جا رہی ہے سگ در کی چاندنی
چمکایئے حضور ذرا گھر کی چاندنی

مولیٰ مرے ازل سے ابد تک ہر اُمتی
رحمت سے پائے آپ کی دارین میں خوشی

سرکار اس نے عرض کیا ہے سلامِ شوق
عشاق دنت میں جسے بخشا گیا ہے ذوق

مادر مری کنیزِ در انتخاب کی
امیدوار ہے کرم بے حساب کی

میرے سفر کے ذمّت وہ زار و نزار تھی
اس در کی حاضری کے لیے بے قرار تھی

دنیا میں وہ ذریعہ ہے آرام و چین کا
مولیٰ بلا دیجئے اُسے صدقہ حسین کا

مولیٰ مرے عزیز دو عالم میں شاد ہوں
پھولیں پھلیں نصیب کھلیں بامراد ہوں

شاگرد میرے شاہ دو عالم میں خوش رہیں
راضی رہیں رضا پہ نہ کچھ آفتیں سہیں

تا سونت طے ہو منزلِ عرفاں کی پائیں تیر
سرکار ہم غلاموں کا ہو خاتمہ بخیر

ماں باپ میرے بھائی بہن دوست اور قریب
آقا ہوں سب کو خلد میں اعلیٰ مکاں نصیب

پیغام اور سلام وہ نزدیک و دور کے
لا کے جو میں نے پیش کیے ہیں حضور کے

پوچھیں گے جب جواب تو کیا لب پہ لاؤں گا
مولیٰ میں ان کے سامنے کس مونھ سے جاؤں گا

صادر ہو حکم سب کی تمنا حصول ہے
کہدوں گا سب سے سب کی سلامی قبول ہے

مولیٰ مری دعا کو شرف ہو قبول کا
خالی نہ جائے واسطہ آلِ رسول کا

قاسم جب آئے وقت ترے اختتام کا
جاری ہو لب پہ ورد صلوٰۃ وسلام کا

نسخہ دربارۂ شفائے نفس وتزکیۂ روح از مجرباتِ احقر

جو واسطے فائدہ عوام کے درج کیا جاتا ہے

حیا کے پھول صبر وشکر کے پھل
نیاز وعجز کی جڑ غم کی کونپل

نہال صدق کی ڈالی کے اوراق
ادب کی چھال تخم حسنِ اخلاق

ریاضت کی اگر ہاون ہو ممکن
تو اس میں کوٹ ان کو رات اور دن

عرق اشک پشیمانی کا لے کر
کیا کر روز تو اس میں انھیں تر

کئی چلّے یہی معمول کر لے
پھر ان کو دیگچی میں دل کی بھر لے

اُجاغ شوق پر رکھ کر پکانا
بجائے ہیمہ جان اپنی جلانا

مناسب چھاننے کا پھر ہے ساماں
صفائی قلب کی صافی میں تو چھان

جو چھن کر صاف ہو جاتے یہ پانی
ملانا شکر شیرنی زبانی
قوام اس کا بہت مشکل سے ہوگا
یہ مطلب تیرے سوز دل سے ہوگا
کہ یہ معجون کھاتی ہے بڑی آنچ
محبت کی اسے دیتا کرٹی آنچ
غرض جب ہو چکے معجون تیار
رہے نقصاں نہ باقی کوئی زنہار
تو رکھنا حفظ کی ڈبیہ میں بھر کے
ہوائے اتقا سے سرد کر کے
جہاں تک تجھ سے کھائی جائے کھانا
کچھ اس کے قدر شربت پر نہ جانا
مضر ہونے کا اندیشہ نہیں کچھ
ضرر اس نے نہیں بخشا کہیں کچھ
ہوا ہو جائے گا دردِ معاصی
جو چاہے امتحاں کر دیکھے عاصی
ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا ردیف کیا کیسے قافیے ہیں

معذرت :- چونکہ شاعرانہ ناموری مقصود نہیں اس لیے ہمعصران صاحبان سے ملتجی ہوں کہ سہو و خطا سے درگذر فرما کر قبولیت کی دعا فرمائیں۔

رُباعیاتُ

چین کی نیند میں سوتے ہی رہے
عمر بے فائدہ کھوتے ہی رہے
آگئی سر پہ اجل اے قاسم
آپ مونھ ہاتھ دھوتے ہی رہے

سر میں قاسم وہ اپنا سودا بھر دیں
حب دنیا کو ایک جانب کر دیں
جی میں آج اپنے یہی آتا ہے
نفس بد کے ہزار ٹکڑے کر دیں

کشتۂ غم کو جلاتے جاؤ
اپنا دیدار دکھاتے جاؤ
گھر گیا رنج والم میں قاسم
اس کی بگڑی تو بناتے جاؤ

قطعہ تاریخ رحلت جناب مولانا مولوی شاہ محمد شہاب الدین خان ہاشمی

اویسی مصطفائی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۳۰ اگست ۱۸۶۳ء

تاریخ کے خیال میں نیند آگئی مجھے
دیکھا کہ کر رہے ہیں وہ خلد بریں کی سیر

میرے سلام کرنے پر ہنس کر یہ کہدیا
کیا خوف حشر ہو گیا جب خاتمہ بخیر
۱۸۶۳

قطعہ تاریخ رحلت جناب مولوی حکیم وہاب الدین خاں ہاشمی

مصطفائیؔ، تخلص بہ مہر ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۷ء

آنسوؤں سے میں رو رہا ہوں قاسم
یاد آتی ہے جب محبت مہر
عمر بھر دل سے مٹ نہیں سکتا
لگ چکا ہے جو داغ رحلت مہر
۱۸۹۷ء

قطعہ تاریخ رحلت جناب برادرم صدیق حسین خاں

عرف میانجان بعمر ۸ سال ۲ دسمبر ۱۹۰۲ء

جس پہ تھا امید کا دار و مدار
نذر خزاں ہو گیا وہ سبز باغ
مرنے سے اس گل کے جو خورسند ہو
دیکھے وہ دشمن بھی برادر کا داغ
۱۹۰۲

قطعہ تاریخ رحلت جناب مولوی حافظ رونق حسین خاں ہاشمی

مصطفائی ۲۰ مئی ۱۹۱۰ء

بعد مرنے کے خواب میں دیکھا
زندگی میں جو تھے وہ شائقِ خلد
پڑھتے جاتے ہیں شاہِ دیں پہ درود
کرتے جاتے ہیں ذکر رونق خلد
۱۹۱۰

قطعہ تاریخ از نتائج فکر جناب سیدنا و مولانا شاہ رشید الدین احمد فردوسی یادگار جناب سیدنا و مولانا شاہ مخدوم الملک بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خدا جزا دے تمہیں اس کی حشر میں قاسم
کھلائے پھول شہ دوسرا کی مدحت کے
ہمارے دل کو جو تاریخ کا خیال ہوا
کہا کسی نے کہ لو یہ ثمر ہیں جنت کے

قطعہ تاریخ از نتائج فکر جناب حاجی دلاور حسین خاں میلاد خواں تلمیذ قیصر بریلوی

سیر کرتے ہوئے گلستاں کی
فکر تاریخ میں جو تھا مشغول
وجد میں آکے پھول کہنے لگے
جاؤ لکھ لو وہ باغ نعتِ رسول
۱۹۲۱ء

مبارکی

حضرت پیرو مرشد شہنشاہ سید حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی اعلیٰ محبوب رسول بریلوی قدس سرہ نے اپنے وصال سے چند یوم قبل یہ مبارکی ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۳۹ھ کے دعوت میلاد اقدس شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس شریف میں پیش فرمائی تھی۔

شہ والا ربیع پاک کا جلسہ مبارک ہو
بنایا رب نے کعبہ کا تمہیں قبلہ مبارک ہو

تمہارا خاندانی فخر کل عالم پہ روشن ہے
بنی ہاشم جمال حق کا آئینہ مُبارک ہو

تمامی انبیا صدیق صالح اور شہیدوں کو
ازل سے تا ابد اس شان کا مولیٰ مبارک ہو

خلیلی اور اسمٰعیلی و ہاشم سے ملتا ہے
بنی ہاشم تمہیں اس شان کا شجرہ مبارک ہو

جناب حضرت عبداللہ حمزہ حضرت عباس
تمہیں بیٹا بھتیجا سلطنت والا مُبارک ہو

کوئی میری صدا یہ آمنہ بی بی کو پہنچا دے
خدائی جس سے چمکی وہ تمہیں بیٹا مبارک ہو

خدا کا نام روشن کر دیا جس نے دو عالم میں
تمہیں حسنین ایسی شان کا نانا مبارک ہو

جسے حق نے بنایا قادر و مالک دو عالم پر
تمہیں اس شان کا اے فاطمہ بابا مبارک ہو

٣- مجموعہ طریقت سے۔

٦ ” دربار نبوی شریف سے خطاب ہوا۔

شہنشاہ طریقت حضرت مولا علی تم کو
برادر اور خسر اس شان کا اعلیٰ مُبارک ہو

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر شان والے ہو
تمہیں ان کی بدولت آج یہ رتبہ مُبارک ہو

کروں جنت کی کیسے آرزو پیارے میں مجرم ہوں
کہیں بھیجو شفاعت کا تمہیں سہرا مبارک ہو

خداوند دو عالم چاہتا ہو جن کی مرضی کو
مبارک اہلسنت وہ تمہیں دولھا مبارک ہو

لحد میں نزع میں مرقد میں محشر میں دو عالم میں
غلاموں کے سروں پر آپ کا سایہ مبارک ہو

میں کس قابل ہوں میری آنکھ کس قابل ہے جو دیکھوں
جمال پاک کا موسیٰ تمہیں جلوہ مُبارک ہو

زمین روضۂ اطہر ہے اعلیٰ عرشِ اعظم سے
تمہیں اہلِ محبت قلب کا سجدہ مبارک ہو

بہانہ حضرت آدم کا تھا لیکن حقیقت میں
ملائک کا ازل میں آپ کو سجدہ مبارک ہو

ابھی بحر معاصی سے نظر میں پار کر دے گا
گناہ گاروں تمہیں اس شان کا آقا مبارک ہو

خوشی کی بات ہے شادی شادو سلسلہ والو
بنایا ہے تمہیں سرکار نے بندہ مُبارک کو

خوشا قسمت نظر میں جن کی رہتا ہے جمالِ شاہ
سروں میں اپنے جو رکھتے ہیں یہ سودا مُبارک ہو

ہوئے ہیں ہو چکے جتنے بھی ہیں محبوب اور عشاق
مری جانب سے سب کو ان کا نظارہ مبارک ہو

نظر آنے لگا ہے بات اب کوئی گھڑی کی ہے
کرو خوشیاں تمہیں امید کا چہرہ مبارک ہو

کہیں گے اہل محشر ان کے عشاقوں سے محشر میں
تمہیں دیدار والا آج بے پردہ مبارک ہو

مزہ تو جب ہے منکر سینوں سے حشر میں کہہ دے
ہمیں بدبخت نکلے آپ کو صدقہ مبارک ہو

تمنا ہے الٰہی میں بھی اس دن تک رہوں زندہ
سلامت کا پڑے غل میں کہوں دولہا مبارک ہو

گداؤں جھولیاں پھیلا کے اُس کے سامنے آؤ
تمہیں اس قاسم نعمت کا دروازہ مبارک ہو

شرف یہ تجھ کو کیا کم ہے کہ تو قاسم کا بھائی ہے
تجھے شمشاد اعلیٰ شان کا رتبہ مبارک ہو

ختم شد

هدیۂ سلام

بحضور حضرت مولانا حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی
اعلیٰ محبوب رسول قدس سرہٗ بریلوی

منجانب: صاحب حسن قاسمی مصطفائی فضل رحمانی

قاسمِ صدرِ جہاں[2] تم پہ کروڑوں سلام
خسروِ گردوں مکاں[3] تم پہ کروڑوں سلام

تم نے کروڑوں درود نذر پیمبر کیے
بھیجتے ہیں انس و جاں تم پہ کروڑوں سلام

بارگاہِ طیبہ سے تم کو ملے ہیں خطاب
سرور و شاہ زماں تم پہ کروڑوں سلام

تم نے کیا جان کو ذکر نبی پر نثار
شیفتۂ جانِ جاں تم پہ کروڑوں سلام

ہادیِ راہ خدا ہدیۂ صاحب قبول
رہنمائے گمرہاں تم پہ کروڑوں سلام

۱۔ پیر و مرشد حضرت مولانا حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی قدس سرہٗ سچے عاشق رسول تھے جب عشق رسول انتہا کو پہنچا تو دیگر خطاب یافتہ اولیاء اللہ کی طرح آپ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلیٰ محبوب رسول کا خطاب عطا فرمایا اور شہنشاہ ہفت اقلیم کے عہدہ طریقت پر مامور فرما دیا۔

۲۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں اللہ نے مختار کل بنایا اس مناسبت سے سرور کائنات صدر جہاں ہیں۔

۳۔ بلند مقام رکھنے والا بادشاہ

سلام

بحضورِ اعلیٰ محبوبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہ العزیز

از:- قاضی محمد راغبؔ حسن قاسمی بدایونی

قاسم مصطفائی پہ لاکھوں سلام
باادب رہنمائی پہ لاکھوں سلام

جس نے عشقِ محمد میں جاں نذر کی
ایسے سچے فدائی پہ لاکھوں سلام

جن سے میلاد کا ہم نے سیکھا ادب
ان کی اس رہنمائی پہ لاکھوں سلام

جمعہ کی شب تھی چودہ وہ ماہ ربیع
اس مہینہ کے راہی پہ لاکھوں سلام

کہہ رہا ہے یہی راغبؔ خستہ جاں
میرے مرشد فدائی پہ لاکھوں سلام

میلادِ کا راز

معروف بہ

آدابِ نیاز

اقتباس

از کتاب

ماہ ادبستان معرفت یا دفیضان شریعت

سنہ ۱۳ھ سنہ ۱۹۳۶ء

یعنی

علمائے دین متین کے فتاوے جس میں میلاد شریف کو باادب و تعظیم منعقد کرنے کے برکات اور بے تعظیمی کی تعذیریں ازروئے شریعت مطہرہ درج ہیں

استفتاء۔ جلسہ میلاد اقدس شریف میں جوتہ لانا جس کے تلے میں ناپاکی لگی ہوتی ہے اندرون ادب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کسی مجلس میں جوتے لے جانا آداب مجلس کے خلاف ہے اس لیے محفل ذکر میں جوتے لے جانا ادب کے خلاف ہوگا۔ (لکھنو)

استفتاء:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا عقیدہ رکھتے ہوئے جلسہ میلاد پاک میں مٹی کا تیل گیس یا اور کوئی بدبودار شے سے روشن کرنا جائز و اندرون ادب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ (الف) بدبودار چیزیں محفل شریف میں نہ لائیں (مرادآباد)

(ب) مٹی کا تیل بدبودار شئے جلانا خلاف ادب ہے اس سے پرہیز کرے خصوصاً جب اس سے حاضرین کے دماغ پراگندہ ہوتے ہیں (بدایوں)

حضور سرورعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بدبو تو درکنار اس کے ذکر سے بھی سخت نفرت اور بند وکھلی بدبوان کے لیے یکساں ہے

صحیح مسلم:۔ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ ان الکافر اذا اخرجت روحہ

د ذکر من نتنها قال ابو هریرة فرد رسول اللہ ربطة کانت علیه
علیٰ انفه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار کی روح نکلتے
اور اس کی بد بو کا ذکر کرتے ہوئے کپڑا ناک پر رکھا جس طرح بد بو آنے کے وقت
رکھتے ہیں امام نووی فرماتے ہیں کان سبب ردّھا علی الانف
لسبب ما ذکر من نتن ریح روح الکافر یعنی ناک پر کپڑا
رکھنے کا سبب روحِ کافر کی بد بو کا ذکر تھا پھر ذکر پاک کے حاضرین میں اولیاء
کرام اور ملائکہ عظام بھی ہوتے ہیں۔

استفتاء:۔ کیا منبر پر امرد یا داڑھی منڈے یا داڑھی کترے سے میلاد
پڑھوانا جائز ہے۔

الجواب:۔ امرد اگر محل فتنہ ہے جب تو اس سے مولود شریف پڑھوانا جائز نہیں
اسی طرح داڑھی کترے سے مولود شریف پڑھوانا ممنوع ہے کہ اس میں اسکی
تعظیم ہے حالانکہ اس کی اہانت واجب ہے (بریلی)

استفتاء: کیا منبر شریف کے نیچے بیٹھ کر فاسق یا امرد ذکر کر سکتے اور نعت شریف
پڑھ سکتے ہیں۔

الجواب: جب امرد کے ذکر کرنے یا اشعار پڑھنے سے فنون شہوانیہ میں اشتعال
ہوتا ہو اس سے ذکر شریف یا اشعارِ نعتیہ نہ پڑھانا چاہیئے اور ہر امتی سرورِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بیان کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ ذکر روایت معتبرہ سے
ہو اور غیر معتبر روایت بیان کرنا گناہ ہے (لکھنؤ)

استفتاء: زید نے میلاد شریف منعقد کیا جو بکر کے عقیدہ میں سنت الٰہی ہے مگر منبر شریف
پر فاسق فاجر داڑھی منڈے وغیرہ وغیرہ میلاد خواں پڑھ رہے تھے بکر اس جلسہ میں
نہیں حاضر ہوا۔ وہ کہتا ہے کہ پڑھنے والے تو فاسق مجرم تھے ہی کرنے والے سننے والے
بھی سخت گنہ گار ہوئے کیونکہ از روئے شریعت مطہرہ فاسق کی اہانت کرنا چاہیئے نہ کہ ان

کو منبر نشین کرنا کیونکہ اس کی تعظیم و تکریم سے عرشِ خدا کانپتا ہے کیا بکر کا یہ کہنا از روئے شریعت مطہرہ صحیح و درست ہے۔

الجواب: بکر کا قول صحیح و درست مطابق شریعت مطہرہ ہے۔ داڑھی منڈانے والا فاسق معلن ہے ایسا ہی حد شرعی سے داڑھی کم رکھنے والا، فاسق کی اہانت لازم ہے اگرچہ وہ عالم ہی کیوں نہ ہو حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس جب ایلچی قاصد کسریٰ پرویز کے داڑھی منڈائے مونچھیں بڑھائے آئے تھے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم اور احبائہ الجلہ ان کی یہ حالت دیکھ کر اپنا چہرہ نورانی ان سے پھیر لیا تھا حالانکہ وہ قاصد کافر تھے اس سے ذرا سی عقل والا مسلمان بھی سمجھ سکتا ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرز عمل سے کس قدر بیزار ہیں اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو توفیق خیر دے اور صراط مستقیم پر چلا دے آمین (بدایوں)

استفتاء: حقہ تمباکو پی کر بلا کلی کرے ہوئے قرآن عظیم یا حدیث شریف پڑھنا جائز ہے یا ناجائز حرام ہے یا مکروہ اندرونِ ادب ہے یا بیرونِ ادب اور جلسہ میلاد مبارک میں منبر شریف پر ذاکرین کو ذکر کرتے وقت تمباکو (جو نشہ دار ہوتی ہے) کھانا جائز ہے یا ناجائز حرام ہے یا کروہ اندرونِ ادب ہے یا بیرونِ ادب۔

الجواب: بغیر کلی کیے ہوئے حقہ پی کر قرآنِ عظیم کا پڑھنا یا حدیث شریف اور اوراد کا پڑھنا خلافِ ادب ہے جبکہ منہ میں بدبو نہ آتی ہو اور اگر بدبو آنے لگے تو منع ہے کہ رائحہ کریہہ سے مقربان درگاہِ الٰہی کو ایذا ہوتی ہے اور ذکر وغیرہ کے جلسوں میں ان کی شرکت احادیث صحیحہ سے ثابت عشاق دربار رسالت تو یہاں تک فرما گئے ہیں۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک گلاب　　　ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

ایسے ہی ذکر کرتے وقت تمباکو کا استعمال کرنا جب کہ نشہ نہ لائے

خلاف ادب ہو گا۔ اور نشہ لاتی ہو تو حرام ہو گا۔ (بدایوں)

استفتاء:۔ میلاد شریف میں خیالِ تشریف آوری رکھتے ہوئے انکی موجودگی میں ذاکرین کو منبر اقدس پر اور سامعین کو جلسہ ذکر پاک میں خورد و نوش، چائے، پان، پانی وغیرہ کا استعمال کرنا دورانِ اذکار میں جائز اور اندرون ادب ہے یا نہیں اگر ناجائز و خلاف ادب ہے تو ایسا کرنے والوں کے لیے شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ (الف) علمائے کرام نے تصریح فرمادی کہ جس صورت سے حالتِ حیاتِ دنیوی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب فرض تھا، اسی طور سے جب آپ کا ذکر ہو ذکر کا ادب لازمی و ضروری ذکر پاک کو ہمہ تن مشغول ہو کر کرے، سنے چائے، پان خورد و نوش سے بچے باادب بانصیب بے ادب بے نصیب (بدایوں)

(ب) محفل ذکر ولادت میں ذاکرین اور سامعین کو ہر طرح کے ادب کا لحاظ رکھنا چاہیئے درمیانِ ذکر میں بات چیت اور خورد و نوش نہ کرنا چاہیئے بلکہ سامعین آہستہ آہستہ درود شریف پڑھتے رہیں (لکھنؤ)

استفتاء:۔ جلسہ میلاد شریف میں حضور اقدس و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا اور علماء صلحا کا فیوض و برکات سے مستفیض ہونا ثابت ہے تو اگر منبر شریف کے سامنے مسند مقدس یعنی نشست گاہِ نبوی شریف سجا لیا کر لگادی جائے تو ازروئے شریعت مطہرہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ کوئی ہرج نہیں جائز ہے جبکہ غلبۂ شوق و محبت میں ہو (بدایوں)

استفتاء:۔ زید حضور شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھتا ہے اور ذکر میلاد پاک میں ان کے مجسم تشریف فرما ہونے کا قائل ہے اس لیے منبر شریف کے سامنے (مسند پاک یعنی نشستگاہ نبوی شریف) سجا لیا کر لگاتا ہے، اور اس کے سامنے کھانا پھل شربت شریف جملہ سامانِ نیاز چُنتا ہے اور اس کو ان کی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعوت مقدس سمجھتا ہے

بکر کہتا ہے کہ زید بدعتی کافر ہے خالد کہتا ہے کہ وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے
کیونکہ وہ فعلِ ناجائز کرتا ہے جو آج تک کسی نے نہیں کیا اس پر زید کہتا ہے
لَاخَیْرَ فی الاسراف ولا اسراف فی الخیر جس نیت سے تعظیم شریف
مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہوسکتی جیساکہ کتاب جوہر منظوم میں حضرت مولانا
احمد ابن حجر مکیؒ رحمۃ اللہ علیہ کا اور حضرت مولانا تقی علی خان صاحب نے کتاب
اصول الارشاد میں نقل فرمایا۔

تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمیع انواع التعظیم الّتی لیس فیھا
مشارکۃ اللہ تعالیٰ فی الالوھیۃ امر مستحسن عند من نور اللہ
تعالیٰ ابصارھم یعنی حضور کی تعظیم کی تعظیم ان تمام طرق و انواع تعظیم کے
ساتھ جن میں خدا سے خدائی میں شرکت نہ پائی جائے ان کے نزدیک اچھی اور مستحسن
ہے جن کی آنکھوں کو اللہ عزوجل نے نور عطا فرمایا ہے اللہ اکبر اہلِ بصارت و
بصیرت کا مرتبہ ہے جو اندھے ہیں وہ اس جلالتِ شان روح جان جانِ ایمان
کو کیا جانیں لعنھم اللہ تعالیٰ و ختم علی قلوبھم وعلیٰ ابصارھم
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مندرجہ بالا
افعال کیسے ہیں؟ اور زید بکر خالد میں کون حق پر ہے اور جو باطل پر
ہیں ان کے لیے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب: زید کا یہ عمل اگر ذوق وشوق غلبہ محبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں
ہے تو انشاء اللہ اس کے لیے اجر عظیم کی اُمید ہے اور اگر اہلِ محبت کی نقل
مقصود ہے تو یہ بھی اس کے ساتھ ہے اور دونوں کو کافر بدعتی یا مرتکب حرام
کہنے والے خود گمراہ ہیں اور جو مذاق اڑانے کی نیت سے یہ فعل کیا جائے تو بیشک
بکر و خالد کا فتویٰ ٹھیک ہے واللہ اعلم، مگر بدگمانی مومنین پر حدیث
پاک اور قرآن کریم سے ممنوع ہے (امروہہ)

تقریظات

تقریظ از عالم اکمل فاضل اجل ماحی بدعت حامی سنت جامع منقول و معقول حاوی فروع و اصول سید المناظرین فخر المدرسین اعلیحضرت مولانا مولوی مفتی قاری واعظ مناظر شاہ محمد ابراہیم المقتدری القادری البدایونی مفتی اعظم بمبئی خطیب مسجد بکر قصاباں کھڑک پوسٹ ۹ مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ حمداً موافیاً للنعمۃ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الوجیہ الکریم محمد امکافیا للشکرہ والہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین ط

میں نے رسالہ منیفہ مطبوعہ میلاد کا راز المعروف بہ آداب نیاز بالا ستیعاب دیکھا ماشاء اللہ بہترین رسالہ مطابق شریعت مطہرہ دلائل واضحہ سے پُر واجب العمل ہے مولا تعالیٰ مصنف مولف کو جزائے خیر دے اور مسلمانوں کو اس پر عمل کی توفیق دے جو مسلمان ہے وہ جانتا ہے اور اس کو جاننا چاہیئے کہ حضور پُر نور سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم والہ واصحابہ اجمعین کا وجود باوجود باعثِ تخلیق عالم و عالمیان ہے وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا جو کچھ ہوا اور ہوگا انہیں کی خاطر ہوا اور ہوگا ان کی تعظیم و توقیر ان کا کامل ادب جزو ایمان و فرض مذہب ہے بغیر ان کی تعظیم و ادب کے تمام اعمال حبط و بے سود ہیں سب نعمتوں سے بڑی نعمت جس پر سب سے زیادہ شکر الٰہی واجب ہے آپ ہی کا وجود باوجود ہے جس قدر شکر ان کا کیا جائے وہ بجا و دُرست ہے۔

افراط و تفریط شرعاً ہر چیز میں مذموم ہے انعقاد میلاد جس میں آپ کی ولادت شریف کی خوشی کی جاتی ہے آپ کا ذکر آپ کے پیدا کرنے والے رب جل مجدہٗ کا شکر بجالایا جاتا ہے مسلمان ادب و طہارت کے ساتھ اکٹھے ہوکر جشن ولادت مناتے ہیں طعام و شیرینی تقسیم کرتے کھلاتے ہیں موجب اجر و ثواب عظیم ہے جس کے استحباب پر جمہور علمائے اہلِ سنت والجماعت کا اجماع ہے مسلمان تو مسلمان کافر بھی اس خوشی میں دل سے شرکت کرنے والے فیوض و برکات سے حصہ پاتے ہیں ابولہب جیسے کافر کا سرکار رسالت

علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کی پیدائش کی خوشی کرنے ثوبیہ کے آزاد کردینے پر ہر پیر کے دن عذاب جہنم میں تخفیف پانا کتب احادیث وسیر میں مذکور ہے کور باطن نہ مانے وہ جانے وہ تو کور ہی ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

بلاشک محفل میلاد عید المسلمین ہے، اس کو زینت دینا زینت ایمانی اس کا ادب باعث ازدیاد نور وفیوض و برکات ایمانی ہے اور بے ادبی وگستاخی موجب خسران ابدی واللہ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ وانا العبد الاثیم محمد ابراھیم القادری البدایونی کان اللہ لہ ولوالدیہ

شعبان المعظم ۱۳۵۵ھ

تقریظ از عالم اکمل فاضل اجل ماحی بدعت حامی سنت جامع معقول ومنقول فخر المدرسین حضرت مولانا مولوی حاجی سید ابو البرکات سید احمد صاحب مفتی پنجاب قادری رضوی اشرفی ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور، مدظلہٗ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم فقیر پرتقصیر نے رسالہ مبارکہ عجائب انوار میلاد کا راز مطالعہ کیا۔ استدلال قوی اور طرز تحریر دلپذیر زبان سلیس اور بیان شیریں اور سب میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اس مختصر میں متعدد مسائل متنازعہ فیہا کو بدلائل قویہ خوب ثابت کیا ہے مولا تعالیٰ مصنف کے علم وفضل میں برکت عطا فرمائے اور ناظرین رسالہ کو بہرہ مند کرے۔

تقریظ از عمدۃ العلماء عالم اکمل فاضل اجل حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم ابو الحسنات سید محمد احمد صاحب قادری رضوی اشرفی الوری مفتی وخطیب مسجد نواب وزیر خان مرحوم لاہور مدظلہٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

رسالہ مبارکہ میلاد کا راز فقیر نے دیکھا مولف مسیب نے اپنی جدت طرازی سے انوکھا طرز

استدلال اختیار فرمایا ہے لاریب اس رسالہ کو اگر مصنف دیکھے تو حجت انکار معدوم ہو جائے طرز تحریر نہایت عام فہم اور سلیس ہے طریق استدلال واضح ہے کتابت کی جہاں جہاں غلطیاں ہیں اس کا صحت نامہ آخر میں موجود ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اضاف اہل سنت کے لیے عطر محبت بنائے اور منکرین کے لیے شمع ہدایت جزاہ اللہ خیر الجزاء وحیاک المحی الحی حیاہ

تقریظ از حضرت الحاج مولانا شاہ محمد عبدالحامد القادری معینی البدایونی مدظلہ
ناظم نشر و اشاعت جمیعتہ عالیہ اسلامیہ مرکزیہ ہند (بدایوں)

میں نے کتاب میلاد اقدس موسومہ "میلاد کا راز" کو اول سے آخر تک دیکھا بلا شبہ مولف قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اس تالیف میں جدا جدا عنوانات کے تحت جو دلائل و براہین حضرات متقدمین کی کتب شریفہ سے اخذ کر کے یکجا فرما دیئے جن کی طبقہ اہل سنت کو عرصہ دراز سے ضرورت تھی مولف ممدوح کا طرز نگارش و تحریر نہایت صاف اور سیدھا شواہد سے لبریز ہے۔ موصوف نے دریا کو کوزہ میں بند کرنے کی سعی فرمائی ہے وہ سارے مسائل جمع فرما دیئے ہیں جن کی میلاد نبویہ کے عنوانات میں حاجت تھی حقیقت یہ ہے کہ جماعت حقہ اہل سنت کے یہاں جو معمولات سلف سے اب تک چلے آ رہے ہیں وہ اپنی اصل و حقیقت کے اعتبار سے ثابت الاصل ہیں جن پر اکابر متقدمین و علمائے اہل سنت رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اپنی اپنی کتب شریفہ میں نہایت تفصیل کے ساتھ دلائل ارقام فرما چکے ہیں یہی وہ اسباب ہیں کہ صدیوں سے وہ معمولات داخل حسنات و عقیدہ ہو چکے ہیں اور ان معمولات ہی کے باعث ہمارا طبقہ ممتاز نظر آتا ہے، کچھ دنوں سے بعض عناصر جنہیں بارگاہ نبویہ کے ساتھ حقیقتہً نسبت غلامی حاصل نہیں اور جو عملاً ختم مرتبت اروا حنالہ الفدا کی عزت و حرمت توقیر و تعظیم کے قائل نہیں اور ان کی تبلیغ کا وسیع و محیط سلسلہ جاری ہے ایسے حالات میں شدید ضرورت تھی کہ میلاد نبویہ اور اس کے آداب و معمولات پر ایک جامع تالیف تیار کی جائے۔ "کتاب میلاد کا راز" میں جو عنوانات فاضل مولف نے درج فرمائے

ہیں اگرچہ ان میں ہنوز اضافہ کی ضرورت تھی اور بعض دوسرے مسائل کی بھی کتاب محتاج تھی لیکن کاغذ کی مشکلات و موانع نے دیگر مباحث پر قلم اٹھانے سے مجبور کر دیا۔ پھر بھی میری دلی دعا ہے کہ ربّ العزت مؤلف اور ان کے رفقائے کار کی اس محنت کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کی یہ سعی کہ مسلمانوں میں ادب بارگاہ رسالت اقدس کا جذبہ کاملہ پیدا ہو کامیاب ہو جائے حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے دور سابق میں جو کچھ پایا وہ عظمت و ادب رسالتِ نبویہ کی بدولت ہی پایا۔ فقط۔

تقریظ و فتوےٰ کاملہ

از نوبادۂ چمنستان فضل احمد عندلیب گلستان رحمت و نعمت علامۂ تم مفتی اعظم حضرت مولانا مولوی شاہ محمد فضال الرحمٰن عرف بھولے میاں صاحب صدیقی گنج مرادآبادی نقشبندی قادری چشتی سہروردی مدظلہ

حامداً و مثنیاً و مصلیاً و مسلماً کوئی مسلمان اس وقت تک کامل الایمان نہیں جب تک عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان و مال اولاد سے زائد محبوب تر نہ رکھے (دیکھو حدیث شریف) پس جس مسلمان کو یہ تعلیم دی گئی ہو اس کے لیے بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کے موافق تمامی آداب و تعظیم و تکریم اس وجود ذی جود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وقف کر دینا دلیل کامل الایمان موجب خوشنودی رحمان و فرض ثابت بالقرآن بقولہ تعالیٰ و تعزروہ و توقروہ ہے چونکہ ہمارے شفیع روز عالم صلی اللہ علیہ وسلم محبوب رحمٰن ہیں اسی لیے پروردگار عالم اپنے بندوں کی سرکشی و بے ادبی اپنے حق میں خواہ گوارا کیوں نہ کرے۔ لیکن اپنے محبوب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کسی طور گوارا نہیں کر سکتا۔ "اسی لیے با خدا دیوانہ باش و با محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار فرمایا گیا ہے۔ بزرگان کرام کے واقعات شاہد عادل ہیں کہ محض الفت و ادب عترت خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے صدہا انسان ولی ہو گئے تو اس خوش قسمت کے مدارج کا اندازہ کیا ہو سکتا ہے۔ جو اس تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم و محبت میں اپنی ہستی وقف کر دے۔ اللھم اجعلنا منھم محفل میلاد شریف کو اپنی اور محافل پر قیاس کرنا ضلالت اور اس محفل مقدس میں سگرٹ پان، تمباکو

خوش گپیاں کرنا مؤدب نہ بیٹھنا قطعی ممنوع ہیں لوگوں کو اس سے خود شرم کرنا چاہیے کہ وہ ایک معمولی پوزیشن کے انسان کے سامنے تو تصویر ادب بن جائیں بلا ضرورت کلمہ و کلام تک نہ کریں اور جس قدسی صفت صلی اللہ علیہ وسلم کی تنظیم و توقیر فرض مذہبی ہے اس کا چنداں خیال نہ ہو۔

خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو ادب کی توفیق دے بلکہ مسلمانوں پر امتی ہونے کی حیثیت سے یہ واجب ہے کہ وہ محفل میلاد کے لیے جو بہتر کپڑے میسر آسکیں پہن کر خوشبو لگا کر آئیں فروتنی ظاہر ہو جائے ظاہرہ ہو با ادب سنتے رہیں اور درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے رہیں اور جس وقت تک یہ ذکر مبارک ہو اس وقت تک ماسوا کو بھول کر فنا فی الرسول ہو جائیں لیکن مقام غیرت ہے کہ ایک مشاعرہ یا دنیاوی مجلسیں تو مسلمانوں کو رات بھر جگا سکیں اور تھکن لاحق بھی دور کر دیں لیکن ذکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہی سے ان کو تھکن و نیند آنے لگے۔ اس سے زائد مسلمانوں کی کھلی بدبختی اور کیا ہوگی کہ وہ خود اسی کا سبب بنتے ہیں کہ ایسی محفل کے انوار و برکات کے حصول سے محروم رہیں، غور تو فرمائیے کہ ہمارا پروردگار عالم جل شانہٗ ہمیں مقام ابراہیم عرفات صفا مروہ وغیرہ کے مقدس مقامات کو شعائر الٰہی قرار دے تاکہ ہم اس کے ان پیارے بندوں کی یاد کو برقرار رکھیں اور تنظیم و تکریم کرتے رہیں تو ہمارے شہنشاہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے تو تمامی عالم کا وجود ہے اور آپ سب سے عظیم القدر نعمت الٰہی ہیں پس آپ کا ذکر بھی شعائر الٰہی ہے اس لیے محفل ذکر شریف سنت الٰہی ہے ورفعنا لک ذکرک کی جس پر گواہی ہے اور چونکہ آپ عظیم ترین نعمت الٰہی ہیں خود ارشاد فیض بنیاد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ التحدث بنعمۃ اللہ شکر وترکھا کفر (بیہقی) اسلئے ہماری سانس کا ہر لمحہ بھی اگر اسی ذکر میں گزرے جب بھی کم ہے اسکی وہی قدر نہیں کرتے جو اپنی دماغی عیاشیوں میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ وہ اپنے سیاسی لیڈر کی اتنی تنظیم و تکریم کرتے ہیں کہ آسمان زمین کے قلابے ملا ڈالتے ہیں۔ سوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست، بلکہ اس فرقہ بے ادب کی مخالفانہ ذہنیت کے بالمقابل انعقاد میلاد بدرجہ اولیٰ واجب ہے تاکہ عظمت و تکریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج اور ہو۔

میں اس "میلاد کا راز" جیسی کتاب پر اظہار تشکر کے لیے الفاظ نہیں پاتا۔ واقعی یہ وقت کی بہترین خدمت ہے اور آداب و تعظیم رسول کا لہلہاتا ہوا گلزار ہے واقعی اگر اسی طرح ہمارے اور بھی علماء ان ضروری چیزوں کو ادب و تعظیم کی روشنی میں پیش کریں تو انشاء اللہ گستاخوں میں "ذہنی بدہضمی" کا جو مرض بڑھ رہا ہے کافور ہو جائے گا۔

حقیقتہً ناشرین و مولفین کتاب ہذا کی یہ نادر خدمت فراموش نہیں ہو سکتی خدا ان حضرات کو جزائے خیر دے ملکہ میں تو دعوے کے ساتھ کہوں گا کہ کسی مسلمان کے پاس اگر کوئی نیک عمل ماسوائے ادب و تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو تو یقین جانیئے کہ وہ اپنے اس دیوانگی الفت میں قطعی مرفوع القلم اور رحمتِ تمام صلی اللہ علیہ وسلم کے آغوش رحمت میں ہوگا میری دُعا ہے کہ یہ دیوانگی الفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ ہمیں پوری طرح عطا فرمائے آمین

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

ننگ اکابر "بھورے میاں صدیقی"

فہرست علمائے کرام و مفتیان عظام اہلسنت والجماعت جن کے فتاوے کتاب ماہ ادبستان میں درج ہیں

حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مفتی اہلسنت عالیجناب مولانا مولوی شاہ محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی مدظلہ مفتی اعظم بمبئی، مفتی اہلسنت جناب مولانا مولوی حافظ عزیز احمد صاحب قادری، مفتی اہلسنت جناب مولانا مولوی شاہ سید محمد ابراہیم صاحب فریدی سمتی پوری صدر المدرسین مدرسہ شمس العلوم بدایوں مدظلہ عالم اہلسنت جناب مولانا مولوی سید مسعود علی صاحب علیگڑھی مدظلہ، حضرت مولانا مولوی سید یونس علی صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مولوی مفتی محمد عبدالقادر صاحب فرنگی محلی مدظلہ حضرت مولانا مولوی محمد عمر صاحب نعیمی مرادآبادی مدظلہ حضرت مولانا مولوی مفتی محمد خلیل صاحب امروہوی مدظلہ، حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب مدظلہ؛

مقبول و محبوب مصطفائی میلاد مقدس شریف

۱۳ ھ ۵۱

چونکہ اس زمانہ میں اِدھر تو ایک جماعت برابر میلاد اقدس شریف کے بند کرنیکی کوشش کر رہی ہے اور دوسری جماعت اس میں ادب و تعظیم ملحوظ نہیں رکھتی اور کم استعداد اصحاب مخالفین کو جواب نہیں دے سکتے اس لیے کتاب "میلاد کا راز" سلیس اُردو میں مع ثبوت میلاد اقدس شریف و قیام تعظیمی و زینت و تعیین و تقسیم شرینی و تشریف آوری سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در میلاد اقدس شریف و شان سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم قرآن عظیم و احادیث کریم سے دیکر شائع کی گئی ہے تاکہ تھوڑا پڑھا لکھا بھی بخوبی سمجھ لے اور آداب نیاز پر مطلع ہو کر فقیر کو دعائے خیر سے یاد فرمائے مولیٰ تعالیٰ توفیق عمل بخشے۔

والسلام

نواب محمد نیاب الدین قاسمی مصطفائی فضلِ رحمانی بریلوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

میلادِ اقدس شریف کا ثبوت

(۱) واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہٖ ولتنصرنہٗ قال ءاقررتم واخذتم علیٰ ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشٰھدین فمن تولیٰ بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون ط

جب عہد لیا اللہ نے نبیوں سے کہ بے شک میں تمہیں کتاب و حکمت عطا فرماؤں پھر تشریف اقدس شریف لائیں تمہارے پاس وہ رسول تصدیق فرمائیں ان باتوں کی جو تمہارے ساتھ ہیں تو تم ضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا قبل اس کے کہ انبیاء کچھ عرض کرنے پائیں، فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا، عرض کیا ہم نے اقرار کیا فرمایا تو آپس میں ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں پھر جو کوئی اس اقرار کے بعد پھر جائے وہی لوگ بے حکم ہیں۔

(۲) لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم ط بے شک تمہارے پاس وہ عظمت والے رسول تشریف لائیں تمہیں میں جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی پر حریص ہیں اور مسلمانوں پر بڑے مہربان رحمت والے ہیں۔

(۳) لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم اٰیاتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ط بے شک اللہ عزوجل نے

احسان کیا ایمان والوں پر کہ بھیجا ان میں رسول انھیں میں سے کہ ان پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور بے شک وہ اس سے پہلے کھلے گمراہی میں تھے۔

(۴) وَ اَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اپنے رب کی نعمت لوگوں میں خوب بیان کر۔ پھر کونین میں حضور سے افضل نعمت اور کیا ہو سکتی ہے جو باعثِ ایجادِ عالم ہیں اور جن کا حال ولادت مقدس میلاد اقدس شریف میں بیان کیا جاتا ہے

(۵) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ اور تمہارے ذکر کو بلند کر دیا پھر میلاد اقدس شریف سے زیادہ مسلمان کے لیے اور کون سا ذکر مقدس عزیز ہوگا۔

ثبوت قیام تعظیمی میلاد اقدس شریف

(۱) وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ ضرور دلوں کے تقوے سے ہے کیا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ولادتِ اقدس وذکر ارفع اللہ تعالیٰ کے اعظم شعائر نہیں۔ کیا قیام وقتِ ذکر ولادت شریف تعظیم نہیں ضرور ہے۔ پھر حسب حیثیت حتی المقدور اعلیٰ لباس میں باوضو باادب حاضری دینا، دوزانو بیٹھنا، کھانے پینے کی چیزوں سے سامعین اور ذاکرین کو اتنی دیر پرہیز رکھنا کیسی تعظیم ہے۔

ثبوت زینت میلاد اقدس شریف

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ اے حبیب فرما دو کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اُس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا فرمائی اب کس کی مجال ہے کہ جو کچھ

بچھانا۔ منبر سجانا دروازے لگانا فرش زیبا بچھانا آلات تجمل وروشنی (بودار نہ ہو جیسے مٹی کا تیل گیس وغیرہ) خوشبو لبانا جائز طریقوں سے مجلسِ اقدس شریف کو آراستہ وپیراستہ کرنا اس زینت خداداد کو حرام وممنوع وناجائز بتا سکے۔

برادران اہلسنت ذرا عقل سے کام لو دیکھو مسجد میں بے وضو داخل ہونا یا لہسن پیاز وغیرہ کوئی بدبودار چیز کھا کر یا بدبودار کپڑا پہن کر یا کوئی بدبودار چیز لے کر جانا منع ہے اس میں دو حکمتیں ہیں ایک تو مسجد کی بے حرمتی کا باعث ہے دوسرے مسلمانوں اور اس پاک اور معصوم مخلوق کی ایذا کا سبب ہیں جو باوجود اس کے کہ ہمارے ساتھ مسجد میں موجود ہوتی ہے مگر اس کا لطیف اور نورانی جسم ہمیں نظر نہیں آتا اور یہ وہ مخلوق ہے جسے زبان شرع میں فرشتہ کہتے ہیں پھر میلاد اقدس شریف میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بذاتِ خود تشریف اقدس شریف لانا پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے اس میں بدرجہ کمال ادب وتعظیم ملحوظ رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ ان کے ذکر پاک کی مجلسِ اقدس ہے جن کے صدقے میں ساجد بنی ہیں۔

ثبوت تعیّن میلاد شریف

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ارشاد مقدس فرمایا کہ تم دوشنبہ اقدس شریف کا روزہ ترک نہ کیا کرو، کیونکہ وہ دن میری ولادت پاک کا ہے۔ علاوہ ازیں صوم عاشورہ تعین ایام بیض صوم عرفہ وصوم دوشنبہ اقدس شریف وپنجشنبہ وصلوٰۃ العیدین وادائے فریضہ حج وغیرہ دیگر امور شرعیہ میں تعین موجود ہے، یہ صحیح حدیث کا فرمان مقدس ملاحظہ ہو۔ کل امر مرھون باوقاتھا، ہر کام اپنے وقت پر مقرر ہے۔ اب اس سے زیادہ اور کیا تعین کا ثبوت ہو سکتا ہے۔

تقسیم شرینی میلاد اقدس شریف

(۱) حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ تقسیم شرینی امر مسنون و خوب است، پھر نکاح کے بعد چھوارے لٹانے کی نسبت شارع علیہ السلام کا حکم موجود ہے اس سے ہر ذی فہم سمجھ سکتا ہے کہ نکاح اسی میلاد اقدس شریف والے کی سنت ہے جن کے نام اقدس شریف کی شرینی تقسیم کی جاتی ہے پھر وہ مسنون ہو گی یا نہیں۔

اظہار فرحت بر انعقاد میلاد اقدس شریف

(۱) حضور ہی کے لیے ارشاد مولیٰ تعالیٰ جل جلالہ ہے کہ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین نہ بھیجا ہم نے تمہیں مگر رحمت سارے جہاں کیلیے پھر ملاحظہ فرمایئے قل بفضل اللہ وبرحمتہٖ فبذالک فلیفرحوا ۔ اے حبیب فرما دو کہ اللہ جل جلالہ کے فضل اور اس کی رحمت پر لازم ہے کہ خوشیاں منائیں کیا صاف ارشاد ہے کہ میلاد اقدس شریف کی خوشی منائے اور ملاحظہ ہو، بیہقی شعب الایمان میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ التحدث بنعمۃ اللہ شکر وترکھا کفر، اللہ عزوجل کی نعمت بیان کرنا شکر ہے اور اس کا ترک کفر ہے پھر میلاد اقدس شریف سے جو سنت الٰہی ہے زیادہ افضل اور کونسی نعمت ہو سکتی ہے۔

ثبوت تشریف آوری در میلاد اقدس شریف

۱۔ تمام انبیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مراتب و مدارج کا کیا کہنا وہ سب ارفع و اعلیٰ ہیں پھر خصوصاً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ ان کے مولیٰ تعالیٰ نے روز میثاق تمام انبیاء علیہم السلام سے اُن کے امتی ہوتے اور اطاعت کے عہد لیے اور اپنی مہر شہادت ثبت فرمائی، شہدا کے لیے فرمایا جاتا ہے ولا تقولوا لمن یقتل

فی سبیل اللہ اموات بل احیاءٌ ولٰکن لا تشعرون ۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ہیں تم ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ (بدستور زندہ ہیں) اگرچہ تم اس راز کو سمجھ نہیں سکتے ۔ پھر ملاحظہ فرمایئے والنبیین والصدیقین والشھداء والصالحین ۔ درباره مدارج نازل ہو چکی ہے پھر صدیقوں اور نبیوں کا کیا مرتبہ ہوگا ۔

۲۔ حاجی شاہ امداد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کا ارشاد ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں آپ کے علم روحانیت کی وسعت جو اپنے موقع پر دلائل نقلیہ وکشفیہ سے پورے طور پر ثابت ہو چکی ہے اس کے آگے یہ ایک معمولی بات ہے ممکن ہے کہ آپ اپنی جگہ پر تشریف رکھیں اور تمام درمیانی حجابات اٹھ جائیں ۔ اس کے علاوہ خدا کی قدرت تو محل کلام نہیں ہو سکتی ۔

۳۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کے عینی مشاہدہ پر توجہ مبذول فرمایئے جو ان کی کتاب فیوض الحرمین میں درج ہے فرأیت انوارہ استلعت رفعتہ رأیت بخالطہ انوار الملائکۃ انوار رحمۃ یعنی دیکھا میں نے اس محفل پاک میں کہ بلند ہوئے انوار دفعتہ" اور دیکھا میں نے کہ ملے ہوئے ہیں انوار رحمت الٰہی کے انوار ملائکہ میں ۔

۴۔ علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ کی یہ تائیدی تحریر ملاحظہ ہو انتباہ الاذکیا فی حیات الانبیاء میں موجود ہے کہ انبیاء کی وفات صرف اسی طور پر ہوتی ہے کہ وہ عام نظروں سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں مگر واقع میں بدستور زندہ اور موجود رہتے ہیں ان کے لیے اذن عام ہے کہ اطراف زمین اور عالم ملکوت میں بجسدہٖ وروحہٖ جہاں چاہیں آئیں جائیں حیث قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسائر الانبیاء احیاء ردت الیھم ارواحھم بعد ما قبضوا واذن لھم ان فی الخروج من قبورھم والتصرف فی الملکوت العلوی والسفلی ۔ الخ

۵۔ حدیث جلیل ملاحظہ ہو عند ذکر اولیاء اللہ تتنزل الرحمۃ اولیاء اللہ کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے پھر اہلِ فہم انصاف سے غور کریں کہ جہاں شہنشاہِ انبیا علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثنار کا ذکر پاک ولادتِ اقدس شریف ہو وہاں کس شان سے اعلیٰ نزول رحمت ہوگا۔

۶۔ شیطان لعین جو حقیقتہً انہیں کے سجدۂ تعظیمی کے انکار سے مردود ہوا اس کو تو یہ طاقت ہے کہ ایک وقت میں تمام دنیا میں بہکانے جاسکے اور بلا تشبیہ نکیرین و عزرائیل علیہ السلام کو یہ وسعت علم اور مافوق عقل عطا ہو کہ ایک ہی وقت میں ہر جگہ دنیا میں قبروں میں موجود ہو کر سوال وجواب کریں، روحیں قبض کریں پھر حبیبِ اعظم جو باعثِ ایجاد عالم ہیں ان کا تمام دنیا پر تصرف ماننا اور تمام دنیا میں ہر جگہ ایک ہی وقت میں محفل میلادِ اقدس شریف میں مجسم تشریف لے جانا کونسی عقلِ سلیم کے خلاف ہے۔

۷۔ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب شرح مواہب الدنیہ میں فرماتے ہیں لا منع رویۃ ذاتہ علیہ السلام بجسدہٖ وروحہٖ وذالک لانہ وسائر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ردت الیھم ارواحھم بعد ما قبضوا واذن لھم ھو فی الخروج من قبورھم والتصرف فی الملکوت العلوی والسفلی یعنی کوئی بات اس امر کو مانع نہیں ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحِ مبارک یا مجسم نظر آجاویں اس لیے کہ حضور اور نیز دیگر مقدس انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواحِ طیبات بعد وفات کے ان کے جسم میں باذن الٰہی پھر دوبارہ واپس کردی گئی ہیں اور ان کو رب العزت کی طرف سے عام اجازت عطا کی گئی ہے کہ اپنے مقدس مزارات سے نکل کر عالم بالا اور عالم دنیا میں جس طرح چاہیں تصرف کرتے ہیں۔

۸۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کا عینی مشاہدہ

ملاحظہ ہو جو ان کی کتاب فیوض الحرمین میں درج ہے ورایتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اکثرا مور بیدی ای صورتہ الکریمۃ البنی کان علیھا ھو لبد مرۃ نتفطت ان لہ خاصیۃ من تقویمہ و دحہ ابحو تک جبدہ علیہ السلام و انہ الذی اشار الیہ بقولہ ان الانبیاء لا یموتون وانھم لیصلون فی قبورھم ولیحجون وانھم احیاء۔ یعنی دیکھا میں نے بارہا اپنی آنکھوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے یعنی ان کی صورتِ مقدس میرے سامنے ہوتی تھی جس سے مجھے کامل یقین ہو گیا کہ آپ کی روح مبارک کو یہ طاقت حاصل ہے کہ متشکل بدن مبارک کے بن جاتی ہے اور بلا شبہ وہ حدیث شریف بالکل راست ہے جس میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ پیغمبر مرتے نہیں وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور حج ادا کرتے ہیں اور یقین مانو وہ سب کے سب زندہ ہیں۔

۹۔ پھر حجۃ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی تصریح خاص ملاحظہ ہو والرسول علیہ السلام لہ الخیار فی طواف العوالم مع ارواح الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم یعنی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کا اختیار ہو چکا ہے کہ اپنی ہمرکابی میں ارواحِ صحابہ کرام کو بھی لے کر تمام عالموں میں جہاں چاہیں سیر کریں۔

۱۰۔ پھر قرطبی کی یہ روایت جس کے راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہیں ملاحظہ فرمائیے کہ بیت المقدس میں رب العزت جل جلالہٗ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام انبیاء علیہم السلام کو جمع کر دیا چنانچہ سات جماعتیں انبیاء و مرسلین کی شب اسریٰ میں حضور کی مقتدی تھیں۔

۱۱۔ مولوی عبدالعلی قدس سرہٗ احسن الخصائل فی شرح عمدۃ الوسائل میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک شب مع شاگردان کتاب حدیث کا مطالعہ کر رہا تھا۔ کہ ایک صاحب بہ لباس عربی میرے پاس تشریف لائے اور السلام علیکم کے بعد ارشاد فرمایا کہ تم کو ایک بزرگ بلاتے ہیں میں وعلیکم السلام کہہ کر ان کے ہمراہ گیا اور میں نے دیکھا کہ ایک نقاب پوش گھوڑے

پر سوار تشریف فرما ہیں انہوں نے فرمایا کہ کیا تم مجھ کو پہچانتے ہو، پھر نقاب اٹھا کر فرمایا۔ میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اور یہ صدیق، اور شیطان میری شکل نہیں بن سکتا پھر مجھکو اپنے دست اقدس تشریف پر بیعت فرمایا۔ اور خوش وخرم واپس فرمادیا۔ میں نے بعد واپسی اپنے شاگردوں سے یہ واقعہ بیان فرمادیا۔ اور اپنی اعلیٰ جسمانی خوشبو سے عرصہ دراز تک حظ اٹھایا۔

حضور کو صیغہ حاضر میں پکارنے کا ثبوت

۱۔ تمام اولیاء اللہ کی کتابیں لفظ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم سے مالا مال ہیں اور اہل ہنم اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں وہ تو نور علیٰ نور ہیں ان کے شہزادے ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب وجنوب وشمال میں اور اگر وہ مجھکو یا غوث کہہ کر کسی مصیبت میں پکارے تو میں ایک آن میں اس کے پاس برائے مدد پہنچ جاتا ہوں اور ان کے صدقے میں اولیائے کرام کو بھی مراتب تا قیامت عطا ہوتے رہیں گے۔ یہی لوگ انتظام عالم پر تعینات ہیں اور اپنے اپنے علاقوں کا انتظام باطن فرماتے ہیں

۲۔ نماز میں التحیات پڑھنا واجب ہے السلام علیک ایھا النبی کیسا صاف صیغہ حاضر ہے اب بھی کسی دن کے اندھے کو ندلتے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض ہوگا؟

ثبوت فاتحہ ونیاز وایصال ثواب وغیرہ

جو کھانا پھل شیرینی وغیرہ نیاز میں رکھی جاتی ہیں ان کا کھانا حرام نہیں کلام مقدس کی آیات سورہ فاتحہ وغیرہ تلاوت کرنا حرام نہیں، کھانا ہمیشہ سامنے ہی رکھ کر کھایا جاتا ہے پیٹھ کے پیچھے رکھ کر کوئی نہیں کھاتا پھر سامنے نیاز کے لیے رکھنا حرام نہیں پھر اب کونسی چیز پر اعتراض ہے عوام کی فاتحہ مساکین کو دینا اور اولیائے کرام کی نیاز کو خود بھی چکھنا داخل ادب ہے

کیونکہ ان کے در کا ہر شخص مسکین ہے مگر جن پر مر گئے مردود نہ فاتحہ نہ درود کی شکل صادق آتی ہے ان کو درود اقدس شریف کا ثواب حضورؐ کے صدقہ مقدس میں پہونچے اور نہ کھانے پھل وغیرہ اور آیاتِ قرآنی کا۔ کیونکہ حضورؐ کے صدقہ کی کوئی چیز دین و دنیا میں ملنا ان کے عقیدے میں ملنا ان کے عقیدے میں نہیں۔ اب رہا ایصالِ ثواب اس کا کتنا اچھا ثبوت ہے (۱) کلمہ طیبہ ستر ہزار مرتبہ مع درود شریف پڑھکر بخشا جائے انشاء اللہ تعالیٰ پڑھنے والے اور جس کو بخشا جائے دونوں کے لیے ذریعہ نجات ہوگا۔ اور پڑھنے والے کے لیے دونا ثواب ہوگا اور اگر دو کو بخشے گا تو تگنا اسی طرح کروڑوں بلکہ جمیع المومنین والمومنات کو ایصالِ ثواب کر سکتا ہے اسی نسبت سے اس پڑھنے والے کو ثواب بڑا ہوگا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے کھانا کھاتے ہوئے دفعتہً رونے لگا۔ وجہ دریافت کرنے پر کہا کہ میری ماں کو جہنم کا حکم ہے فرشتے اسے لے جاتے ہیں (اس شہر میں یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا) حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس یہی کلمہ طیبہ ستر ہزار پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اس کی ماں کو دل میں ایصالِ ثواب کر دیا۔ فوراً وہ لڑکا ہنسا، آپ نے سبب ہنسنے کا دریافت فرمایا، لڑکے نے جواب دیا کہ حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لے جا رہے ہیں شیخ ارشاد فرماتے ہیں اس حدیث کی تصحیح مجھے اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے۔

۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص شریف پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے تو مُردوں کی گنتی کے برابر اسے بھی ثواب ملے گا۔ (درمختار و ردالمحتار)

۳۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نماز روزہ حج زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مردوں کو پہنچا سکتا ہے ان سب کو پہونچے گا۔ اور اس کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی بلکہ اس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے یہ نہیں کہ اسی کا ثواب تقسیم ہوکر ٹکڑا ٹکڑا ملے (ردالمحتار)

ثبوت شانِ نبوی شریف

۱۔ صحیح حدیث مقدس میں ارشاد فرماتے ہیں لولاک لما خلقت الدنیا والافلاک اگر میں تم کو پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان کچھ نہ بنتا تو ثابت ہوا کہ یہی باعثِ ایجادِ عالم ہیں پھر صحیح حدیث مقدس شریف میں ارشاد ہے یا جابر ان اللہ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہٖ اے جابر بیشک اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور مقدس اپنے نور اقدس شریف سے پیدا فرمایا۔ پھر تیرے نبی کے نور سے دونوں عالم جلوہ ظہور میں لایا۔ پھر جن کے سامنے جن کی وجہ سے جن کے نور سے وہ جہان بنے اور احکامات از ازل تا ابد لکھے گئے انھیں ان کل کا ضرور علم ہوا یا نہیں بلا تشبیہ اگر تمہارے سامنے کوئی شہر تعمیر ہو یا اجڑ کر پھر از سرِ نو آباد ہو تو تمھیں اس کا علم ہوگا یا نہیں۔

۲۔ قرآن عظیم میں فرماتا ہے وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہٖ من یشاء اے عام لوگو اللہ اس لیے نہیں کہ تمھیں غیب پر مطلع فرمادے۔ ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے اور فرماتا ہے عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسول اللہ تعالیٰ عالم غیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا۔ مگر اپنے پسندیدہ رسول کو صرف اظہار ہی نہیں بلکہ رسولوں کو غیب پر مسلط فرمادیا علمائے اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اتفاق ہے کہ جو کچھ فضائل اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام کو عنایت فرمائے گئے وہ سب بہ اکمل وجوہ اور ان سے بدرجہا زائد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئے اور اہلِ باطن کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کچھ فضائل اور انبیا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیٰ سیدھم وعلیھم کو ملے وہ سب حضور کے دیئے سے اور حضور کے طفیل سے

۳۔ قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما انا قاسم واللہ یعطی میں بانٹنے والا ہوں اور

اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے یہاں نہ عطا کی تخصیص نہ تقسیم کی تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر شے انھیں کو عطا ہوتی ہے اور یہی بانٹنے والے ہیں پھر ان کے مالک اور مختار کل ہونے میں کیا کلام ہے۔

۴۔ پھر قرآن کریم کا فرمان ذی شان ہے وما هو على الغيب بضنين یعنی میرا محبوب غیب پر بخیل نہیں جس میں استعداد پاتے ہیں اسے بتاتے ہیں اور ظاہر کہ بخیل وہ کہ جس کے پاس مال ہو اور صرف نہ کرے وہ کہ جس کے پاس مال ہی نہیں کیا بخیل کہلائے گا۔ اور یہاں بخیل کی نفی کی گئی تو جب تک کوئی چیز صرف کی نہ ہو نفی کا کیا مفاد ہوا۔ لہذا معلوم ہوا کہ حضور غیب پر مطلع ہیں اور اپنے غلاموں کو اس پر اطلاع بخشتے ہیں۔

۵۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے نزلنا عليك الكتاب تبيانا لكل شيئ ہم نے تم پر یہ کتاب ہر شے کا روشن بیان کر دینے کے لیے اتاری تو ان سے کیا پوشیدہ رہا صاف ظاہر ہو گیا کہ وہ عالم ماکان ومایکون ہیں

۶۔ سرکار ارشاد اقدس شریف فرماتے ہیں ان الله قد رفع لى الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة كانما انظر الى كفى هذه بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو میں اسے اور قیامت تک اس میں جو کچھ ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو اور حضور کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے غلاموں کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ایک بزرگ فرماتے ہیں وہ مرد نہیں جو تمام دنیا کو مثل ہتھیلی کے نہ دیکھے انہوں نے سچ فرمایا اپنے مرتبے کا اظہار کیا ان کے بعد بہار الملتہ والدین نقشبند قدس سرہ نے فرمایا میں کہتا ہوں وہ مرد نہیں جو تمام عالم کو انگوٹھے کے ناخن کے مثل نہ دیکھے۔

اور وہ جو نسب میں حضور کے صاحبزادے اور نسبت میں حضور کے ایک اعلیٰ جاہ کفش برادر یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قصیدۂ غوثیہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں نظرت الى بلاد الله جمعا كخردلة على حكم اتصال یعنی میں نے اللہ کے تمام شہروں کو مثل رائی کے دانہ کے ملاحظہ کیا۔ اور یہ دیکھنا کسی خاص وقت سے خاص نہ تھا بلکہ علی الاتصال

یہی حکم ہے اور فرماتے ہیں ان بؤتوتہ عینی فی اللوح المحفوظ میری آنکھ کی پتلی لوحِ محفوظ میں لگی ہوئی ہے پھر لوح محفوظ کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے کل صغیرٌ وکبیرٌ مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے اور فرماتا ہے۔ ما فرطنا فی الکتاب من شیئ ہم نے کتاب میں کوئی شے اٹھا نہ رکھی اور فرماتا ہے لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین کوئی تر و خشک ایسا نہیں جو کتاب میں نہ ہو توجب لوحِ محفوظ کی یہ حالت کہ اس میں تمام کائنات روزِ اوّل سے روزِ آخر تک محفوظ ہیں تو جس کا اسے علم ہو بے شک اسے ساری کائنات کا علم ہوگا۔

۷۔ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو تو بھلا جس پر خدا جل جلالہ اور اس کے فرشتے درود بھیجیں اور ایمان والوں کو بھی حکم دیا جائے تو پھر اس کی شان اقدس شریف بجز خدا کے اور کون جان سکتا ہے خود فرماتے ہیں لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی بجز خدا کے مجھے کوئی نہیں جانتا۔

۸۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فا تبعونی یحببکم اللہ فرما دیجئے اے حبیب کہ جو اللہ سے محبت کرنا چاہتا ہے وہ میری اطاعت کرے محبوبِ خدا ہو جائے گا۔ پھر اطاعت بلا محبت ہو نہیں سکتی اور جس کی اطاعت و محبت سے مخلوق محبوبِ خدا ہو جائے وہ ضرور خدا کا حبیبِ اعظم ہے پھر اس سے کیا پوشیدہ رکھا جائے گا۔

۹۔ نماز ہو یا کوئی عمل صالح وہ سب اس مالک عرش کے نائب اکبر کی غلامی و بندگی کی فرع ہے جب تک ان کا غلام نہ ہو لے کوئی بندگی کام نہیں دے سکتی لہٰذا قرآن عظیم میں ان کی تعظیم کو اپنی عبادت سے مقدم رکھا فرمایا۔ لتو منوا باللہ و رسولہ و تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ بکرۃ و اصیلا تاکہ ایمان لاؤ اللہ و رسول پر اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو یعنی نماز پڑھو تو سب میں مقدم ایمان ہے کہ بے اس کے تعظیم رسول مقبول نہیں اس کے بعد تعظیم رسول ہے کہ بے اس کے نماز اور کوئی عبادت

مقبول نہیں۔

۱۰۔ اب ان کے مدارج و مراتب ملاحظہ ہوں مولا تعالیٰ ارشاد اقدس شریف فرماتا ہے۔ وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اور البتہ پچھلی حالت بہتر ہے واسطے تیرے پہلی حالت سے اور عنقریب دیگا تجھ کو تیرا رب کہ تو راضی ہوجائیگا۔ سبحان اللہ ان کے چاہنے والے ان کو حروف مقطعات طٰہٰ یٰسٓ سے سراہنے والے نے کتنا صاف ارشاد فرمایا کہ ان کی ہر آنے والی ساعت مدارج و مراتب میں گزشتہ ساعت سے افضل و اعلیٰ ہوگی۔ اب ثابت ہوگیا کہ علوم و کمال ابد تک برابر ترقی پذیر ہیں۔ پھر شانِ محبوبیت ملاحظہ ہو کہ فرمایا جاتا ہے فترضیٰ راضی ہو جائے گا۔ پھر راضی تو اس کو کیا جاتا ہے جس سے بدرجہ اعلیٰ و اولیٰ محبت ہو اب کلام الٰہی کی آخر آیتہ اقدس شریف ملاحظہ فرمایئے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی آج کے دن تمہارا دین کامل کردیا گیا اور تمام نعمتیں تم کو بھرپور عطا کردیں اب کہاں ہیں منکرین شانِ اقدس شریف انصاف کی آنکھوں سے دیکھیں کہ تمام نعمتیں جس میں فیوض و برکات مدارج و مراتب و علوم سب شامل ہیں۔ ان کے چاہنے والے نے اپنے روشن فرمان میں سب نعمتیں انکو بھرپور عطا کردینا ثابت فرمادیں "ہر نعمتے کہ داشت خدا شد برو تمام"۔ کیا اب بھی کچھ شک باقی رہ گیا ہرگز نہیں۔ کیا پھر اب بھی ان کی شان و مراتب و علوم میں سے کسی ایک کا منکر بھی مسلمان رہ سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں وہ خارج ایمان ضرور بالضرور شیطان ہے کیونکہ کلام الٰہی کا نافرمان و منکر شان ہے۔

۱۱۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور فرمایا۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین یعنی ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر رحمت تمام عالم کے لیے یہ شانِ اقدس شریف ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۲۔ قد جاءکم من اللہ نور یعنی اللہ کے یہاں سے تمہارے پاس نور آیا اور فرمایا۔ یاایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و

سراجاً منیرا یعنی اے نبی تم کو گواہ بھیجا اور بشارت دینے والا۔ اور ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور سراج منیر۔

۱۳۔ فرمایا۔ اطیعوا اللہ والرسول وامنوا باللہ ورسولہ یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم

۱۴۔ تمام انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نام لیکر پکارا کہ یا آدم یا نوح یا ابراہیم یا داؤد یا موسیٰ یا عیسیٰ یا یحییٰ یا ذکریا اور ہمارے سرکار کو صفتوں کے ساتھ خطاب کیا یاایھا الرسول یاایھا النبی یاایھا المزمل یاایھا المدثر اور اپنے کلام میں ان کے شہر اور جان عالی کی قسم کھائی ہے شان مقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۵۔ فرمایا ماکذب الفواد ومارای یعنی ان کے دل نے اپنے مشاہدات کی خوب تصدیق کی۔ وما ینطق عن الھویٰ یعنی آپ خواہش نفسانی سے کلام نہیں کرتے مازاغ البصر وماطغیٰ یعنی آپ کی چشم مبارک نے کجروی نہیں کی۔ اور نہ مقصد سے تجاوز کیا۔ لقد رأی من آیات ربہ الکبریٰ یعنی اپنے پروردگار کی بعض بڑی نشانیاں دیکھیں۔ اس میں خدا تعالیٰ کے دیدار کی طرف اجمالاً اشارہ ہے پھر فرمایا۔ وانک لعلیٰ خلق عظیم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۶۔ فرمایا جاتا ہے۔ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم خدا کافروں پر بھی عذاب نہ فرمائے گا جب تک تم ان میں تشریف فرما ہو پھر ہم میں تو وہ حیات النبی ہمیشہ تشریف فرما رہیں گے۔ یہ شان مطہر ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۷۔ فرمان خالق انس وجاں سے زبان شہنشاہ دوجہاں سے یعنی حدیث قدسی ذیشان سے ظاہر ہے کہ جب سرکار اعظم بروز محشر ہم عاصیوں کی نجات کے لیے دربار رب العزت جل جلالہٗ میں سجدہ اقدس شریف فرمائیں گے تو فرمان الہٰی ہوگا۔ یا محمد ارفع راسک سل تعط واشفع تشفع استطاع یعنی آپ سجدہ سے سر اٹھایئے اور ارشاد فرمایئے کہ خدا آپ کے فرمان اقدس شریف کی اطاعت کرے گا۔ یہ ہے شان محبوبیت اعلیٰ ورنہ خدا تو

ان کا خالق ہے۔ بلکہ روزِ محشر صرف ان کے مراتب و شان ہی ظاہر فرمانے دکھانے کو منعقد کیا گیا ہے لیکن ان کا چاہنے والا اپنے حبیب اعظم کی خاص شان و ادا پر بجز اپنے اور کسی کو مطلع کرنا نہیں چاہتا۔ اس لیے ان کی صورت حقیقیہ پر غیرتِ الٰہیہ کے ستر ہزار پردے ڈالے گئے ہیں اگر ان میں سے ایک پردہ بھی اٹھا دیا جائے تو آفتاب جل کر خاک ہو جائے بحمد اللہ تعالیٰ اب تو آیاتِ قرآنی اور احادیثِ ذیشانی سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ انعقادِ میلادِ اقدس شریف سنتِ الٰہی ہے سب سے پہلے مجلسِ میثاق میں خدا جل جلالہٗ نے جلسہ انبیاء علیہم السلام میں اپنے حبیب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میلاد اقدس شریف پڑھا۔ پھر تمام انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام علی النبی وعلیہم السلام نے اپنے اپنے زمانے میں اس کو منعقد کیا۔ اور برابر کرتے چلے آئے اور خود حضور شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بھی سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ذکرِ ولادت اقدس شریف پڑھا ہے جس سے حضور نے خوش ہو کر ان کو مژدہ جنت دیا ہے اس میں جتنا بھی ادب و تعظیم ملحوظ رکھا جائے اس کو جتنی زینت دی جائے جتنا سجایا جائے چشم مومن روشن دل مومن شاد یہ اہلِ باطن اہلِ محبت پر ہر فرض سے افضل فرض ہے ان کے نزدیک تو چاہنے والے نے اپنے حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد اقدس شریف قرآنِ عظیم اور اس کے ہر زیر و زبر پیش سے ظاہر فرما کر خود پڑھا اور ہمیں پڑھنے کا حکم دیا اور اہلِ ظاہر کے لیے سنت اور اس میں قیام مستحسن، اگر اس کو با ادب و تعظیم منعقد کیا جائے تو سرکار صاحبِ معراج جسمانی خاتم النبیین، حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں خاص طور سے ضرور بالضرور مجسم تشریف اقدس تشریف لاتے ہیں کیونکہ ان کی خاص دعوتِ مقدس ہے اور ملائکہ عظام سال بھر تک اس گھر کی زیارت کرتے ہیں اور اہل نظر دیدار اقدس شریف سے مستفیض ہوتے ہیں اگرچہ ہماری آنکھ انکی زیارت کے قابل نہیں ہمیں انکا دیدار مقدس نصیب نہیں مگر ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ وہ تشریف اقدس شریف لاتے ہیں ہمیں اور ہمارے افعال و اقوال

اور نیتوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں یوں تو وہ ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں مگر انکو دعوت دیکر سامعین اور ذاکرین کو ان کے سامنے کسی قسم کا کوئی ادب و تعظیم ساقط کرنا کیا حکم رکھے گا۔ تشریف آوری کا یقین و عقیدہ رکھتے ہوئے انکی موجودگی میں ضمائر غائب کا استعمال اندرون ادب نہیں صیغہائے حاضر استعمال کرنا چاہیے اسکو با ادب و تعظیم منعقد کرنے والا جنت کا مستحق اس سے جلنے والا شیطان اور اس کا تارک اجس کی محبت صرف نام کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر سچی ہوتی تو اپنا جان و مال آل و اولاد عزت آبرو سب ان پر صدقے قربان اور نثار کر دیتا، اعلیٰ درجہ کا بدنصیب ہے جس کو ان سے اور ان کے میلاد اقدس شریف سے سچی محبت نہیں۔ وہ ہرگز ہرگز سچا پکا مسلمان نہیں۔ اور اسکی نماز و روزہ حج زکوٰۃ کچھ مقبول نہیں بلا تشبیہ اگر کوئی بادشاہ یا حاکم اعلیٰ تمہارے گھر دعوت میں مہمان ہو تو مکان کو کیسی آرائش دی جائے گی کیسی کیسی خوشبوؤں سے لبایا جائے گا۔ رستے گلیاں، نالیاں کیسی صاف کرائی دھلائی جائیں گی سڑکوں پر کیسا چھڑکاؤ کرایا جائے گا پھر اس کے سامنے کیسے ادب سے اعلیٰ لباس میں بیٹھا جائے گا۔ کیسے اعلیٰ اعلیٰ کھانے پیش کیے جائیں گے۔ ذرا انصاف سے غور کرو کہ جہاں حبیب کبریا، شہنشاہ دو جہاں مالک کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف اقدس شریف لائیں وہاں کتنے ادب و تعظیم کی ضرورت ہے۔ یہ آداب نیاز میلاد اقدس شریف پیش کرتا ہوں اہل محبت حسب حیثیت حتی المقدور ان کو نمونہ عمل بنا کر دکھانے سے چند ہی روز میں اپنی حالتوں کا اندازہ کریں گے دینی اور دنیوی فیوض و برکات سے حبیب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ و اصحابہ وسلم کے صدقہ مقدس میں ان کی دعوت میلاد اقدس شریف کی بدولت اپنی جھولیاں گوہر مراد سے بھر لیں گے۔ مولیٰ تعالیٰ توفیق عمل عطا فرمائے

آمین آمین ثم آمین

نقشہ ضمائر غائب وصیغہائے حاضر

ضمائر غائب	صیغہائے حاضر
۱۔ وہ ۲۔ اس ۳۔ اُن۔	۱۔ یہ ۲۔ اس۔ ۳۔ اِن
۴۔ علیہ السلام ۵ علیہ وسلم	۴۔ علیک السلام ۵۔ علیک وسلم

اور اسی طرح اور ضمائر غائب کو صیغہائے حاضر بنالیا جائے۔

سلام بصیغۂ حاضر یہ ہے۔ یارسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک

درود بصیغہ حاضر یہ ہے صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیک وعلیٰ آلک و
اصحابک وازواجک واھل بیتک وذریاتک واولیاء امتک وعلماء ملتک
اجمعین الی یوم الدین۔

آداب نیاز میلاد اقدس شریف

۱۔ نیاز کا کھانا پکانے کے لیے پانی چمڑے سے نہ بھرا جائے ڈولچی یا رسی سے گھڑے بھر لیے جائیں اور اسی طرح شربت شریف اور دوسری چیزوں کے لیے۔

۲۔ مکان کے ہر چہار طرف بیرونی و اندرونی ہر گوشہ میں کوئلہ کی آگ سے لوبان سلگا کر حصار کر لیا جائے، گلاب چھڑکا جائے۔

۳۔ ذکر ولادت اقدس شریف کے وقت دیا سلائی مٹی کا تیل گیس یا اور کوئی بدبودار شے اندرون جلسہ روشن نہ ہو شمع کافوری یا دیگر تیل و بتیاں جن میں بدبو نہ ہو جلائی جائیں۔

۴۔ موم بتیاں اس جلسہ میں گل نہ کی جائیں اور ختم ہونے سے پہلے علیحدہ کر دی جائیں کیونکہ گل ہونے کے بعد وہ بدبو دیتی ہیں۔

۵۔ اندرون جلسہ دیا سلائی نہ جلائی جائے کیسی قدر بدبو دیتی ہے۔

۶۔ میلاد اقدس شریف پڑھنے والے اگر ہو سکے تو مسائل شرعیہ سے واقف ہوں۔ اتنے

عالم ضرور ہوں کہ کتابوں سے اپنی ضروریات دین کو خود بلا استمداد رفع کرسکیں تو بہتر ہے باوضو ہوں پابند شریعت مطہرہ ہوں بدمذہب یا فاسق و فاجر نہ ہوں امرد لڑکے نہ ہوں ممبر اقدس پر زانو نہ بدلیں سنی صریح العقیدہ ہوں صحیح روایتیں پڑھیں جوان تمام باتوں کے پابند ہوں گے۔ وہ ضرور با اثر ہونگے۔ اگر ایسے پڑھنے والے دستیاب نہ ہوں تو جیسے بھی سنی صریح العقیدہ ملیں وہ پڑھیں میلاد اقدس شریف کسی طرح ترک نہ کیا جائے مگر ادب و تعظیم اتنی دیر ضرور ملحوظ رکھا جائے۔

۷۔ میلاد اقدس شریف کا فرش پاک و صاف ہو ذاکرین، سامعین باوضو باادب شامل ہوں

۸۔ جو تخت ممبر بنایا جائے جو فرش بچھایا جائے سجایا جائے لبایا جائے غرض جو کچھ اس جلسہ میں شامل ہو قابلِ ادب و تعظیم ہے۔

۹۔ نیاز کا کھانا اپلوں سے نہ پکایا جائے کوئلہ یا لکڑی جلائی جائے۔

۱۰۔ مال وجہ حلال سے ہو سود و رشوت یا کسی اور ناجائز آمدنی کا پیسہ نہ ہو چوری سے یا جھوٹ بول کر نہ پیدا کیا گیا ہو ہر ناجائز آمدنی سے میلاد اقدس شریف و نیاز کرنا حرام ہے اور اگر پاک و ناپاک مخلوط ہو جائے تو اس سے بھی حرام ہے پاک کرنے کا طریقہ تصدق بر نفراء ہے پھر فقیر اسے ہدیۃً دے دے۔ اب اس کے لیے پاک ہے یا پاک آمدنی سے بدل کر کرسکتا ہے۔

۱۱۔ کھانا اعلیٰ درجہ کے پاک و صاف برتنوں میں پکایا جائے شفاف رکابیوں میں نکالا جائے ادہر ادھر گرے نہیں پاؤں کے نیچے نہ آئے حاضرین باوضو باادب کھائیں، سر پر رکھیں آنکھوں سے لگائیں اگر پکانے والے بھی باوضو باادب پابند صوم و صلوٰۃ ہوں تو بہتر ہے ورنہ پاک صاف ضرور ہوں شربت کے گھڑے پر ایک سبز کپڑا ڈال دیا جائے نیاز کا حصہ سب کو یکساں تقسیم کیا جائے صورت دیکھ کر نہ بانٹا جائے۔

۱۲۔ نیاز میں اگر پھل و میوہ جات ہوں تو ان کو چھیل لیا جائے اور اگر اس میں گٹھلی یا دانہ

ہو تو اس میں سے پہلے نکال لیا جائے کیونکہ وہ کھایا نہیں جا سکتا۔ اس لیئے اس کی بے ادبی کا خوف ہے۔

۱۳۔ چاول وغیرہ اگر فرش پر گریں تو ان کو کھا لینا اولیٰ ہے ورنہ جنگل میں با احتیاط جھاڑنا چاہیئے تاکہ جانور کھالیں اور اگر یہ بھی دشوار ہو تو وہ اور ہڈیاں ایسی جگہ دفن کر دی جائیں جو محفوظ ہوں اس پر پاؤں نہ پڑیں۔

۱۴۔ کپڑے یا فرش پر اگر نیاز کا شوربا گر جائے تو درختوں کے تھانولوں یا دریا میں دھو دینا چاہیئے اور اگر پی لیا جائے تو معرفت بخش ہے۔

۱۵۔ یوں تو ہر شخص ان کا مسکین اور اس نیاز کے کھانے کا مستحق ہے مگر اولیٰ یہ ہے کہ زیادہ حصہ مساکین کو تقسیم کر دیا جائے۔ اور بطور تبرک شریف چکھ لیا جائے۔

۱۶۔ جو پھول یا ہار جلسہ میلاد اقدس شریف یا نیاز میں شامل ہوں ان کو سکھا کر استعمال میں لانا ہر مرض کو نافع ہے

۱۷۔ وہ کپڑا بھی جس میں عطر وقت حاضری لگایا جائے قابل ادب و تنظیم ہے

۱۸۔ منبر اقدس شریف پر ذاکرین وسامعین کو اس جلسہ ذکر میں وقت ذکر چائے، پانی، پان یا اور کوئی شے کھانا یا پینا، پنکھا جھلنا یا نت چیت کرنا خلاف ادب ہے چاہیئے کہ اتنی دیر صدق مقال سے انکے حضور حاضری کا عقیدہ و یقین کرتے ہوئے دو زانو بیٹھیں، نگاہ نیچی رکھیں، سر اوپر نہ اٹھائیں باوضو با ادب ہو کر ظاہری و باطنی فیوض و برکات حاصل کریں۔

۱۹۔ مکان اچھی طرح لوبان اگر کی بتیوں عطر و گلاب کیوڑہ اور خوشبویات سے بسایا جائے اور چہار طرف نالیاں راستے، گلیاں جھڑ کاؤ سے پاک صاف کی جائیں اور دھوئی جائیں بدبودار اشیاء، مٹی کے تیل کی لالٹین اور جوتہ جس میں ناپاکی لگ جاتی ہے اور جو کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا اندرون جلسہ نہ لائی جائیں۔ گم ہونے کا اندیشہ بیکار، کیونکہ ہر مومن کی جان و مال ان پر نثار ہیں اس ادب و تنظیم کے صلہ میں نہ معلوم کیا کچھ عطا ہو جائے۔

۲۰۔ جلسہ میلاد اقدس شریف یا نیاز کے لیے زائد سے زائد اتنا وقت رکھنا چاہیئے کہ ذاکرین

اور سامعین کے ہاتھوں سے ادب کی باگ نہ چھوٹ جائے بہ خلوص دل شریک رہیں حصہ کے لالچ سے نہیں۔

۲۱- ان ذکر خیر کے جلسوں کی طرف پاپیادہ حاضری دینا ہر قدم پر نیکیاں بخشتا ہے اور اگر سر کے بل ہو تو سبحان اللہ۔

۲۲- شیرینی برائے نیاز مسلمان کی دکان سے خریدی جائے، ولایتی گھی کی نہ ہو مشرکوں کی دوکانوں سے ہرگز ہرگز نہ لی جائے۔

۲۳- نیاز کے وقت کھانا یا شیرینی نشست سے بلند مقام پر رکھنا چاہیئے اونچی رہے تو بہتر ہے۔

۲۴- کسی کاغذ یا پتے پر شیرینی رکھ کر نیاز نہ دی جائے صاف برتنوں میں رکھی جائے کیونکہ جس چیز پر رکھ کر نیاز دی جاتی ہے وہ چیز تحفے کے ہمراہ بجنسہ پیش ہوتی ہے اور پھر اس پتے یا کاغذ کا ادب بھی نہیں ہو سکتا۔

۲۵- فرش سجایا جائے جتنی زینت دی جائے، سبحان اللہ، اگر کاغذ یا پتوں یا گلدستوں وغیرہ سے سجایا جائے تو ان کو بہ احتیاط دفن کر دیا جائے تاکہ پامال ہو کر بے ادبی سرزد نہ ہو یا کاغذ کے تعویذ بنائے جائیں پتے وغیرہ سکھا کر رکھ لیے جائیں دافع امراض ہیں

۲۶- مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقۂ اقدس میں ہر نیاز کا ثواب جس کو بخشا جائے پہنچتا ہے ادنیٰ یہ ہے کہ جو مقصود ہو اس کو ثواب پہنچا کر جملہ مومنوں اور مسلمانوں از ازل تا ابد کی ارواح مقدسہ کو بھی بخشدیا جائے قیامت تک پہنچتا رہے گا۔

۲۷- میلاد اقدس شریف کے صدر وہ خود ہوتے ہیں اس جلسہ میں بذات خود مسند یا گاؤ تکیہ لگانا اپنی تعظیم کرانا بہتر نہیں کیونکہ ان کے روبرو کسی کو مسند نشینی شایاں نہیں اور کسی کا ادب و تعظیم یا استقبال اس میں زیبا نہیں۔

۲۸- کسی کوٹھری یا مکان میں یا منبر اقدس شریف کے سامنے غرض اندرون جلسہ مبارکہ مسند اقدس شریف لگا کر اعلیٰ پاک وصاف فرش سجا لبا کر بچھا دیا جائے تکیہ

لگا دیا جائے اگر ممکن ہو تو پردہ ڈال دیا جائے اور اس کے سامنے سامان نیاز اقدس چن دیا جائے اور باہر اس کے سامنے منبر اقدس پر حضور تاجدار مدینہ شہنشاہ کونین مالک • دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد اقدس شریف یعنی ذکر ولادت مقدس پڑھا جائے اور قیام کیا جائے اور استقبال سلام مقدس سے کر کے کھڑے کھڑے پنج آیات شریف پڑھی جائیں نیاز دی جائے کیونکہ یہ عقیدہ ہے کہ وہ تشریف فرما ہیں پھر ان کو دعوت دیگران کے رو برو بیٹھنا زیبا نہیں مگر یہ ضروری ہے کہ منبر اقدس جس پر بیٹھ کر میلاد اقدس شریف پڑھا جائے وہ مسند اقدس شریف سے اونچا نہ ہو، نیچا ہو ورنہ بے ادبی ہوگی۔

۲۹- ذاکرین، سامعین، سچے دل سے یقین کر لیں کہ وہ تشریف فرما ہیں اور جتنا بھی ادب و تعظیم کریں کم ہے۔ انعقاد مجالس کو ترقی دیں، کسی طرح کمی نہ کریں۔

۳۰- یہ بہتر ہے کہ جلسہ شروع کرنے وقت پہلے یہ مکمل کتاب مع آداب نیاز و میلاد اقدس شریف پڑھی جائے۔ تاکہ مخلوق حقیقت و آرائش و زینت و شان اقدس شریف و آداب سے آگاہ ہو۔ پھر ذکر ولادت اقدس شریف اور قیام بصیغہ حاضر پڑھا جائے۔



ذکر ولادت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رب العزت جل جلالہٗ اپنی خدائی کا اظہار فرمانا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اپنے حبیب اقدس واکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مقدس اپنے نور اقدس شریف سے پیدا فرماتا ہے پھر اس نور مقدس سے عرش کرسی ولوح وقلم چاند سورج بہشت اور جمیع موجودات کو عالم ظہور میں لاتا ہے مجلس میثاق میں رب العزت جل جلالہٗ اپنے حبیب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خود میلاد اقدس شریف پڑھتا ہے اور تمام انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سنتے ہیں اور حضور کی اطاعت کا قول دیتے ہیں بلکہ انکی نبوت ہی حضور کے مطیع و امتی بننے پر مشروط ہوتی ہے تو سب سے پہلے حضور کا ذکر تشریف آوری کرنے والا اللہ جل جلالہٗ ہے اور ذکر پاک کی سب میں پہلی مجلس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے جس میں پڑھنے والا اللہ جل جلالہٗ اور سننے والے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں پھر سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پتلہ مبارک بنایا جاتا ہے اور روح کو اس میں داخل ہونے کا فرمان اقدس شریف فرمایا جاتا ہے روح اس قلب خاکی میں بوجہ تاریکی داخل ہوتے ہوئے گھبراتی ہے تو پیشانی میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم امانت رکھا جاتا ہے روح خوشی کے نعرے لگاتی ہوئی داخل ہوتی ہے پھر ملائکہ علیہم السلام کو سجدہ تعظیمی کا فرمان اقدس شریف پہنچتا ہے سب تعمیل کرتے ہیں مقبول ہوتے ہیں، شیطان انکار کرتا ہے مردود ہوتا ہے۔ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسجود ملائک ہونا اسی پر مبنی ہے کہ ان کی پیشانی میں یہ مقدس نور ودیعت ہوتا ہے جو لبعد میں تشریف لاکر تمام عالم کو روشن و منور فرمانے والا ہے۔ پھر سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہشت میں داخل فرمایا جاتا ہے اور سیدنا حوا علی نبینا وعلیہ السلام کو پیدا فرمایا جاتا ہے جب براہ نسیان دانہ گندم کھاتے ہیں تو بحکمت الٰہی آپ اور آپکی زوجہ جنت سے اتار دیئے جاتے ہیں جب دنیا میں آتے ہیں توبہ کرتے ہیں تین سو برس تک جنگلوں اور پہاڑوں میں حیران پھرا کرتے ہیں مگر رحمت الٰہی بظاہر انکی طرف متوجہ نہیں ہوتی ہے آخر کار آپ اس مقدس ذات کو وسیلہ بناتے ہیں جو دربار الٰہی جل جلالہٗ میں سب سے زیادہ مقرب ہے اور دعا فرماتے ہیں کہ اے اللہ جل جلالہٗ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ان کے باپ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خطا معاف فرما

چنانچہ دعا قبول ہوتی ہے اور ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ اے آدم (علیک الصلوٰۃ والسلام) اس نام کے وسیلہ جلیلہ سے اگر تو تمام عالم کی مغفرت چاہتا تو میں قبول فرما لیتا۔ اس سے حضور کا سردار انبیاء ہونا اور سب پر انکی فضیلت ثابت ہوتی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام پھر یہ نور اقدس شریف پاک پشتوں اور پاک شکموں میں درجہ بدرجہ منتقل ہوتا رہتا ہے اور ہر زمانے میں ذکر ولادت وتشریف آوری ہوتا چلا آتا ہے اور نئی نئی شان کے معجزات بکثرت ہر جگہ اس سے صادر ہوتے رہتے ہیں، ہر قرن میں انبیاء ومرسلین آدم سے لیکر ابراہیم موسیٰ وداود وسلیمان وذکریا علیہم الصلوٰۃ والسلام تک تمام نبی ورسل اپنے اپنے زمانہ میں مجلس حضور ترتیب دیتے رہے ہیں یہاں تک کہ یہ سب میں پچھلا ذکر تشریف سنانے والا کنواری ستھری پاک بتول کا بیٹا جسے اللہ جل جلالہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لیے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ ذکر ولادت اقدس شریف پڑھتا ہوا تشریف لاتا ہے کہ میں بشارت دیتا ہوں ایک رسول کی جو عنقریب میرے بعد تشریف اقدس شریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے مجلس میلاد حبیب زمانہ ولادت اقدس شریف کا قریب آتا ہے تمام ملک وملکوت میں محفل میلاد منعقد ہوتی ہے عرش پر محفل میلاد، فرش پر محفل میلاد ملائکہ میں مجلس میلاد ہو رہی ہے خوشیاں مناتے حاضر آتے ہیں سر جھکائے کھڑے ہیں جبریل اور میکائیل علیہم السلام حاضر ہیں۔ اس دولھا کا انتظار ہو رہا ہے جس کے صدقے میں یہ ساری برات بنائی گئی ہے سبع سمٰوٰت میں عرش وفرش پر دھوم ہے ذرا انصاف کرو، تھوڑی سی مجازی قدرت والا اپنی مراد کے حاصل ہونے پر جس کا مدت سے انتظار ہے۔ اب وقت آیا ہے کیا کچھ خوشی کے سامان نہ کرے گا یہ عظیم مقتدر جل جلالہ جو چھ ہزار برس بیشتر بلکہ لاکھوں برس سے ولادت محبوب کے پیش خیمہ تیار فرما رہا ہے اب وقت آیا ہے کہ یہ مراد المرادین ظہور فرمانے والے ہیں۔ تو اس عظیم شکل شئی کیا کچھ خوشی کے سامان مہیا نہ فرمائے گا شیاطین کو اس وقت جلن ہو رہی تھی اور اب بھی جو شیاطین اور ان کی ذریات ہیں جلتے ہیں اور ہمیشہ جلیں گے۔ پہاڑوں میں ابلیس اور تمام گروہ سرکش قید کر دیئے جاتے ہیں ملائکہ سبع سمٰوٰت دھوم مچا رہے ہیں عرش عظیم ذوق وشوق میں جھوم رہا ہے ملائکہ اور افلاک کے

ساتھ ان کو سجدے کر رہا ہے۔ ایک علم مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب کیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ ان کا دار السلطنت کعبہ ہے اور ان کی سلطنت مشرق سے مغرب تک تمام جہان انھیں کی سلطنت انھیں کی قلمرو میں داخل ہے چاہنے والے نے دونوں جہان کو سجادیا ہے زینت سے منور فرمادیا ہے۔ ابر رحمت گھرا ہوا ہے۔ عرشی و فرشی شوق دیدار میں منتظر لقائے اقدس تشریف کھڑے ہیں ہر طرف شور مرحبا و مبارکباد مچا ہے کونین میں شادی رچی ہے اس مراد کے ظاہر ہونے کی گھڑی آپہنچی کہ اول روز سے اسکی محفل میلاد اس کے خیر مقدم کی مبارکباد ہو رہی ہے قَادِرٍ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ نے اس کی خوشی میں کیسے کچھ انتظام فرمائے ہیں۔ جبریل امین ایک پیالہ شربت جنت سے سیدتنا آمنہ علی نبینا علیہما السلام کے لیے لے کر حاضر ہوتے ہیں اس کے نوش فرمانے سے وہ دہشت جو ایک آواز سننے سے پیدا ہو چکی ہے زائل ہو جاتی ہے پھر ایک مرغ سپید کی شکل بن کر اپنا پر بطن مبارک سے ملتے ہیں اور ان مقدس آوازوں سے بزم کونین گونج رہی ہے

تشریف اقدس تشریف لایئے۔ اے سیدنا آدم کی توبہ قبول ہونے کا ذریعہ مقدس علیک الصلوٰۃ والسلام تشریف اقدس تشریف لایئے۔ اے اول و آخر ظاہر و باطن علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف اقدس تشریف لایئے اے خزانہ الٰہی کے مختار کل نعمائے الٰہی کے قاسم نائب خدا عالم امکان و مایکون عرش خدا کی زینت، آئینۂ جمال الٰہی محبوب کبریا عکس ذات الٰہی دونوں جہان کے مالک و مولیٰ۔ حبیب خدا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ خدا کے پیارے دولارے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک واصحابک وسلم اب ظلمت وکفر پر پانی پھرا جاتا ہے توحید الٰہی چمکا چاہتی ہے شیاطین پہاڑوں میں منہ چھپاتے ہیں قصر کسریٰ تھر تھرا رہا ہے۔ رحمت مجسم کی ضیا کونین کو نوری بنا رہی ہے قلوب اہل محبت باادب و تعظیم ان کو سجدے کر رہے ہیں، خدا جل جلالہ اپنے جمال مقدس کا آئینہ اقدس تشریف مخلوق کو دکھا رہا ہے۔ یارب بانصیب، بے ادب بے نصیب

استقبال سواری اقدس شریف

سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

ربیع الاولیں تاریخ بارہ　　دوشنبہ صبح صادق کے سماں کا
مچلہے عرشی وفرشی میں شہرہ　　زبانوں پر ہر اک کی ہے یہ چرچا

سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

خدانے عرش اور کرسی کو زینت　　وہ بخشی ہوگئی عالم کو حیرت
سجے ہفت آسماں باشان وشوکت　　محبت یہ بجاتی آئی نوبت

سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

صفیں باندھے ہوئے سب حور وغلماں　　لباس انبیاء اعلیٰ درخشاں
ملائک شان اور شوکت پہ قرباں　　نقیبوں کی صداؤں سے نمایاں۔

سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

شیاطیں منہ پہاڑوں میں چھپائیں　　جو چاہیں خیر تو ایمان لائیں
یہ ہیبت قصر کسریٰ تھر تھرائیں　　وہ گونجی ہیں سلاموں کی صدائیں

سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

یہ ہیں مختار کل عالم کے سرور　　حبیب حق شہنشاہ پیمبر
جمال ذات توحیدی کے مظہر　　قدم عرش خدا لیتا ہے سر پر

سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

کرے چھڑکاؤ آکر ابر رحمت　　گلی کوچوں میں جھاڑو دے نظافت
ادب تعظیم کی آئی مہورت　　ہوئی ہے دونوں عالم میں اشاعت

سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

وہ پیارا عالم امکاں کا دولھا — مزیّن سر پہ ہے قدرت کا سہرہ
خدا کی دید ہے دیدار اس کا — زبانِ حال سے کہتا ہے نقشا

سواری ہے محمد مصطفٰے کی

دو عالم ہیں اسی کے زیر فرماں — خدا بھی ہے اسی مرضی کا خواہاں
یہ ہے معراج جسمانی کا مہماں — چمکتی ہے اسی سے بزم خوباں

سواری ہے محمد مصطفٰے کی

عدد اس کا عدد ئے کبریا ہے — یہی شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ ہے
اسی کا نام احمد مجتبےٰ ہے — مچا مکے میں شور مرحبا ہے

سواری ہے محمد مصطفٰے کی

خدا نے دونوں عالم کو نچھاور — کیا ہے اس جمال پاک رخ پر
ملاحت حسن دونوں تاج سر پر — درودوں کا مچا ہے شور گھر گھر

سواری ہے محمد مصطفٰے کی

یہ ماضی حال مستقبل کا حاکم — خدا کے گھر کی ہر نعمت کا قاسم
جسے چاہے اسے کر دے یہ حاتم — بلا پوچھے ہوئے نور مجسم

سواری ہے محمد مصطفٰے کی

کھڑے ہو آگیا موقع دعا کا — تفضّل دست بستہ عرض کرنا
عطا فرمایئے بیٹوں کا صدقہ — ہمیشہ کے لیئے خدمت کا تمغا

سواری ہے محمد مصطفٰے کی

شہر ربیع الاول شریف کی بارہویں تاریخ مطابق ۲۱ مارچ دوشنبہ اقدس شریف کے دن موسم فصل بہار میں صبح صادق کے وقت شہنشاہِ کون ومکاں حبیب خلاق دوجہاں مالک ملک الٰہی اپنے جمال اقدس شریف سے اس دنیا کو زینت بخشتے ہیں دونوں عالم اس ضیا سے منور ہوتے ہیں شور مرحبا اور آواز صلوٰۃ وسلام سے بزم کونین گونجتے ہیں

سلام شریف

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک
نائب رب العلا ہو　　عکس ذات کبریا ہو　　تم خدا کا آئینہ ہو　　کوئی کیا جانے کہ کیا ہو

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک
آپ کا میلاد والا　　پڑھتا ہے باری تعالیٰ　　دونوں عالم کا اجالا　　آپ کی ذات معلیٰ

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک
باعث ایجاد عالم　　رحمت و نور معظم　　انبیا کے روح اعظم　　فخر نوح و فخر آدم

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک
انبیا جتنے ہیں پیارے　　امتی ہیں سب تمہارے　　رکھتے ہیں تم سے سہارے　　تم پہ ہیں قربان سارے

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک
دیکھ کر شان ولادت　　صدقے ہوتی ہے نبوت　　چھائی ہے عالم پہ رحمت　　ہر مجسم حق کی نعمت

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک
مالک ملک الٰہی　　سر پہ چتر بادشاہی　　لائے ہیں عصیاں تباہی　　شان ہے مجرم پناہی

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک
سالک و عالم کے سرور　　قادر و محبوب داور　　از ازل تا روز محشر　　آپ کے قبضہ کے اندر

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

حضرت صدیق اکرم　　اور عمر فاروق اعظم　　بہر عثمان معظم　　دور کردو دل سے سب غم

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

اس علی شیر خدا کا　　حسنین مجتبےٰ کا　　بی بی خیر النساء کا　　دیجئے منگتا کو صدقہ

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

عبد قادر شاہ جیلاں　　غوث اعظم نور یزداں　　اللہ کے سنہرے میر سلطاں　　کیجئے مشکل اب آساں

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

بہر محبوب اور عشاق　　کچھ نہ ہو کونین میں مشتاق　　ہوں سفارش کا میں مشتاق　　فضل رحمٰن شاہ آفاق

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

قاسم دالا گہر کا　　اپنے منظور نظر کا　　صاحب فتح و ظفر کا　　ہو عنایت مجھکو صدقہ

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

سید والا گرامی　　یہ تفضل عبد نامی　　آیا ہے بہر سلامی　　دیجئے عیش دوامی

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

وصلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ الک واصحابک وازواجک واھل بیتک وذریاتک واولیاء امتک وعلماء ملتک اجمعین الیٰ یوم الدین



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

طریقہ نیاز

ہر آیۃ شریفہ کے شروع کرنے سے قبل اَعُوْذُ بِاللہ اور بسم اللہ شریف و نَحْمَدُہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم پڑھنا چاہیے۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ٥ لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ٥ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ایک مرتبہ

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ٥ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ٥ ایک مرتبہ

قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ ۚ اَللہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۳ مرتبہ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ٥ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ٥ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ٥ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ٥ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ٥ ایک مرتبہ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ ٥ مَلِکِ النَّاسِ ۙ ٥ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ ٥ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ ٥ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ٥ ایک مرتبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ٥ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ٥ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۵ ایک مرتبہ

الٓمّٓ ۵ ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۵ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

يُنْفِقُوْنَ ۵ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۵ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۵ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۵ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۵ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ لبیک

اَللّٰهُمَّ صل علیٰ سید نا ومولانا محمد وعلیٰ الہ واصحابہ

وازواجہ واھل بیتہ وذریاتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ

اجمعین الیٰ یوم الدین برحمتک یا ارحم الرحمین سبحان

ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین

والحمد للہ رب العلمین ۵

والسلام

الحاج محمد طاہر حسین قاسمی مصطفائی فضل رحمانی بدایونی

زیر اہتمام

مسعود عالم سہیل قاسمی مصطفائی فضل رحمانی

ملنے کا پتہ

قاسمی منزل

حاجی مصطفےٰ حسن قاسمی مصطفائی فضل رحمانی

مکان نمبر۔ 15/767

(دستگیر کالونی)

گلستان مصطفےٰ

فیڈرل "بی" ایریا۔ کراچی

پاکستان